نمبر ۴۲

اسپیچ لارڈ لینسڈ اون بوقت جلسہ کلکتہ یونیورسٹی

۱۸ - جنوری سنہ ۱۸۹۰ع

سالانہ جلسہ کلکتہ یونیورسٹی کا بغرض عطا کرنے ڈگریون کے بمقام سینٹ ہال بتاریخ ۱۸ - جنوری سنہ ۱۸۹۰ع بروز شنبہ بوقت شام منعقد ہوا - حضار جلسہ کی تعداد کثیر تھی - منجملہ اُنکے بہت سے یوریپین اور بنگالی لیڈیان بھی تھین - والیسراے بحیثیت چانسلر ہونے کے شہ نشین پر تشریف فرماتھے اور وایس چانسلر جدید مسٹر جسٹس گورد داس بنرجی و لفٹننٹ گورنر بنگال و چیف جسٹس بنگال اور ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بنگال ہز اکسیلنسی کی جانب چپ و راست تشریف رکھتے تھے - جب ڈگریان عطا ہونے کی رسم ختم ہوچکی تو والیسراے نے جلسہ سے یون خطاب کیا -

یور آنر مسٹر وایس چانسلر لیڈیز اور جنٹلمین - میرا یہ منشا نہین ہے کہ آنریبل وایس چانسلر کے اسپیچ دینے کو زیادہ توقف ہونے دون لیکن پیشتر اسکے کہ مین وایس چیرمین سے آپکو اسپیچ دینے کی درخواست کرون - مین چند الفاظ کہنا چاہتا ہون - اس یونیورسٹی کے ممبرون سے ملاقات کرنے مین مجھکو ہمیشہ نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے اور بنا بر اظہار تکریم اور اس مذاق کے جو مین اس یونیورسٹی کے کاروبار سے رکھتا ہون مین آج یہان بر صورتیکہ ضرور آتا - ایک خاص وجہ اس جلسہ مین شریک

ہونے کی یہ تھی کہ مین جدید وائس چانسلر کو اس معزز عہدہ پر ممتاز ہونے کی مبارکباد دینا چاہتا تھا - مشار الیہ نے یہ عہدہ برضامندی در عبت گورنمنٹ آف انڈیا دیونیورسٹی اور اپنے شہر والون کے پایا ہے - اور میری راے مین بھی اس سے عمدہ تر انتخاب ممکن نہ تھا - بلحاظ اسکے کہ آپ اس یونیورسٹی کے ایسے ممبر ہین جو زمانہ طالبعلمی مین اپنے تمام ہمعصرون مین سربرآوردہ رہے اور بلحاظ آپکی فضیلت اور علمی لیاقت اور بلحاظ آپکے باعث زیب و زینت بنچ ہاے کورٹ ہونے کے اور بلحاظ اُس عالی رتبہ کے جو آپ اپنی قوم مین رکھتے ہین اور جس قوم کے بہت سے لوگ اس یونیورسٹی کے ممبر ہین - آپ واقعی اسی لائق ہین کہ اس یونیورسٹی کے کاروبار کی رہنمائی کرین - آپکے اس عہدہ پانے سے مجھکو نہایت ہی خوشی حاصل ہوئی - مجھکو اس ملک مین اتنے عرصہ کے قیام سے یہ معلوم ہوگیا ہے کہ ایسے معاملات مین ہر ایک کی خوشی کے مطابق کارروائی ہونی دشوار ہے لیکن میری دانست مین مسٹر جسٹس گورو داس نبرجی کا اس عہدہ پر ممتاز ہونا کسی شخص کو بھی ناگوار نہین گذرا ہے - بلکہ سب خوش ہین - لہذا مین منجانب یونیورسٹی اور گورنمنٹ آف انڈیا کے اور خاص اس حالت مین نیز منجانب عام لوگون کے وائس چانسلر کو مبارکباد دیتا ہون اور دعا مانگتا ہون کہ آپ کو اس عہدہ پر خوب کامیابی حاصل ہو -

بیٹھنے سے قبل مین جلسہ سے ایک اور بات بھی کہا چاہتا ہون اور وہ بات متعلق کام کے ہے - بحیثیت چانسلر ہونے کے والیسراے کا یہ کام ہے کہ ہر سال فیلو صاحبان کا تقرر کرے اور مجھکو ایسے انتخاب کرنے کا یہ دوسرا موقع ملا ہے - موجودہ فہرست فیلو صاحبان پر مین نے کچھ غور کیا ہے اور

بملاحظہ کلینڈر یونیورسٹی ہذا مجھکو معلوم ہوا ہے کہ اس فہرست مین تقریباً
دو سو بیس نام ہین — لیکن نہ تو اس امر کی تشریح ہے کہ زیادہ سے زیادہ کتنے
فیلو ہو سکتے ہین اور نہ کوئی قید لگائی گئی ہے سواے اسکے کہ جو شخص نامزد کیے
جاوین وہ لائق اور قابل ہون — اب خیال فرمائیے کہ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو کا
عہدہ صرف ایک معزز ہی نہین بلکہ بہت بڑے اعتبار کا عہدہ ہے چونکہ
کل یونیورسٹی کا انتظام سینٹ کے ہاتھ مین ہے لہذا اس امر کا پورا خیال ہونا
چاہیے کہ اس سینٹ کا نظم و نسق نہایت ہی عمدہ طریقہ پر ہو — کیا آپ کہسکتے ہین
کہ آج کل سینٹ کا نظم و نسق ایسا ہے میرے خیال مین تو نہین ہے — کیونکہ
فہرست مین بہت سے نام ایسے صاحبان کے ہین کہ جنکے عالی رتبہ اور نیک چلنی
مین تو مطلق شک و شبہہ نہین ہوسکتا لیکن جو بوجہ کلکتہ سے فاصلہ پر بود و باش
رکھنے کے غالباً اس یونیورسٹی کے کاروبار مین شریک نہین ہو سکتے — سابق مین
شاید یہ دستور تھا کہ زیادہ تر فیلو شپ اس خیال سے نہین دیے جایا کرتے ہین کہ
جن شخصون کو یہ عہدہ دیا جاوے وہ اس یونیورسٹی کے کاروبار کے انتظام مین
شریک ہون یا کسی خاص طور پر تعلیمی معاملات سے تعلق رکھتے ہون — اس بات کا
سمجھنا بھی کچھ دشوار نہین ہے کہ یہ دستور کیون جاری ہوا — اس یونیورسٹی کے
آغاز مین ممالک مغربی و شمالی و پنجاب مین علٰحدہ یونیورسٹیان نہین تھین
اور ان صوبہ جات کے ایسے لوگون کا استحقاق جنکی راے معاملات تعلیمی مین
لینے کے قابل ہین اس طور سے تسلیم کیا جاتا تھا کہ انکو کلکتہ یونیورسٹی کا فیلو
مقرر کر دیا جاتا تھا — علاوہ برین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیلو کا خطاب اکثر
بطور اعزاز و افتخار کے عطا کیا جاتا تھا جسطور پر کہ ہمارے انگلستان کی
یونیورسٹیون مین آنریری ڈگریان عطا کیجاتی ہین —

لیکن میری راے مین اگر کسی شخص کو کوئی یونیورسٹی کا خطاب دیا جاوے تو بجاے عہدہ فیلو کے انریری ڈگری کا عطا کرنا نہایت مناسب ہوگا۔ بہرحال اسمین شک نہین کہ فہرست مین بیکار نام زیادہ ہین۔ مین نے سنا ہے کہ عموماً سینیٹ کے معمولی جلسون مین صرف بیس یا تیس ممبر شریک ہوتے ہین اور جب کبھی کوئی خاص معاملہ پر مباحثہ ہوتا ہے تو تعداد کسیقدر زیادہ ہوجاتی ہے۔

لہذا اس صورت مین مناسب ہوگا کہ فیلو کی تعداد مین رفتہ رفتہ کمی کیجاوے اور میری تجویز یہ ہے کہ شروعات اس طور پر کیجاوے کہ ہرسال جسقدر جگہ خالی ہون اُنمین سے تھوڑی سی جگھون پر تقرری کیجاوے۔ اس موقع پر آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ منجملہ گیارہ خالی جگھون کے صرف سات پر تقرری کی گئی ہے۔

فیلوون کے تقرر کے متعلق ایک اور امر ہے اور اُسکا بھی مین ذکر کرنا چاہتا ہون۔ یہ قاعدہ ہے کہ انتخاب کرنے سے پیشتر والیسراے وائس چانسلر اور لفٹنٹ گورنر اور دیگر صاحبان سے راے طلب کرتے ہین جو اس معاملہ مین راے دے سکتے ہین۔ میرے خیال مین یہ ہونا چاہیے کہ ہرسال مین جسقدر خالی جگھون پر تقرری کیجاوے اُنمین سے کسی حصہ کی بابت والیسراے یہ کیا کرے کہ یونیورسٹی سے یہ درخواست کرے کہ چند شخصون کے نام انتخاب کرکے اسکے پاس بھیجدین۔ اس تجویز پر عملدرامد کرنے کے لیے طریقے ہین۔ میری راے مین سب سے زیادہ ممکن العمل یہ ہوگا کہ ایم اے پاس شدہ اشخاص کو یہ اجازت دیدی جاوے کہ اپنی جماعت سے ایک یا دو انتخاب کرکے بھیجا کرین۔ اور یہ بات رہے کہ اگر کوئی شدید اعتراض پیدا

ہوگا تو یہ نام عموماً منظور کیے جایا کرینگے - بموجب شرایط قانون کے قطعی نامزد کرنے کا اختیار چانسلر کو رہیگا اور اپنی طرف سے تو مین کہتا ہون کہ چانسلر کو اس قسم کی اور اسقدر امداد یونیورسٹی سے ملنا بہت پسند ہوگا - باقیماندہ خالی جگہون پر برابر نامزدہ اشخاص کا تقرر ہوگا - لیکن یہ معاملہ غور طلب ہے اور میری رائے ہے کہ اسپر یہ کامل غور آیندہ جلسہ سالانہ سے قبل کرون -- اسوقت اسکا ذکر مین نے اس غرض سے کیا ہے کہ مین قطعی فیصلہ کرنے سے قبل اس معاملہ کے آغاز مین یونیورسٹی کی راے لیلون -

میری اب صرف یہ دعا ہے کہ اس یونیورسٹی کے ممبرون کو سال نو مبارک ہو -- اور مسٹر جسٹس بنرجی سے درخواست کرتا ہون کہ اپنی اسپیچ شروع کرین -

نمبر ۴۴

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت افتتاح نمایش تصاویر کلکتہ

۲۰ - جنوری سنہ ۱۸۹۰ء

بتاریخ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء بروز دوشنبہ بوقت شام ویسرائے نے جنکے ہمراہ لیڈی لینسڈون صاحبہ بھی تھین بمقام انڈین میوزیم نمائش فنون افتتاح فرمائی جب سر اسٹوارٹ بیلی لفٹنٹ گورنر بنگال حضار جلسہ کو اسپیچ دے چکے ہز اکسلنسی نے یون خطاب فرمایا۔

لیڈیز اور جنٹلمین - مین ہز انر کے ارشاد کی تعمیل بخوشی کرتا ہون حالانکہ مجکو چند موقعون پر یہ کہنا ضروری ہوا ہے کہ مین ان فنون کے معاملات مین کچھ نہین سمجھتا ہون - اور نہ مجھکو اس فن کے اُستاد ہونے کا دعوے ہے۔ ایک قدیم قول چلا آتا ہے کہ مذہب لامذہب آدمیون سے سیکھنا چاہیے پس فنون کے بارہ مین بھی یہی بات فرض کرکے مین اس باب مین اپنے خیالات کا اظہار کرسکتا ہون - بہر حال ہم سب کو اس بات کی بہت بڑی خوشی ہے کہ رفقائے فنون نے اس شہر کلکتہ مین نمایش فنون قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور مجھکو یہ خوشی ہے کہ مین اس نمائش کی افتتاح مین شریک ہون - یہ بات تو ہم سب لوگ جانتے ہین کہ کوئی قوم جسکو کہ دنیا کی تعلیم یافتہ اور ہوشیار قومون مین ہونے کا دعوی ہو ایسی نہین ہے جو خاموش بیکار بیٹھی رہے اور فنون کی ترقی مین کچھ سعی نہ کرے - اگر عام طور پر یہ بات صحیح ہے تو شہر کلکتہ کے بارہ مین خاص طور پر ضرور صحیح ہے - کلکتہ دار الخلافت سلطنت ہندوستان کا ہے - اور ہندوستان کے اس سمت پر پولٹیکل اور تجارتی کاروبار کا مرکز ہے - پس یہ کہنا بھی بجا ہے کہ یہ شہر کاروبار متعلق فنون کا بھی مرکز ہے - کمیٹی کی مہربانی کا مشکور ہون کہ مین نے وہ تمام تصاویر جو ملحقہ کمرہ

مین فراہم ہین دیکھ لین - مجھکو یقین ہے کہ آپ یہ امید تو نہ کرتے ہونگے
کہ مین یہ کہدون کہ ان تصویرون کے مقابلہ مین رائل اکیڈمی یا
پیرس سیلون کی کچھ حقیقت نہین ہے - ہمکو یہ تصاویر مثل اور نوایجادون کے
جنکے شروع مین مشکلات حائل ہوتی ہین سمجھنی چاہئین اور اس لحاظ سے یہ
تصاویر جو کمیٹی نے یہان فراہم کی ہین ایسی نہین ہین جنکی باعث ہمکو خجالت
اُٹھانی پڑے - رنگین تصاویر مین چند ایسی تصاویر تھین جو میری راے ناقص
مین بہت عمدہ تھین - مین امید کرتا ہون کہ اگر اس شہر مین رنگین تصاویر
بنانے کے فن کو ترقی ہوئی تو فن مصوری پورٹریٹ سب سے اول ہوگا
کیونکہ سواے کلکتہ کے ہندوستان مین اور کوئی دوسرا شہر نہین ہے جہان
سال بسال اتنی کثرت سے نامور اشخاص جمع ہوتے ہون - اعلی اعلی عہدہ دار
جوانمرد سپاہی - بڑے بڑے تاجر - ہندوستانی راجگان اور عمائد سب کلکتہ
ہر سال آتے ہین - خیال فرمایئے کہ اگر سابق مین یہ طریقہ ہوتا کہ انمین سے ایسا
ہر ایک نامور آدمی اپنی رنگین تصویر تیار کراتا تو کتنی زیادہ تصاویر ہندوستان
کے مشہور و معروف آدمیون کی آج کے دن یہان فراہم ہوتین - مین یہ دیکھکر
خوش ہوا کہ میرے دوست سر جوتندر موہن ٹگور نے ایک خاص انعام اُن
رنگین تصاویر کے لیے دیا ہے جو ہندوستانیون نے بنائی ہون - مدرسہ تعلیم
فنون کلکتہ کے طلبا نے جو تصاویر بنائی ہین اُنمین چند رنگین تصاویر دیکھ کر مین
بہت خوش ہوا - جنسے معلوم ہوتا تھا کہ انکا مصور ہونہار ہے - انمین سے خاصکر
ایک تو وہ تصویر ہے جو مسٹر اے - بی باگچی مدرس اسکول فنون نے بنائی
ہے جسمین ایک گمنام آدمی کا سیاہ قد نہایت درستی اور عمدگی سے دکھایا ہے
اور دوسری وہ تصویر ہے جو مسٹر للت موہن بوس نے جو مدرسہ مذکور کے

تعلیم یافتہ ہین بنائی ہے اور جو واقعی نہایت ہوشیاری اور پوری قدرت سے بنائی گئی ہے۔ اور اس سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ اس تصویر پر بہار آپ کا انعام ہوا ہے۔ مجھکو قوی امید ہے کہ اس ملک مین آیندہ رنگین شبیہ کی مصوری کو خوب ترقی ہوگی۔ کیونکہ یہ فن ہندوستان مین اجنبی نہین ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اس ملک کا ہی یہ فن ہے۔ جس کسی نے کہ آپ کے عجائب خانون مین زمانہ سابق کی ہندوستان کی تصاویر دیکھی ہونگی اُسکو انسانی شبیہات کی حیرت انگیز صفائی دیکھکر نہایت تعجب ہوا ہوگا۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ اُنکی بناوٹ آج کل کے طرز کے مطابق نہین ہے اور اسی وجہ سے ہم اُسکو زیادہ پسند نہین کرسکتے ہین لیکن زمانہ سابق کے ڈنمارک اور اطالیہ کے مصورون کی بابت بھی یہی کہا جا سکتا ہے بہرحال یہ تو بالکل صحیح ہے کہ آپ کے ہندوستانی مصورون نے جو تصاویر کریج پر بنائی ہین اُنمین نادر قدرت ظاہر کی ہے۔ یہ بات اُن تصاویر مین جو کمرہ کی سیڑھی کی طرف رکھی ہین اور اُن عمارتی نقشون مین جو ان تصاویر کے برابر رکھے ہین صاف صاف پائی جاتی ہے۔ پس یہ صفات ایسی ہین کہ اگر اُنکی پورے طور سے تعلیم کیجاوے اور اُسکے ساتھ طبیعت بھی موزون بہ فن ہو تو کمال حاصل ہوجاوے۔ مین تہ دل سے امید کرتا ہون کہ مسٹر جو نس کی نگرانی مین اِس مدرسۂ تعلیم فنون کے بارہ مین پوری پوری تعلیم مین کوشش ہوگی۔

مجھکو امید ہے کہ رفتہ رفتہ یہ مصوری کا پیشہ ہمارے نوجوانون کو دلکش اور آزادانہ معلوم ہوگا اور اسکے ساتھ ساتھ فنون کو بھی برابر ترقی ہوتی رہیگی جسطور پر کہ شائق مصورون کی سعی کے باعث گذشتہ چندسال

سے ہوتی چلی آئی ہے۔ان تصاویر مین ذیل کے نامی مصورون کے
نگارخانہ کی تصاویر دیکھکر مجھکو بہت خوشی ہے۔ ان مصورون کے نام
نامی یہ ہین۔مسس جارڈن۔کرنل اسٹراہن۔کرنل پولن۔اور
میسز کشنر۔علاوہ اسکے کلکتہ کے شائق مصورون کے نگارخانہ کی بہت
سی عمدہ اور قابل تحسین تصاویر دیکھین جنمین وہ تصاویر قابل تعریف
ہین جونسوان کی بنائی ہوئی ہین۔مین امید کرتا ہون کہ جو لیڈیز اور جنٹلمین
اس فن مصوری مین شہرت پا چکے ہین وہ بذریعۂ مسائل و نظائر یہ کوشش
کرینگے کہ شائق مصورون کے گروہ مین اور زیادہ لوگ بھرتی کیے جاوین
میرے خیال مین اور کوئی ایسا کمال نہین ہے جس سے اُن لوگون کو جو
اُس سے بہرہ ور ہون اور اُنکے احباب کو ایسی خوشی حاصل ہوتی ہو
جیسی کہ اس فن مصوری سے۔یہ ایسا کمال ہے کہ جسکی باعث قوت متخیلہ
پیدا ہوتی ہے۔جن لوگون کے پاس کام کی زیادہ کثرت رہتی ہے اُنکے
واسطے یہ نہایت دلچسپ تفریح ہے اور جن لوگون کو فرصت کا وقت نصیب
ہوتا ہے اُنکے واسطے یہ فن نہایت خوشگوار شغل ہے۔ ہر ایک موقع پر
اُن لوگون کی فضیلت جو فن مصوری سے ماہر ہین بمقابلہ اُن لوگون کے جو اس
سے محروم ہین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔تھوڑا عرصہ گذرا کہ اس قسم کا معاملہ
بھی پیش آیا تھا۔حال مین جب مین سرحدی ممالک مین دورہ کرنے
گیا تھا تو ایک جگہہ ہمکو ایک ریلوے کا حادثہ پیش آیا اگرچہ یہ حادثہ بالکل
بے ضرر او خفیف تھا لیکن بہر حال تھوڑی دیر کے واسطے سفر مین تو ضرور
ہرج ہوا۔اب بعض لوگ تو اس مصیبت کے شاکی تھے کہ چند گھنٹون
تک ایسے مقام مین ٹھہرنا پڑا جو دو۔دراز تھا اور جسکے دیکھنے کی کسی کو

خواہش نہ تھی بعضے انجن کو گالی دینے لگے۔ بعض لائن مین تصور بتانے لگے۔ بعضون کو یہ خیال ہوا کہ ہمارے نہ پہونچنے سے ہمارے گھر پر کسقدر فکر ہوگی۔ بعض کو یہ فکر تھی کہ رات کو کھانا کسطرح پر ملیگا۔ لیکن ہمارے پارٹی مین بہت سے مصور بھی تھے اور جس افتاد کو کہ ہم مصیبت اور وقت سمجھ رہے تھے وہ اُسکو خوش نصیبی سمجھتے تھے وہ لوگ فوراً ہی چند بلند مقامات پر جا پہونچے اور وہان سے مزے مین ہماری اس مصیبت کے منظر کا خاکہ بنانا شروع کیا۔ یہ صرف ایک نظیر تھی لیکن اس قسم کی بہت سی نظیرین موجود ہین کہ فن مصوری بہت سودمند ہے۔ بلکہ آپ کو بھی بہت سی ایسی مثالین معلوم ہونگی۔ خیر۔ آمدم بر سر مطلب مین آپ لوگون کو زیادہ دیر ٹھہرانا نہین چاہتا۔ صرف اُسکو دوبارہ کہنا چاہتا ہون جو مسٹر آنزنے یہان کی تصاویر کے بارہ مین فرمایا ہے یعنے یہ کہ جو کچھ کوشش ممبران کمیٹی نے اس نمائش کے لیے کی ہے اُسکے ہم نہایت ممنون ہین۔ ہر ایک کو نہین معلوم ہوگا کہ اس کام مین کسقدر محنت اور دقت اُٹھانی پڑتی ہے۔ حالانکہ ممبران کمیٹی کو یہ محنت خوشگوار معلوم ہوئی ہے لیکن ہمکو تو ہر صورت مین اُسیقدر ممنون ہونا چاہیے لیڈیز اور جنٹلمین بلاشک ہم کمیٹی کے ممنون ہین۔ لیکن ہم خاصکر اُس ممبر کمیٹی کے ممنون ہین جسنے کہ آنریری سکرٹری کا کام اپنے ذمہ لیا ہے اور جسکے استقلال۔ اخلاص اور اعتقاد کی وجہ سے اس نمائش کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

مجھکو اب صرف اس نمائش کو باضابطہ افتتاح کرنا ہے اور بوقت افتتاح مین یہ امید ظاہر کرتا ہون کہ اس نمائش کا سلسلہ برابر جاری رہے اور اس سوسائٹی کو پبلک سے خوب امداد ملتی رہے۔ اور ہر سال کی نمائش گذشتہ سال پر فوق رکھتی ہو۔

نمبر ۴۵

اسپیچ لارڈ لینسڈ ون بوقت جلسۂ نیشنل ایسوسی ایشن

۷- فروری ۱۸۹۰ء

پانچوان سالانہ جلسہ عام نیشنل ایسوسی ایشن کا جو ہندوستان کی نسوان کو میڈیکل مدد پہونچانے کے لیے قائم ہوئی ہے ٹاون ہال کلکتہ مین بتاریخ ۷- فروری ۱۸۹۰ء بروز جمعہ بوقت ۵- بجے شام کے منعقد ہوا - ویسراے جنکے ساتھ لیڈی لینسڈ ون صاحبہ بھی تھین صدر انجمن تھے - اور حضار جلسہ کی کثیر تعداد تھی اور ہر فرقہ اور قوم کے لوگ شامل تھے - آنریبل مسٹر پی پی ہچنس سی ایس - آئی نے ایسوسی ایشن کی پانچوین سالانہ رپورٹ پیش کی اور آنریبل مسٹر جسٹس امیر علی سی- آئی- ای- اور آنریبل مسٹر راش بہاری گھوش نے تائید کی کہ رپورٹ منظور کیجاوے - اسکے بعد آنریبل مسٹر نلکر اور مسٹر اے ایم بوس نے اسپیچین دین - بعد ازان ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے تحریک کی کہ ویسراے کا شکریہ ادا کیا جائے کہ صدر انجمن ہونا قبول فرمایا - اس تحریک کی تائید ہز ہائنس مہاراجہ دربھنگہ کے - سی- آئی- ای نے کی - جواب مین ہز اکسلنسی نے فرمایا -

یور آنر - لیڈیز اور جنٹلمین -

جو ووٹ کہ آپ نے براہ مہربانی پاس کی ہے اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین بڑا افتخار اس سبب سے سمجھتا ہون کہ اس تحریک کی تائید مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے کی ہے جو اس ایسوسی ایشن کے فیاض رفیق ہین اور جنکی شاہانہ دریادلی کی

تحسین آج شام کو کئی مرتبہ ہو چکی ہے - چونکہ مین سال گذشتہ مین اس
ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ پر اس بارہ مین ذکر کر چکا ہون لہذا اس
موقع پر آپ کو اس امر کا یقین دلانا کہ مین اس ایسوسی ایشن کے کاروبار سے
ولی مذاق رکھتا ہون اور مجھکو یہ فکر ہے کہ جب کبھی موقع ہو مین اس
ایسوسی ایشن کی وہ خدمات کرون جو کہ مین کر سکون چندان ضروری
نہین ہے - اس موقع پر یہ خدمات بہت ہی مفید درجہ کی ہین لیکن اس
جلسہ مین شریک ہونے سے اور وہ حالات سُننے سے جو ڈفرن فنڈ
کے بارہ مین چند صاحب پہلے بیان فرما چکے ہین مجھکو بہت خوشی ہوئی
اس فنڈ کے سرشتہ اہ کے حالات لیڈی لینسڈون صاحبہ کے اور میرے
واسطے خاص دلچسپی رکھتے ہین کیونکہ یہ اول ہی سال تھا جسمین کہ لیڈی
صاحبہ موصوفہ لیڈی پریسیڈنٹ کے عہدہ پر مامور رہی ہین اور یہ نہایت
خوشی کی بات ہے کہ لیڈی صاحبہ موصوفہ کو اُتنی ہی بدل و جان مدد
دی گئی ہے جتنی کہ اُنکی پیش رو کو جو کہ موجد اس فنڈ کی تھین ملی تھی -
علاوہ برین چونکہ اس فنڈ کے وجود کو پانچ برس گذر چکے ہین لہذا اسکا
جوش و خروش کا زمانہ بھی گذر گیا ہے اور اب بصورت استقلال
عمل مین آگیا ہے پس اگر اسکا وجود دیرپا ہونے والا ہے تو اُسکے تمام
کاروبار اسی صورت مین جاری رہنے چاہیین - ہم یقینی طور پر یہ بات
کہہ سکتے ہین کہ یہ ایسوسی ایشن عالم خُرد سالگی کے عوارض سے بخیر و خوبی نجات
پا چکی ہے اور اب اسکا وہ عالم شباب شروع ہوتا ہے جسمین قوت اور
استحکام کے آثار نظر آتے ہین - جن دوازدہ ماہ کی بابت یہ رپورٹ ہے
وہ زمانہ بلاشک ایسا گذرا ہی کہ جسمین بڑے بڑے کار نمایان اور آیندہ

کی بہبودی کے آثار ظہور مین آئے ہین - جو حالات کہ رپورٹ کے صفحہ ۲۵
مین ہماری کارروائی کی ترقی کے بابت مقام وار آنریبل مسٹر ہنچس نے
ابھی حال بیان کیے ہین انکو دیکھکر مجکو بہت اطمینان ہوا - نقشہ منسلکہ رپورٹ
مین اس ترقی اور وسعت کا حال نہایت واضح اور عمدہ طور پر دکھایا گیا ہے - اس نقشہ
مین اُن مقامات پر جہان اس معاملہ کی کارروائیان ہو رہی ہین سرخ نشان
دیا گیا ہے جس سے وہ بڑے مرکز - اسپتال یا مقامات معلوم ہوتے ہین جہان
اس فنڈ کی کارروائی سرگرمی سے ہو رہی ہے یا جہان اسکا نظم و نسق ہوتا جاتا ہے
مجھکو معلوم ہو کہ اکثر وایسرایان اس بات پر متہم کیے گئے ہین کہ انکی خواہش
کل ہندوستان کے نقشہ مین سرخ رنگ آمیزی کرنے کی تھی یعنے یہ کہ وہ کل ہندوستان
کو براہ راست زیر حکم برٹش گورنمنٹ رکھنا چاہتے تھے بلکہ ایک دو مرتبہ یہ تہام
مجھپر بھی لگایا گیا ہے - لیکن مین یہ کہسکتا ہون کہ اگر کل ہندوستان کے نقشے
مین سرخ رنگ آمیزی کرنے سے وہ مراد لیجاوے جو آپ کو اُن دو صاحبان کی تقریر
سے جنھون نے بکمال فصاحت و بلاغت آج شام کو اسپیچین دی ہین ظاہر
ہے تو مین یہ کارروائی یعنے سرخ رنگ آمیزی کرنا یکبارگی شروع کرنے کے
لیے مستعد ہون - اور ان دونون صاحبان کی طرح مین بھی یہ امید کرتا ہون
کہ تھوڑے ہی عرصہ مین یہ سرخ داغون کا خسرہ جو تمام ملک کے سطح کے متفرق
مقامات کو مزین کر رہا ہے بالآخر چیچک کی مسوریا حالت مین پہونچ جاوے -
اس رپورٹ کے صفحہ ۱۸ مین ایک اور خوشی کی بات درج ہے وہ یہ
ہے کہ گذشتہ سالون مین اُن پردہ نشین مستورات کی تعداد جو ہمارے
اسپتالون اور شفاخانون مین معالجہ کرانے آئی ہین بہت زیادہ ہوگئی
ہے - پس اس ترقی سے زیادہ اور کوئی ثبوت نہین ہوسکتا کہ ہندوستان

کی دستوراتون کی اب روز بروز یہ خواہش ہوتی جاتی ہے کہ اُس میڈیکل
امداد سے مستفید ہون جو اس ایسوسی ایشن نے اُنکو بہم پہونچائی ہے۔
جو سرگرمی کہ اس فنڈ کے معاونین نے تمام ہندوستان مین ظاہر
کی ہے اُس سے نہایت حظ حاصل ہوتا ہے۔ جو کچھ کارروائیان کہ مختلف
حصص ملک مین ہو رہی ہین اُنکا تفصیل وار بیان کرنا ناممکن ہے
لیکن چونکہ چند اصحاب نے صوبہ بنگال کی کوتاہی کا ذکر کیا ہے مین اُنکی
تقریر کا صرف اِس غرض سے ذکر کرتا ہون کہ وہ پُرجوش اور بلیغ الفاظ جو
اس بارہ مین آج شام کو سُنے گئے ہین محض بے اثر اور بے سود نہونگے۔
میرے خیال مین ہزآنر کا یہ فرمانا بہت درست ہے کہ اس قسم کی راستی
کی باتون پر مکرر سہ کرر زور دینا چاہیے۔ اور مین یقین کرتا ہون کہ قبل
انقضائے ایک سال کے بنگال کی کمیٹی وہ عمارت بخوبی تعمیر کرا لیگی جسکی
تجویز اُسوقت منظور ہوئی تھی جب میرے پیش رو نے کلکتہ کے ایک جلسہ
مین ایک جدید اسپتال بنانے کی تائید مین اسپیچ دی تھی اور میرے خیال
مین شہر کلکتہ مین یہ اُنکا آخری پبلک کام تھا۔ مین یہ بات نہین تسلیم کرسکتا
کہ اس عمارت کے روپیہ مین جو کمی ہے وہ جلد وصول نہ ہو جائیگی کیونکہ
اس صوبہ مین بہت متمول لوگ رہتے ہین اور وہ سب بڑے دریا دل
ہین۔ کیا مین لیڈی لینسڈون صاحبہ کی جانب سے اور اپنی جانب سے
یہ بات کہسکتا ہون کہ ہم کمیٹی کے ساتھ اتفاق کرتے ہین کہ نسوان طالبعلمون
کے لیے مزید وظائف قائم کیے جاوین۔ پانچ چار سال کے لیے ایک
ایک وظیفہ قائم کرنے کے واسطے کچھ بہت روپیہ نہین درکار ہے۔ اور
جو لوگ کہ اس فنڈ کی امداد کیا چاہین اُنکے لیے اِس سے بڑھکر اور کوئی

طریقۂ امداد رسانی نہین ہے - فی الحال یہ صورت ہے کہ گذشتہ سال مین صرف ایک وظیفہ قائم کیا گیا تھا - وہ بھی ایک انگریزی لیڈی صاحبہ نے قائم کیا تھا جو لیڈی لینسڈون صاحبہ کی دوست تھین اور اُس زمانہ مین یہان کلکتہ مین قیام پذیر تھین -

پیشتر اسکے کہ ختم کلام کرون مین لیڈی لینسڈون صاحبہ کی جانب سے اُن لیڈیز اور جنٹلمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہون جنھون نے کہ ایسی خیر خواہی سے لیڈی صاحبہ موصوفہ کو گذشتہ سال مین مدد دی ہے ایسی امداد اِس ملک مین ہمیشہ وہ لوگ دیا کرتے ہین جنکو خود فرصت بہت کم ہوتی ہے لیکن ایسے معاملات کے ترقی کی غرض سے یہ لوگ اپنی فرصت کے قلیل اوقات بھی اسی کام کے تصدق کر دیتے ہین - پس بدین خیال لیڈی لینسڈون صاحبہ اِن صاحبان کا دوچند شکریہ ادا کرتی ہین - لیڈی صاحبہ موصوفہ کی خواہش ہے کہ مین خاصکر پراونشل شاخون کے سکرٹری صاحبان کا اور اُن لیڈیون کا جنھون نے مختلف مقامی کمیٹیون مین کاروبار انجام دیا ہے اور اُن سول سرجن صاحبان کا ذکر کرون جنھون نے اس قسم کی مدد دی ہے کہ بلا اُس مدد کے وہ نتائج نہ حاصل ہوتے جنکی رپورٹ مین بقدر تعریف کی گئی ہے - چونکہ اُن لیڈیز کا ذکر ہوا ہے جنکی باعث اس ایسوسی ایشن کو بہت فائدہ پہونچا ہے - مین اسی سلسلہ مین لیڈی لینسڈون صاحبہ کی جانب سے سخت افسوس ظاہر کرتا ہون کہ لیڈی رے صاحبہ کے تشریف لیجانے سے اس ایسوسی ایشن کے ہاتھ سے ایک نہایت سرگرم اور ہوشیار حامی جاتا رہیگا - رپورٹ کے صفحہ ۸ پر اُن خدمات کا ثبوت موجود ہے جو لیڈی رے صاحبہ نے بہ حیثیت لیڈی سپرنٹنڈنٹ بمبئی برانچ کے کی ہین - اور جو کچھ

کہ اس مقام پر لیڈی صاحبہ موصوفہ کی خدمات کے بارہ مین کہا گیا ہے وہ بالکل بجا اور مناسب ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ جو لیڈی اب لیڈی رے صاحبہ کی جانشین ہونے والی ہین وہ بھی اس فنڈ کے کاروبار بمبئی پریسیڈنسی کی حد مین اسی شوق سے کرینگی۔

لیڈیز اور جنٹلمین جو کچھ کہ مجھکو کہنا تھا وہ مین کہہ چکا اب صرف یہ امید ظاہر کرنا باقی ہے کہ ایک سال کے بعد اس ایسوسی ایشن کے کاروبار کو ہم متصل اور متواتر سرسبزی پاتے ہوے دیکھین اور ہم سب خواہ کسی قوم یا مذہب کے ہون اس نیک کام کی ترقی مین اُسی طور پر دلسے کام کرین جسطور پر کہ ہم ابتک کرتے آئے ہین۔

نمبر ۴۶
اسپیچ بوقت جلسۂ انڈین ایسوسی ایشن بنا بر ترقی علوم
۲۷- مارچ ۱۸۹۰ء

حضور ویسراے نے ایک جلسۂ عام مین جسمین بہت سے ہندوستانی اور یورپین اصحاب شریک تھے انڈین ایسوسی ایشن بنا بر ترقی علوم کے متعلق ایک جدید لیبریری کا سنگ بنیادی بتاریخ ۲۷- مارچ ۱۸۹۰ء نصب فرمایا- اس جلسہ مین ڈاکٹر مہندر ولال سرکار اور سر اسٹوارٹ بیلی لفٹنٹ گورنر نے اسپیچین دین- اسکے بعد حضور ویسراے نے یہ ارشاد فرمایا-

یور آنرا ور جنٹلمین- میرے پیشرو صاحبان اور اُن نامور اشخاص مین سے جو کہ اُس عہدہ پر ممتاز رہ چکے ہین جسکو اب سر اسٹوارٹ بیلی صاحب کی وجہ سے افتخار حاصل ہے بہت سون نے اپنی اسپیچون سے اور ایسے موقعون پر تشریف لاکر اُس قدر قیمت کا جو اُنکی نگاہ مین یہ ایسوسی ایشن رکھتی ہے پورا ثبوت دیدیا ہے چنانچہ مین بھی اُن صاحبون کے مثال کی تقلید کرتا ہون اور آپ کی اس درخواست کو کہ مین جدید لیبریری کا سنگ بنیادی نصب کرون منظور کر کے یہ ظاہر کرتا ہون کہ جو عظیم کام اس ایسوسی ایشن نے زمانہ گذشتہ مین کیا ہے یا زمانہ آیندہ مین کریگی اُسکی عظمت اور قیمت سے مین بخوبی واقف ہون-

اس ایسوسی ایشن کا یہ منشاء ہے کہ اس ملک کے نوجوانون مین تعلیم علوم کو ترقی ہو اور مین جانتا ہون کہ اسی خیال سے ایسوسی ایشن ہذا اسکے

اول تو اس امر کی کوشش کی ہے کہ تلاش علمی کے شغل کو اور خود علم کی تعلیم کو حوصلہ دیا جاوے اور دوم ہمارے طلبہ کے ذہن نشین یہ بات کر دی ہے کہ علوم اور فنون کے مابین بہت بڑا تعلق ہے اور جس ملک مین کہ علوم کے ساتھ عدم توجہی ظاہر کی جاویگی اُسمین فنون کبھی سرسبز و شاداب نہونگے۔ اس امر کے ثابت کرنے مین کہ دونون اصولی اور عملی علم ضروری ہین۔ مین اپنے سامعین کا وقت صرف کرنا نہین چاہتا۔ مین خیال کرتا ہون کہ آپ سب لوگون کی یہی راے ہوگی کہ جب ہم ایسے زمانہ مین رہتے ہین جو کہ کثیر التعداد نامی گرامی علمی معلومات کے لیے مشہور ہے اور جبمین ہر ایک مہذب قوم نے کچھ نہ کچھ علمی ترقی مین کوشش کی ہے تو ہندوستان کے لوگون کو خصوصاً جب اُن اقوام کی ذہانت پر جو اسمین بستے ہین اور زمانہ سابق کی علمی ترقی کی روایات پر لحاظ کیا جاوے غافل نہ رہنا چاہیے اور قدرتی حالات پر قابو پانا چاہیے۔

فنون کے بارہ مین غالباً ہم سب کی یہی راے ہوگی کہ آج کل فنون کا انحصار اُس امداد پر ہے جو علوم سے مل سکے۔ دنیا کی مختلف اقوام کے درمیان مقابلہ ہر سال زیادہ خوفناک ہوتا جاتا ہے۔ کسی چیز کی پیداوار کرنے کی لاگت مین خفیف بچت ہونے کی وجہ سے یا کسی بیکار شے کو کارآمد بنانے سے کبھی تو بکری کو خوب فروغ ہو جاتا ہے اور کبھی گھاٹا پڑ جاتا ہے۔ اس صورت مین صرف وہی فنون قائم رہ سکتے ہین جو مقدم ذرائع کو اپنے قابو مین لین اور اتفاق کے بھروسہ پر نہ رہین۔ ہم مین سے بعض کو اس بات پر افسوس ہوگا اور اُنکا شاید یہ خیال ہو کہ اُس زمانہ مین جب تک ایسی زیادہ نہین تھی تو فنون کو اپنی اصلی فضیلت پانے کا اچھا موقع تھا لیکن اگر معاملہ کی اصلیت

خیال کیا جاوے تو واقعات پر بحث کرنے سے اور اس امر سے انکار کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے کہ جو کچھ فضیلت فنون کو حاصل ہوئی ہے وہ علم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوئی ہے۔

لہذا یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ اس تحقیقات اور تلاش سے جو اس مقام پر کی جاویگی تمام لوگون کو تعلق ہوگا۔ لیکن میرے خیال مین یہ کہنا بھی بجا ہے کہ اگر بالفرض ہم اُن فوائد پر بھی لحاظ نہ کرین جو فنون کو علم کے ذریعہ سے حاصل ہوتے ہین تو بھی اس پیسر پیٹری سے یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ جب ہمارے نوجوان طلبہ کالج یا یونیورسٹی کی تعلیم پا چکینگے تو اُنکو اپنی تعلیم جاری رکھنے مین اس لیسر پیٹری کی وجہ سے کسقدر آسانی ملیگی۔ لیکن مجکو احتمال ہے کہ یہ نہایت بدنامی کی بات ہے کہ اکثر طلبہ بعد اُس تھوڑی سی محنت کرنے کے جو تعلیمی ڈگری حاصل کرنے کے لیے درکار ہوتی ہے پھر کبھی کتاب بھی نہین کھولتے ہین اور یہ خیال کرنے لگتے ہین کہ ہمکو اسقدر علم حاصل ہوگیا ہے جو تمام عمر ہمارے کام آویگا۔ میری راے مین ایسے طلبہ کے واسطے علوم کی خواندگی صرف اُس خواندگی کی توسیع ہی نہین ہے جسکو وہ پہلے ہی پاس کر چکے ہین بلکہ محض کتابی تعلیم کے لیے بطور متمم یا مصلح کے کام دیگی۔ اُس تعلیم مین جسمین کسی قدر علوم شامل ہون ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اُن لوگون مین جو اس تعلیم کو حاصل کرتے ہین درست خیال کرنے کی جانب رجحان پیدا ہوتا ہے اور اُنکی یہ خواہش رہتی ہے کہ ہر ایک چیز کی حقیقت معلوم کیجاوے نہ کہ اُسکو صرف اوپر سے دیکھ بھال کر خاموش ہو بیٹھین۔ جس شخص نے کہ علوم کی تعلیم پائی ہے یا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ علمی اصول کیا چیز ہے وہ اپنے روزمرہ کے کاروبار مین بھی سنجیدہ دلیل اور فضول تقریر کے مابین اور جلد بازی کی

تعمیمات اور اُن پختہ نتائج کے مابین جو مستحکم مقدمات پر مبنی ہوتے ہین امتیاز کریگا - لہذا ہم لوگون کو جو کہ اس ملک کی حکمرانی کے ذمہ دار ہین اسمین بہت فائدہ ہے کہ ایسی تعلیم کو حوصلہ دیا جاوے جسکی وجہ سے اُن لوگون کے دلون مین جو بوجہ اعلے تعلیم یافتہ ہونے کے اس ملک کے عام آراسے کے ہادی ہونے کا دعوے کرتے ہین علمی عادات پیدا ہوجاوین -

مین نے ابھی حال مین کہا ہے کہ اس ایسوسی ایشن کی کوششون کو چند اعلے افسران گورنمنٹ ہند نے پسند کیا ہے - لیکن اسکی کامیابی کا انحصار نہ تو گورنمنٹ کی امداد پر نہ اعلیٰ افسرون کی عنایت پر رہا ہے - بلکہ اسکو برابر خانگی فیاضی سے امداد ملتی رہی ہے اور اسکی ترقی مین وہ چند لوگ کوشش کرتے رہے ہین جنکو اس معاملہ پر اعتماد تھا اور امداد دینے کی ہمت تھی - آٹھ سال گذرے کہ موجودہ عمارت کا سنگ بنیاد اُس زمانہ کے ویسراے نے نصب کیا تھا اب آپ اس عمارت مین ایک لیبرٹری اور اضافہ کرتے ہین - جو کچھ تعلیم کا نتیجہ کہ لیبرٹری مین تجربہ کرنے سے حاصل ہوتا ہے وہ اُن تشریحات سے نہین حاصل ہوتا جو اُستاد لوگ لکچر روم مین بتاتے ہین - لیکن تمام زمانہ لیبرٹری کی حاجت کو تو تسلیم کرتا ہے لیکن اُسکے مہیا کرنے مین کیسا مہلک صرفہ پڑتا ہے مین نے چند سال تک ایک شاہی کمیشن مین بھی کام کیا ہے - اُس کمیشن کے سپرد یہ معاملہ کیا گیا تھا کہ علوم کی تعلیم مین ترقی کرنے کی گریٹ برٹن مین کیا فکر کی جاوے اور مجھکو یاد ہے کہ ہر بات مین یہی دقت پیش آتی تھی کہ لیبرٹری کی عمارت بنانے کے لیے اور ضروری آلات کے مہیا کرنے کے لیے بیشمار روپیہ درکار ہے - پس اگر یہی دقت یہان ہندوستان مین پیش آئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہین ہے - لیکن ۱۸۸۶ع کی رپورٹ کے صفحہ ۲ مین یہ بات پڑھکر

مجھکو نہایت تعجب ہوا کہ کل ہندوستان بھر مین ایسی ایک بھی لیبریری نہین ہے جہانتک کسی شاخ علم کی تحقیقات ہوتی ہو یا ہوسکتی ہو - مین بہت خوش ہون کہ اب یہ تہمت دور ہونے والی ہے اور بحیثیت مربی ہونے ایسوسی ایشن ہذا کے مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر وزیانگرم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ نہایت شاہانہ دریا دلی کے ساتھ اسقدر روپیہ عطا فرمایا ہے کہ جو صرف اس عظیم کام کے شروع کرنے کے لیے ہی کافی نہین ہے بلکہ اس عمارت کی کل تخمینی لاگت کے لیے کافی ہے - یہ شاہانہ فیاضی کے سچے کام صرف اُن نامی لوگون کی دریا دلی کی داد نہین دیتے ہین جو کہ ان کامون کو انجام دین بلکہ ان کامون سے اُس کل طبقہ کی ناموری ہوتی ہے جس طبقہ کے وہ لوگ ہوتے ہین اور جسکے لیے وہ ایسی عمدہ تمثیل پیدا کرتے ہین - مین امید کرتا ہون کہ وہ لوگ جو عمارت کے لیے روپیہ اُس صورت مین ادا کرتے جب مہاراجہ صاحب موصوف کا ایسا ارادہ نہ ہوتا اب اس غرض سے روپیہ عطا فرما دینگے کہ لیبریری کا کل سامان منگایا جاوے اور اسقدر سرمایہ فراہم ہوجاوے کہ جسکی آمدنی سے مستقل پروفیسر لوگ نوکر رکھے جاوین - میرا ارادہ تھا کہ مین آپ کو کچھ روپیہ عمارت کی تعمیر کرانے کے لیے دیتا لیکن اب مین اس روپیہ کو دونون اغراض مذکورہ بالا کے لیے منتقل کرتا ہون - یہ لیبریری ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کے نام نامی سے موسوم ہوگی اور یہ بات نہایت موزون ہے -

پیشتر اُس خوشگوار کام کے انجام دینے کے جسکے انجام دہی کی آپ نے مجھسے درخواست کی ہے مین سر اسٹوارٹ بیلی کے ساتھ اتفاق کرتا ہون اور اُن محققان علوم مخصوص کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے کہ اپنی لیاقت اور

اپنا وقت علمی تعلیم کو عملی ترقی دینے مین صرف کیا ہے۔

ریورنڈ فادر لیفن کے ہم اس بات کے مشکور ہین کہ اُنھون نے اپنے لکچردن اور بیانات اثباتی کے ذریعہ سے طلبہ کو وہ موقع دیے جو بلا اس امداد کے ایسوسی ایشن کے قابو سے باہر تھے۔ جب تک کہ اس معاملہ کے ایسے رفیق موجود ہین جو اس قسم کی مدد دینے کے لیے آمادہ ہین اور جب تک کہ اسکے پیرد کار ایسے حامیان ترقی علوم موجود ہین جیسے کہ اسکے نامور موجد ڈاکٹر مہندر و لال سرکار ہین جنھون نے کہ نہایت استقلال کے ساتھ دل لگاکر اسمین کام کیا ہے تو ہم اسکی آیندہ حالت پر نہایت اطمینان کے ساتھ نظر ڈال سکتے ہین۔

نمبر ۴۷
اسپیچ لارڈ لینسڈون جلسۂ لیجس لٹیف کونسل بوقت مباحثہ نقشۂ مالی بابت سال ۱۸۹۰-۹۱ء

جو جلسہ لیجس لٹیف کونسل کا بتاریخ ۲۱- مارچ منعقد ہوا تھا اُسمین سر ڈیوڈ بار بر نے نقشۂ آمدنی بابت سال ۱۸۹۰-۹۱ء پڑھا تھا اور اس نقشہ پر جمعۂ آیندہ کو بتاریخ ۲۸- مارچ ۱۸۹۰ء مباحثہ ہوا تھا- جس تحریک پر کہ بحث ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ مسودہ بغرض ترمیم قانون آبکاری ۱۸۷۸ء منظور کیا جاے اور درباب پھر دنی محصول آبکاری اُس جو کی شراب پر جو باہر کو بھیجی جاوے ایک دفعہ اضافہ کیجاوے- بوقت ختتام مباحثہ کے ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے یہ فرمایا-

شاہی آمدنی کے متعلق یہ ایک خفیف اور غیر ضروری قاعدہ پاس کرنے کے وقت ہمارے آنریبل ممبرون کو پھر اس بات کا موقع ملا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی عام مالی پالیسی پر غور اور بحث کرین- کونسل کو یاد ہو گا کہ عرصہ ایک سال کا منقضی ہوا کہ جب ایسے موقع پر مین نے یہ کہا تھا کہ ہماری راے مین وہ وقت آگیا ہے کہ لیجس لیٹف کونسل کو مباحثۂ بجٹ کا اختیار ملنا چاہیے اور اس اختیار کا نفاذ ایسے اتفاقیہ موقعون پر جیسے کہ ہمکو امسال اور پار سال مل گئے ہین منحصر نہ رہنا چاہیے- مین نے یہ بھی کہا تھا کہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی بھی یہی راے ہے اور یہ کہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے ہماری اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا ہے کہ کونسل مین مباحثۂ بجٹ سالانہ پر ہوا کرے نہ کہ گاہے گاہے

اور مین نے یہ بھی کہا تھا کہ ہمکو اور نیز ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کو یہ معاملہ ایک دوسرے معاملہ سے بہت ہی متعلق معلوم ہوتا ہے یعنے یہ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی لیجس لیٹیف کونسل کے ممبرون کو بہ شرائط محفوظ یہ اختیار دیا جانا مناسب ہے کہ معاملات مفید عام مین گورنمنٹ سے سوالات دریافت کرین - اور مین نے یہ کہا تھا کہ اس معاملہ پر سکرٹری آف اسٹیٹ اور ہم غور کر رہے ہین - اس اطلاع دینے کے بعد اُن مواعید کے ایفاء کرنے کے لیے کارروائیان شروع ہوگئی ہین جو مین نے اُسوقت کیے تھے - مجھکو امید تھی کہ ان ضروری تبدیلیون کی عملدرامد کے لیے گذشتہ سال مین قانون وضع ہو جاتا - اور ہم اس جدید حاصل شدہ اختیار کے نفاذ کے لیے قواعد وغیرہ تیار کرنے کی فکر مین ہوتے - اور سکرٹری آف اسٹیٹ بھی اس جدید معاملہ کو پارلیمنٹ کے اجلاس ۱۸۹۰ء مین پیش کرنے کو آمادہ تھے - لیکن آنریبل ممبرون کو خوب معلوم ہے کہ شاہی توضیع قانونی مین کسقدر دقتین پیش آتی ہین لہذا آپ صاحبان کو اگرچہ افسوس ہوا ہوگا لیکن کچھ تعجب نہ معلوم ہوگا کہ ۱۸۹۰ء کے اجلاس مین کونسلون کے بل پیش کرنے کی کوشش ترک کردی گئی مگر آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ آج کل یہ بل پارلیمنٹ مین پیش ہے اس بل مین وہ احکام درج ہین جو سال گذشتہ کے مواعید ایفاء کرنے مین کار آمد ہونگے - اور مجھکو دلی امید ہے کہ قبل اختتام اس اجلاس کے یہ بل پاس ہوکر قانون ہو جائیگا - اس بات کا کہنا ضروری نہین ہے کہ یہ موقع اسلیے مناسب نہین ہے کہ دیگر احکام بل مذکور پر یہان بحث کیجاوے - یہ احکام جنسے کہ آنریبل ممبران ضرور واقف ہین اس لیجس لیٹیف کونسل اور پراونشل لیجس لیٹیف کونسلون کے نظم ونسق سے

متعلق ہین لیکن مین امید کرتا ہون کہ لوگ اُن نامعتبر افواہون پر جو اس اہم امر متعلق سیاست پر موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا کی راے کے بارہ مین وقتاً فوقتاً اڑتے ہین بہت اعتبار نہ کرینگے - ہملوگ صرف اُن رایون کے پورے پورے ذمہ دار ہین جو ہمنے اُس خط وکتابت مین تحریر کی ہین جو سکرٹری آف اسٹیٹ نے پارلیمنٹ کے روبرو پیش کی ہین لیکن ہم اُن رایون کے ذمہ دار نہونگے جو ہماری رائین بتائی جاوین لیکن جو تا حدِ علم خود ہمنے اپنی رایون کے اظہار مین سرکاری یا غیر سرکاری طور پر عام لوگون سے بیان نہین کی ہین - مین صرف یہ اور کہنا چاہتا ہون کہ مجھکو امید ہے کہ وہ لوگ بھی جو کہ اسکیم منظور کردہ سکرٹری آف اسٹیٹ و گورنمنٹ انڈیا و گورنمنٹ ملکہ معظمہ سے زیادہ حوصلہ مند اور وسیع اسکیم کے خواہان ہین اس خواہش کی غرض سے ناحق اُس قانون کو سخت وسُست نہ کہینگے جو حال مین ہاوس آف لارڈس سے پاس ہوا ہے اور جو کہ میرے یقین مین سب سے اعلےٰ نشان اُس ترقی کا ہے جو ہمارے قوانین کے آزادانہ ریفارم کے بارہ مین چند سال سے ہورہی ہے -

آنریبل ممبر نے جو مالی نقشہ پیش کیا ہے اُسپر طولانی راے دے کر مین کونسل کا وقت صرف کرنا غیر ضروری سمجھتا ہون - اس معاملہ کی نسبت حالات سنکر مجھکو بہت اطمینان ہوا اور یہ ہی مین یقین کرتا ہون میرے سب ساتھیون کی راے ہے - میرا کام یہ نہین ہے کہ آیندہ کی مالی حالت کا بعید از قیاس و امید تخمینہ کرون کیونکہ ایسی امیدین ہمیشہ خطرناک ہوتی ہین اور اس ملک ہندوستان مین خاصکر خطرناک ہین یہ ایسا ملک ہے کہ جسمین کم از کم ایک حصہ آبادی کا آفات سے محفوظ نہین رہسکتا

اوران آفات کا اثر گورنمنٹ کی اُسوقت کی مالی حالت پر ضرور پڑتا ہے لیکن میرے خیال مین یہ بات تو ہم بلا مغالطہ کہہ سکتے ہین کہ ہماری موجودہ حالت نہایت امید بخش ہے اور ایسے آثار نمایان ہین کہ جو کمی پچھلے چند سالون مین رہی ہے کم از کم وہ تو اب رفع ہوتی جاتی ہے - جو ترقی کہ رفتہ رفتہ ہماری تجارت مین اور بہت سی ریلون کی آمدنی مین اور آمدنی مالگزاری اور ٹکس مین ہوتی جاتی ہے اس سے اُس زمانہ کی آمد کے آثار نظر آتے ہین جب ہمکو اتنی تفکر کے وجوہات نہونگے جیسے کہ گذشتہ چند عرصہ مین رہے ہین - آنربل فینانشل ممبر کی تجاویز سب سادہ اور غیر پیچیدہ ہین اور شاہانہ آمدنی کے لیے جدید ذرائع تلاش کرنے کے لیے ضرورت نہین ہے اِس قانون کا نفاذ جسپر کہ ہم اسوقت مباحثہ کر رہے ہین اور جس سے کہ کسی قدر خفیف آمدنی زیادہ ہو جاویگی بہ بلحاظ معاملات ملکی نہ کہ بلحاظ معاملات مالی جائز اور مناسب ہے -

بعض لوگ ہمارے اس بات کے شاکی ہین کہ جب اول ہی آثار سرسبزی نمایان ہوے تو ہمنے اُسوقت ٹکس کم کرنے کی کوشش نہین کی لیکن میرے خیال مین جن لوگون نے یہ شکایت کی ہے اُنھون نے ہماری حالت کو پورے پورے طور پر نہین سمجھا ہے - آنربل مسٹر نلکر نے محصول نمک مین تخفیف کرنے اور اُس اقل آمدنی کی تعداد بڑھانے کے بارہ مین ذکر کیا ہے جسپر کہ ٹکس لگایا جاے - محصول نمک مین آٹھ آنہ کی کمی کرنے یعنے دو روپیہ کی شرح رکھنے سے جو کہ شروع سال ۱۸۸۸ء مین تھی گورنمنٹ کو قریب پندرہ لاکھ روپیے کے خسارہ پڑیگا اور اُس اقل آمدنی کی تعداد جسپر ٹکس لگایا جاتا ہے پانچ سو روپیہ سے ایک ہزار

روپیہ کرنے مین ہمکو قریب تین لاکھ روپیہ کا نقصان رہیگا شاید یہ بات ممکن ہو کہ ان دونون مدون مین سے کسی ایک مد کی ٹکس مین تخفیف ہو جائے اور اسکے ساتھ یہ بات بھی ہو کہ اُس حسابی سال مین جواب شروع ہونے والا ہے دونون مطلب حاصل ہو جائین - لیکن مین امید کرتا ہون کہ اس جلسہ مین یہ بحث نہین ہو سکتی کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا یہ فرض ہے کہ جب کبھی اُسکے قبضہ مین ایسے ذرائع ہون جنسے کسی ٹکس کی معافی کرسکے تو وہ ٹکس کو فوراً معاف کردے - کسی موجودہ ٹکس کا معاف کرنا بھی اُسی قسم کا اہم اور غور طلب امر ہے جیسا کہ کسی جدید ٹکس کا لگانا ہے - کسی گورنمنٹ کو مجاز نہین ہے کہ کسی آمدنی کو ترک کردے تاوقتیکہ اُسکو معقول طور پر یقین نہ ہو کہ جہانتک وہ آیندہ کی بابت پیش بینی کرسکتی ہے اس آمدنی کی ضرورت نہوگی - وہ پالیسی جسمین ایک سال تو ٹکس لگایا جاے اور دوسرے سال معاف کردیا جاے اور پھر فوراً ہی ٹکس لگانے کے لیے مجبور ہونا پڑے کوئی پالیسی نہین ہے اور صرف مالی استحکام کو ہی نہین بلکہ آسائش و امن خلائق کے لیے بھی مضر ہے - لیکن میرے خیال مین ہماری حالت ابھی تک ایسی نہین ہے کہ ہم دائمی طور پر اسقدر روپیہ چھوڑ دین جو کہ ہمکو مندرجہ بالا تجاویز مین سے کسی کی بابت چھوڑنا پڑے - ہان شاید کوئی وقت ایسا آوے جب ہم ان تجاویز کے منظور کرنے پر غور کرین اور جب ایسا وقت آوے تو آنریبل فینانشل ممبران سفارشون کا خیال رکھینگے - بہرحال ابھی تک وہ وقت نہین آیا ہے -

لیکن مین یہ بھی کہتا ہون کہ اگر ہمارے آثار اس سے بھی زیادہ قابل اعتبار ہوتے جیسے کہ اب ہین اور اگر ہمکو مبادلہ کی آیندہ حالت پر بھی کچھ

شک نہوتا اور اگر ہماری افیون کی آمدنی اس سے بھی کم تغیر پذیر ہوتی جیسی کہ اب ہے تو بھی آنریبل فینانشل ممبر کا یہ قصد قابل تائید ہے کہ کہ اول ہمکو اُس سالانہ سرمایہ کو روپیہ واپس دینا چاہیے جو بموجب اُس انتظام کے جسکو عرصہ ۱۲ سال کا منقضی ہوا البطور نیشنل بیمہ قحط کے قرار پایا ہے نہ کہ ان چھوٹے چھوٹے معافی ٹکسون کے لیے۔ میری راے مین یہ پالیسی عاقلانہ اور مستحکم تھی اور اسی کے بموجب گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ قصد کرلیا ہے کہ ہر سال ایک مقررہ تعداد روپیہ کی اس غرض سے منظور کیجاوے کہ بوجہ قحط سالی کے جسکی باعث یا تو آمدنی کم ہوجاتی ہے یا بہرسانی ذرائع بنا بر رفع تکالیف مین صرف زیادہ پڑتا ہے جو بار اس ملک کی آمدنی پر اکثر پڑتا ہے اُسکے لیے یہ روپیہ کفیل ہو۔

جو کچھ آنریبل ممبر نے اُن غلط فہمیون کی بابت کہا ہے جو عام لوگ اس انتظام کی نوعیت اور اس روپیہ کے جائز استعمال کے بارہ مین رکھتے ہین اور جو غلط فہمیان ابھی تک رفع نہین ہوئی ہین ان سب امور کی بابت زیادہ ذکر کرنا مین محض فضول سمجھتا ہون۔ لیکن جس اصول پر کہ آنریبل ممبر کا عمل ہے اُس سے مجکو بھی اتفاق ہے اور میری بھی یہی راے ہے کہ چونکہ اب ہمارے تصرف مین فاضل روپیہ ہے لہذا ہمارا اول فرض یہ ہے کہ اس روپیہ کو کسی سالانہ گرانٹ قحط سالی کے کام مین لاوین۔ مین امید کرتا ہون کہ کوئی ایسا امر مزاحم نہ پیدا ہوگا جسکی باعث وہ لوگ جو حکمرانی ہندوستان کے ذمہ دار ہین ہمارے پیشرو دن کے عاقلانہ ارادون پر عمل نہ کرسکین یا شاہانہ گورنمنٹ کی آمدنی اور اخراجات کا اس طور سے اہتمام نہ کرسکین کہ خراب سالہاے

کا بارآن عمدہ سالہاے کے تمول سے کسی قدر کم ہوجاے۔ صرف اتفاقیہ بارش کے اور بے زری کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا نے چند سال سے بدرجۂ مجبوری یہ روپیہ قحط سالی کے لیے سالانہ منظور نہین کیا تھا۔ اور جب اُس ٹکس کی نوعیت پر لحاظ کیا جاے جسکے لگانے کی ضرورت پڑی تھی تو یہ بحث نہین کیجا سکتی کہ لارڈ ڈفرن کی گورنمنٹ نے جو اس بیمہ قحط سالی کے روپیہ کو چند روز ملتوی رکھکر مزید ٹکس لگانے کو ترجیح دی وہ عاقلانہ اور پسندیدہ نہین تھی۔ اب چونکہ صورت حال عمدہ ہے لہذا ہمارا فرض ہے کہ ہم پھر اُس پالیسی کو اختیار کرین جو ہمارے پیشیرودن نے قائم کی تھی اور آمدنی روان مین سے ایک معقول تعداد روپیہ کی اس غرض سے نکالین کہ جس سے سلطنت کے دائمی مطالبہ مین تخفیف ہو مین امید کرتا ہون کہ زیادہ تر حصہ اس روپیہ کا ریلوے کی تعمیرات مین صرف کیا جاے۔ بہرحال اگر ایسی خوش حالی نہوتی تو یہ ریلوے غیر تعمیر شدہ رہ جاتین یا منجملہ زر قرضہ کے انکی تعمیرات کے واسطے روپیہ دیا جاتا۔ جو روپیہ ان ریلون کی تعمیرات مین صرف ہوگا وہ تو خزانۂ عامرہ مین ضرور واپس آجاویگا بلکہ علاوہ برین اس ملک کے لوگ قحط سے بھی محفوظ رہینگے۔ مین آنریبل مسٹر ایونس کی تقریر بالکل نہ سُن سکا جو کہ شاید اِس روپیہ کے حساب کے بابت تھی لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اگر ہم اس معاملہ کی اصلیت پر غور کرین تو ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اس روپیہ کے موجودہ قرضہ کی تخفیف کرنے مین یا جدید قرضہ کی احتیاج سے محفوظ رہنے مین صرف کرنے کے باعث ہم دائمی طور پر اپنی آمدنی کی ضرورت مستحکم پیدا کرینگے اور فی الواقع بیمۂ قحط سالی کے واسطے بھی روپیہ دے سکینگے جو کچھ فرائض کہ گورنمنٹ کے اس ملک کے ٹکس ادا کرنے والون کی جانب ہین انمین سے سب سے زیادہ قابل پابندی یہ فرض ہے کہ نبشل قرضہ نہ بڑھایا جاوے

زمانہ آیندہ کی بابت خواہ ہمکو کتنے ہی اندیشے ہون لیکن فی الحال یہ تو اطمینان ہے کہ اب تک ہندوستان کا قرضہ حد اعتدال مین رہا ہے اور اب خوش نصیبی سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے نہ کہ افزون۔ نہین معلوم کہ آنربیل ممبر صاحبان نے اُس دلچسپ فقرہ کو ملاحظہ کیا ہے یا نہین جو اس نقشہ کے صفحہ ۲۵ مین ہے اور جسکی سرخی "سود قرضہ" ہے۔ اگر ممبر صاحبان نے اسکا ملاحظہ کیا ہے تو امور ذیل جو میری راے مین قابل غور ہین ضرور ملاحظہ کیے ہونگے۔ ہمارے کُل قرضہ کی تعداد ولایتی سکہ مین سال حال کے اختتام پر قریب نو کرور اسّی لاکھ کے ہے۔ منجملہ اسکے ۳ کرور بیس لاکھ ریلوے اور دیگر مفید کامون کے لیے قرض لیا گیا ہے۔ اور جب اس بات پر غور کیا جاے کہ منجملہ باقیماندہ ۶ کرور ساٹھ لاکھ کے چار اور پانچ کرور کے درمیان غدر کے زمانہ مین لیا گیا تھا تو ہمکو خوش ہونا چاہیے کہ جو قرضہ ہمکو بطور وارثان کے ادا کرنا ہے اُسکی تعداد کثیر نہین ہے۔

اب ہمارے ہندوستانی سکہ کے قرضہ کو خیال کیجیے۔ اُس حساب سے جو صفحہ ۲۶ مین درج ہے یہ پایا جاتا ہے کہ زیادہ تر حصہ اس قرضہ کا یا منجملہ مبلغ گیارہ کرور تیس لاکھ کے مبلغ نو کرور ساٹھ لاکھ ریلوے اور تعمیرات آبپاشی کے بابت ہے۔ منجملہ کُل تعداد سود کے جو ہمکو سال آیندہ مین ادا کرنی چاہیے یعنے منجملہ مبلغ [illegible] لاکھ [illegible] ہزار کے تقریباً مبلغ [illegible] لاکھ ریلوے اور تعمیرات آبپاشی کی بابت ادا کرنا ہونگے۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے کل ہندوستانی سکہ کے قرضہ کے بہت سے زیادہ تعداد ایسے کامون مین صرف ہوئی ہے جنسے سرکار کو بخوبی معاوضہ حاصل ہوگا یا بہرحال اُنکی قیمتی جائداد موجود ہے۔ باقیماندہ قریب سات لاکھ روپیہ کے ہندوستان کا معمولی قرضہ ہے

لیکن اسمین وہ روپیہ بھی شامل ہے جو وقتاً فوقتاً گورنمنٹ نے عام جماعتون
کو پیشگی دیا ہے یا جو دیگر گورنمنٹ کا کرنسی مین جمع ہے اور جو روپیہ سالانہ اُن
شخصون سے یا جماعتون سے وصول ہوتا ہے جنکو کہ روپیہ پیشگی دیا گیا ہے
سال بسال نسبتاً اُس تعداد سے زیادہ ہوتا جاتا ہے جو خود گورنمنٹ کو ادا
کرنی ہے اور یہ افزونی برابر ہوتی جاتی ہے حتے کہ جو سال کہ اب شروع ہونیوالا ہے
اسمین اس روپیہ کی تعداد اُس تعداد سے زیادہ ہو جاویگی جو ہمکو بابت سود
ادا کرنی ہے - یہ صورت ایسی ہے کہ باوجود بہت سے شکوک کے ہم اِسکو قابل
اطمینان سمجھتے ہین - آیندہ خواہ ہماری کیسی ہی آزمائش کیون نہونے والی ہو
اور خواہ بوجہ جنگ یا قحط سالی وغیرہ آیندہ ہماری آمدنی کے ذرائع پر کیسا ہی
بار کیون نہ پڑے ہم ان سب بارون کو اسی نسبت سے برداشت کرینگے
جسطرح کہ صلح کے زمانہ مین ہمنے اپنی آمدنی کی صورت مستحکم کرلی ہے اور اپنے
قرضہ مین اضافہ نہین ہونے دیا ہے - اور سب طرح پر اِس سال کے حسابات
جو ابھی ختم ہوئے ہین قابل اطمینان ہین - اور اسکا ثبوت اُس متواتر اور
روز افزون ترقی سے ہوتا ہے جو حال کے حاصل شدہ صوبہ اپر برہما مین ہورہی
ہے اِس صوبہ کی آمدنی جو کہ گذشتہ تین سال کے اندر دوچند ہو گئی ہے
اب دو کرور سے زیادہ ہے اور یہ سُنا گیا ہے کہ یہ روپیہ بلا کسی دقت کے
وصول ہو جاتا ہے اور چیف کمشنر کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آمدنی
برابر افزون ہوتی جائیگی - اور باقی آثار سب عمدہ ہین - اپر برہما کی
ریلویون کی آمدنی نہایت معقول ہے اور امید کی جاتی ہے کہ سال آیندہ
مین بعد صرف ضروری کے مبلغ پچاس ہزار فاضل رہینگے آنریبل
ممبر صاحبان کو شاید یہ امر معلوم ہونے سے دلچسپی حاصل ہوگی کہ برہما کی

آمدنی مین جو رقم کہ مائل بہ افزونی نہین ہے وہ صرف آمدنی آبکاری کی ہے - لیکن اس کمی کو ہم بلاشک بالفعل روا رکھینگے - اُس ملک مین اب روز بروز امن چین ہوتا جاتا ہے - اور اگر اُس مہم کا خیال نہ کیا جاے جو چین لوشائی ملک مین ہو رہی ہے تو باستثناء اضلاع ماگوے اور سرحد ونتھو کے جہان ہمیشہ جھگڑا و فساد رہتا ہے اور کسی جگہ افواج سے کام لینے کی ضرورت نہین ہوتی ہے - اور جیسے جیسے کہ باشندے لوگ صلحمندی کے پیشہ اختیار کرتے جاتے ہین ویسہی جرائم شنیعہ و تعداد مجرمان سزایاب مین کمی ہوتی جاتی ہے - سر چارلس کراستھویٹ سے معلوم ہوا کہ انکی تعداد ماہ مئی گذشتہ مین ۲۵۰۰ تھی اور تخفیف ہوتے ہوتے ماہ دسمبر مین ۱۵۰۰ رہگئی - چونکہ حالت ملک کی ایسی عمدہ ہے لہذا چیف کمشنر نے سفارش کی ہے کہ جو ملٹری پولیس وہان ہے اُسکی تعداد کم کردی جاے اور اسمین شک نہین کہ بہت جلد مزید کمی کرنا مناسب ہوگا - گذشتہ سال مین سنے اس ملک کی ترقی کی ایک علامت یہ بتائی تھی کہ اُن گھرون کی تعداد زیادہ ہوتی جاتی ہے جنپر مکان کا ٹکس لگایا گیا ہے ایسے تشخیص شدہ گھرون کی تعداد گذشتہ سال مین قریب تئیس ہزار کے اور افزون ہوگئی ہے یہ افزونی کچھ تو حکام مختص المقام کی زیادہ نگرانی کے باعث ہوئی ہے اور زیادہ تر اس وجہسے ہوئی ہے کہ جو لوگ اب تک اپنے گھرون سے دور آوارہ پھرتے تھے یا پوشیدہ تھے وہ اب اپنے گھرون مین صلح کے ساتھ پھر آتے جاتے ہین - اب خیال کیجیے کہ اپر برھما کو زیر حکومت برٹش سلطنت آئے ہوے صرف چار سال گذرے ہین پس جو کچھ کیفیت کہ مین سنے بیان کی ہے اگر اسکو قابل اطمینان تصور کیا جاے تو بجا ہے -

کونسل کے برخاست ہونے سے قبل مین خرچ کی ایک اور مد کی بابت
کچھ کہونگا۔ یعنے وہ صرف جو مہم چین لوشائی کے باعث پڑتا ہے۔ بلاشک
سال گذشتہ مین جو صرف اس مد مین پڑا وہ اُس سے زیادہ تھا جو ہمنے سوچا
تھا۔ لیکن اسمین شک نہین کہ جو روپیہ امسال اس کام کے لیے صرف
ہوگا یا جو کوئی مزید خرچ ہوگا وہ عمدہ طور سے صرف کیا جاویگا۔ جب سے
ہمنے اپر برھما پر قبضہ کیا ہے ہمارے اُن تعلقات کی نوعیت بالکل تبدیل
ہوگئی ہے جو ہمکو باشندگان کوہ اسٹیا سے تھی جو کہ برھما اور چٹاگانگ
کے درمیان واقع ہے۔ اب چونکہ ان لوگون کا ملک ہر طرف سے برٹش
ممالک سے گھرا ہوا ہے ہم ان لوگون کو وہ مفسدانہ اور لوٹ مار کے زندگی
جو یہ لوگ ابتک بسر کرتے تھے نہ بسر کرنے دینگے۔ یہ مہم بہر حال موسم حال
کے لیے تو قریب الاختتام ہے اور اُن معمولی تعزیری مہمون مین شمار
نہ کرنا چاہیے جو ہندوستان کی سرحد پر اکثر ہوئی ہین اور جو بنظر پیدا کرنے
عمدہ نتائج کے اسکے مقابلہ مین ہیچ ہین ہمکو خوشی ہے کہ چین لوشائی ملک مین
ملک برھما اور بنگال کے درمیان اور نیز آسام مین وسائل آمد و رفت کے
قائم ہونے سے اور سڑکون اور تار کی لائن کے بننے سے اور اُس اظہار قوت
سے جو مختلف افواج کی کارگزاریون سے ہوا ہے ان دشوار گزار ممالک
مین دائمی امن امان ہو جائیگا۔ اگر یہ بات حاصل ہوگئی تو پچاس لاکھ روپیہ
جسکے صرف سے یہ نتیجہ حاصل ہوگا (مین وہ روپیہ بھی شامل کرتا ہون جو
اس سال کے حساب مین لیا گیا ہے اور وہ بھی جو ۹۰-۱۸۹۱ع کے بجٹ
مین منظور ہوا ہے) ضائع نہ جاویگا اس امر کے خیال کرنے پر اُس خرچ
کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے جو دیگر سرحدی مہمون مین صرف ہو چکا ہے یہ تو

مین نہین کہتا کہ انکا کچھ بھی نتیجہ نہ نکلا لیکن بہرحال اور مہمات کا ایسا نتیجہ تو نہین ظہور مین آیا جیسا کہ اس مہم کا ہے۔ معائنہ کاغذات سے معلوم ہوا کہ ۱۸۷۱-۷۲ء کی مہم لوشائی مین مبلغ ۲۲ لاکھ صرف ہوے اور ۱۸۷۹-۸۰ء کی مہم ناگا مین ۱۷½ لاکھ۔ لیکن ۱۸۸۸ء کی تعزیری مہم لوشائی مین صرف مبلغ پانچ لاکھ صرف ہوے۔ جو مہم کہ آج کل ہو رہی ہے اُسکو افسران مستمم نہایت ہوشیاری اور بہادری سے کر رہے ہین اور اس سے اُن فسادون کا انسداد ہو جائیگا جنکے باعث مہمہاے مذکورالصدر کرنی پڑی تھین اور مفسد لوگون کو یہ یقین کامل ہو جائیگا کہ صلحمندی کے پیشے کرنے مین اور اپنے ہمسایون کو آزار دینے سے باز رہنے مین اُنکا بہت فائدہ ہے۔ اگر اس ملک مین مادہ ملیریا کے ہونے کی وجہ سے ہماری افواج مین بیماری کثرت سے نہ ہو جاتی تو اس مہم مین وہ صرفہ بالکل نہ پڑتا جو بوجہ امور اتفاقیہ اب پڑا ہے۔

نمبر ۴۸

اسپیچ بوقت ملاحظہ والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی

۲۹-مارچ سنہ ۱۸۹۰ع

حضور ویسرا ے نے بتاریخ ۲۹-مارچ سنہ ۱۸۹۰ع بوقت سہپہر کلکتہ پریسیڈنسی کے والنٹریان کا ملاحظہ فرمایا اور کور ز سے یون خطاب فرمایا - کرنل چیٹرٹن - افسران - وافسران غیر متعہد و والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی - مین نہایت خوش ہون کہ ایک سال کے بعد مجکو اس بٹیلین کے دیکھنے کا پھر موقع ملا - مین آپکو مختلف کورز کی شان اور نمائش پر مبارکباد دیتا ہون - گذشتہ موسم سرما مین مجھکو ان کورز کے دیکھنے کا اکثر موقع ملا ہے -

مین خوش ہون کہ گذشتہ دوازدہ ماہ مین اس بٹیلین کی کارگزاری قابل تعریف رہی ہے - مین اول بندوق چلانے کے اہم کام کا ذکر کرونگا - ہر ایک والنٹیر کا سب سے بڑھکر یہ فرض ہے کہ جو ہتھیار اُسکو دیا جا دے اُسپر قدرت حاصل کرے - مین امید کرتا ہون کہ میرے سامعین نے وہ ایڈریس ضرور پڑھا ہوگا جو میری موجودگی مین کمانڈر - انچیف نے بمقام شملہ بوقت سالانہ امتحان مقابلہ ریفل گذشتہ سال مین دیا تھا - جیسا کہ ہز اکسلنسی نے فرمایا تھا جب تک ہمارے سپاہی اپنے اسلحہ کا ٹھیک ٹھیک استعمال نہ کرین اُنکو عمدہ اور موزون اسلحہ نو ایجاد شدہ دینے سے کچھ فائدہ نہین ہے - ٹھیک ٹھیک استعمال سے مطلب یہی نہین ہے کہ امتحانات مقابلہ اور بازیون مین سیدھی گولی چلانا سیکھ جاوین

بلکہ وہ تعلیم اور چستی حاصل کرین جسکے بدون محض نشانہ بازی کی وافر مشق
کچھ کام نہین آسکتی۔ اس بارہ مین جو حال مین ترقی ہندوستان کی افواج
نے کی ہے وہ قابل غور ہے اور مین امید کرتا ہون کہ ہمارے والنٹیر لوگ بھی
سرکاری افواج کے سپاہیون کی برابری کرنے کی کوشش کرینگے۔ مجکو احتمال
ہے کہ گولی چلانے کے بارہ مین تو کسی قدر آپ کے ہارج یہ بات ہوئی تھی کہ
چاندماری کی جگہ کچھ عرصہ کے لیے بند کر دی گئی تھی لیکن مین یہ سُنکر خوش ہوا
کہ یہ جگہ عنقریب آپ کو پھر ملجادیگی۔ مگر باوجود اس نقص کے یہ بات سنکر
مجکو بہت اطمینان ہوا کہ بعض اوقات اس بٹلین نے اچھی چاندماری کی
ہے۔ سالانہ جلسہ مین سرجنٹ میجر باروڈ نے ویسرائے کا انعام پایا
اس شخص کی نشانہ بازی نے اُس نشانہ بازی کو بھی مات دیدیا جو بمقام
ومبلڈن بنابر حصول انعام جنابہ ملکہ معظمہ بعینہ اسی صورت مین ہوئی تھی
شلک داغنے کے امتحان مین ایف کمپنی نے اچھی نشانہ بازی کی
اور اسی کمپنی کے ہاتھ جیت رہی۔ بلکہ یہ کمپنی گذشتہ سال کی نشانہ بازی
پر سبقت لیگئی۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ جو میڈل (تمغہ) گورنمنٹ نے بنگال
پریسیڈنسی کے بہترین گولی چلانے والیکے واسطے عطا کیا تھا وہ لفٹنٹ اسپیوبز
نے پایا ہے۔ پریسیڈنسی ریفل ایسوسی ایشن کی بازیون (میچون) مین بھی عمدہ
کام ہوا۔ والنٹر اسپیرس نے سب سے بڑھکر نشانہ ۹۰۰ گز پر مارا۔ اب اُن مختلف کورز
پر غور کیجیے جو اس بٹلین مین شامل ہین۔ اول تو مجکو کپتان طامس کی وفات کا
بہت بڑا افسوس ہے کیونکہ اُنکے مرنے کے باعث کلکتہ کے لائٹ ہورس
کے ہاتھ سے ایک بہت بڑا لائق اور ہردل عزیز کمان افسر جاتا رہا۔ لیکن
باوجود اس سخت صدمہ کے اس کور نے نہایت مشقت کے ساتھ کام کیا ہے

اور ایک کمیپ آف ایکسرسائز مین کامیابی حاصل کی ہے - لیکن یہ بات قابل اطمینان ہے کہ کپتان طامس کے جانشین انریبل سرالیگزنڈر ڈلسن ہوے ہین - یہ بہت بہادر اور دلیر افسر ہین اور ویسراے کے کونسل کے کام سے یا چیمبر آف کمرس کے کام سے یا کمیپ اف ایکسرسائز کے کام سے ایک ہی سی عمدہ واقفیت رکھتے ہین - کسی مین کم نہین -

باستماع اس بات کے مجکو خوشی ہے کہ کاشی پور کی والنٹرارٹیلری بلحاظ تعداد و لیاقت روزمرہ ترقی کرتی جاتی ہے اور اب اُنکی دو بیٹری مکمل ہو گئی ہین - لیکن یہ بات قابل افسوس ہے کہ لفٹنٹ کرنل ویس اب اُنکے کمانڈنٹ نہین ہین - مگر اسمین شک نہین کہ میجر اسٹوارٹ جو اُنکے جانشین ہوے ہین وہ بھی نہایت خوبی اور لیاقت کے ساتھ کام کرینگے -

یہ سُنکر مجکو بہت اطمینان ہوا کہ ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے کورز مین ایک کمپنی اُن لوگون کی اور اضافہ ہونے والی ہے جو دریا کی شمالی جانب سے آوینگے - اس انتظام سے کل ملازمان ریلوے مذکور کی ایک کورز بنجاویگی جسمین چار کمپنیان ہونگی -

سال گذشتہ مین مجکو کیڈٹ کورز کو اس بات پر مبارکباد دینے کا موقع ملا تھا کہ اُس سے ایک سال قبل اُنکی تعداد مین ۲۰۰ - آدمی اور اضافہ ہوے تھے - مجکو معلوم ہوا ہے کہ کیڈٹ کورز والے بہت شفقت کے ساتھ کام کرتے ہین اور اُنھون نے چاندماری مین بہت ترقی کی ہے - مین امید کرتا ہون کہ یہ لوگ برابر ثابت قدم رہینگے اور سال آیندہ مین مزید ترقی دکھلائینگے -

اِس موقع پر مین اس امر کی بابت بھی اپنی خوشی ظاہر کرتا ہون کہ ٹیلین کے ہیڈکوارٹرس جنکا سنگ بنیادی مین نے سال گذشتہ مین نصب کیا تھا

اب قریب تکملہ کے ہین - وہ مکان جسکو کہ مین آج شام کو دیکھنے والا ہون بظاہر کشادہ اور پُر آسائش ہے - میرا خیال ہے کہ آپ کو اس مکان کے بنانے کے لیے خوش قسمتی سے نہایت عمدہ جگہ ملگئی ہے اور مجکو اس بارہ مین شک ہے کہ آیندہ کسی سہائل کے ساتھ ایسی رعایت کیجاویگی جیسی کہ آپ کے ساتھ کی گئی ہے -

اب ان جزویات کو چھوڑکر ہم یہ کہ سکتے ہین کہ گذشتہ سال مین والنٹرون نے مجمل طور پر بہت ترقی کی ہے اور سلطنت کی حفاظت کے سلسلہ مین ایک زیادہ ترمعین اور عظیم جائے قرار پائی ہے - اور یہی حالت گریٹ برٹن کی والنٹر افواج کی ہے - وہان کی فوج کے ہر ایک والنٹر کا کام مقرر کردیا گیا ہے - چنانچہ جب کبھی اتفاق پڑیگا تو اُسکو اس بات کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی کہ مین کہان جاؤن اور کیا کام کرون - گذشتہ ماہ مین کلکتہ مین بھی جبکہ سرکاری افواج سمندر کے کنارہ پر ایک فرضی غنیم کے مقابلہ کرنے مین مصروف تھین آپ لوگون سے فورٹ ولیم مین قلعہ کی ڈیوٹی انجام کرائی گئی تھی اور حسن عمدگی سے کہ آپ نے اس کام کو انجام دیا تھا اُسکی بابت جنرل کمان افسر نے آپکا شکریہ ادا کیا تھا - اس قسم کے تذکرات سے آپ یہ بات بخوبی سمجھ جاوینگے کہ اگر اس ملک مین کبھی ضرورت ہو تو آپ سے کیا توقع رکھی جاویگی اور آپ کیا توقع رکھنے کے مستحق ہونگے - مین امید کرتا ہون کہ افسر لوگ اور نیز سپاہی اپنی جوابدہی کے بار کو خوب اچھی طرح سمجھ جاوینگے اور اپنی افزون شدہ لیاقت کے ذریعہ سے ایسی کوشش کرینگے کہ سلطنت ہند کے فوجی استحکام مین ہر سال ترقی ہو -

نمبر ۴۹
اسپیچ بوقت افتتاح ڈفرن اسپتال بمقام پٹیالہ
۲۲- اکتوبر ۱۸۹۰ء

بتاریخ ۲۱- اکتوبر ۱۸۹۰ء بوقت صبح حضور ویسرائے بہمراہی کرنل ارڈا پرایوٹ سکرٹری ولفٹنٹ کرنل لارڈ ولیم برلیسفورڈ سی- آئی- ای ملٹری سکرٹری ودیگر ممبران اسٹاف ومسٹر ڈبلو جے کنگھم قائم مقام فارین سکرٹری شملہ سے موسم خزان کے دورہ پر روانہ ہوے- ۲۲- اکتوبر کو ۸ بجے صبح کے جناب محتشم الیہ پٹیالہ مین رونق افروز ہوے- جناب محتشم الیہ کے تشریف لیجانے کی غرض یہ تھی کہ مہاراجہ صاحب بہادر کو مسند نشین کرین اور اُنکو کل اختیارات حکمرانی تفویض کرین- ہز ہائنس جناب مہاراجہ صاحب بہادر نے مع اپنے افسران ریاست کے ریلوے اسٹیشن پر جناب محتشم الیہ کا استقبال معمولی مراسم کے ساتھ کیا- اسٹیشن پر جناب محتشم الیہ نے سر جمیس لائل لفٹنٹ گورنر پنجاب اور بہت سے ملکی اور فوجی حکام صوبۂ پنجاب سے ملاقات کی یہ سب مہاراجہ صاحب کے یہان مدعو تھے-

حضور والیسرائے جناب مہاراجہ صاحب کی گاڑی مین سوار ہوکر اُس خیمہ گاہ کو تشریف لیگئے جو خاص اس موقع کے لیے نصب کرائے گئے تھے صبح کے وقت ہز ہائنس اور ہز اکسلنسی کی باضابطہ ملاقات ہوئی- شام کے وقت حضور ویسرائے نے لیڈی ڈفرن اسپتال افتتاح فرمایا اس اسپتال

کا سنگ بنیاد ی لیڈی ڈفرن صاحبہ نے ۱۹ - نومبر ۱۸۸۵ء کو نصب فرمایا تھا اسپتال کے سامنے ایک میدان مین شامیانہ لگایا گیا تھا اُسمین حضور ویسرائے تشریف فرما ہوے - جناب محتشم الیہ کے دست راست کی جانب ہز آنر لفٹننٹ گورنر اور دست چپ کی جانب مہاراجہ صاحب بہادر بیٹھے تھے - بہت سے سردار اور ملازمان ریاست اور بہت سے تماشائی لشکر سے تشریف لائے تھے - ڈاکٹر طامسن سپرنٹنڈنٹ صیغہ میڈیکل ریاست نے ایک کاغذ پڑھا جسمین ریاست پٹیالہ کے کُل شفاخانجات کا مع اس اسپتال کے جو کہ کھلنے والا تھا حال درج تھا - اسکے بعد حضور ویسرائے نے تقریر ذیل فرمائی -

یور آنر - یور ہائنس - لیڈیز و جنٹلمین - مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ اول سرکاری کام جو مجکو ریاست پٹیالہ مین کرنا پڑا وہ اس جدید اسپتال کا افتتاح کرنا ہے - اس اسپتال کے تکمیل پانے سے اُس معاملہ کے استحکام مین اور بھی اضافہ ہوا ہے جسکے ساتھ اپنی دلچسپی رکھنے کا اظہار مین کئی مرتبہ کرچکا ہون یعنے وہ عظیم اور مفید کام جسکی بنا لیڈی ڈفرن صاحبہ نے ڈالی تھی اور جسکو وہ بطور ورثہ لیڈی لینسڈون کے اور میرے سپرد کر گئی ہین -

ریاست پٹیالہ مین پہلے سے نامی رجندر اسپتال موجود ہے جسکو مین آج شام کو دیکھنے والا ہون اور جسکو سر چارلس ایچسن نے ۱۸۸۲ء مین افتتاح فرمایا تھا - اِس اسپتال مین میرے خیال مین آپ کی ریاست نے ابتک ڈیڑھ لاکھ روپیہ لگایا ہے - علاوہ برین شہر پٹیالہ مین ایک فوجی اسپتال اور ایک جیل اسپتال اور ایک برنچ شفاخانہ اور یہین اور ۱۷ - شفاخانجات مفصل مین ہین - لیکن ابتک نسوان کے معالجہ

کے لیے کچھ بند و بست نہین تھا - دو سال کا عرصہ ہوا کہ اپنی شادی پر آپ نے
اِس اسپتال کے بنوانے کا اور اسکی پرداخت کے لیے دس ہزار روپیہ
سالانہ مقرر کرنے کا منشار ظاہر فرمایا تھا - اِس عمارت کا سنگ بنیادی لیڈی
ڈفرن نے نصب فرمایا تھا اور اُنھین کے نام سے یہ اسپتال موسوم ہوگا وقعی
جو کچھ دلچسپی کہ لیڈی صاحبہ نے اِس ملک کے لوگون کے ساتھ ظاہر کی ہے
اُسکی یادگار اور کسی طور پر اس سے بہتر نہین قائم رہسکتی - یہ اسپتال اب
تکمیل پا چکا ہے اور آیندہ زمانہ مین آپ کی فیاضی کی یادگار اور رعایاے
پٹیالہ کے لیے بے انتہا برکتون کا ذریعہ رہیگا - جن لوگون نے کہ یہ عمارت
دیکھی ہے وہ اِس بات مین شبہہ نہین کرسکتے کہ یہ عمارت نہایت ہی کارآمد
اور موزون ہے -

لیکن لیڈیز و جنٹلمین اگر ہمکو کارآمد اسپتال مہیا کرنے ہین تو علاوہ
اِس بات کے کہ ان اسپتالون کی عمارت کشادہ ہو اور اُنین پورا پورا سامان
ہو ایک اور بات بھی ہونی چاہیے - یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جب یہ اسپتال
نسوان کی آرام کے لیے بنائے جاتے ہین تو اُنکی افسر بھی ایک لیڈی ڈاکٹر
ہونی چاہیے جسکو صرف ڈاکٹری کے فن مین ہی لیاقت حاصل نہو بلکہ جو اعلی درجہ
کی قوت انتظامی رکھتی ہو - ہندوستان مین ہمکو منجملہ اور دقتون کے یہ
ایک بہت سخت دقت پیش آتی ہے کہ اس کام کے لیے عمدہ اور لائق لیڈیان
نہین ملتی ہین - لیکن بہت خوشی کی بات ہے کہ یہان یہ دقت رفع
ہو چکی ہے - سال حال کے شروع مین حسب خواہش جناب مہاراجہ
صاحب بہادر مس کر ایل - ایم - ڈی - اِس اسپتال کی لیڈی ڈاکٹر مقرر
کی گئی ہین اڈینبرا کے ایک نامی اسپتال کی یہ مس صاحبہ مہتمم رہ چکی ہین اور

وہان کچھ تجربہ بھی حاصل کیا ہے - چنانچہ اُنھون نے اِس اسپتال کا انتظام یہان بھی معقول کیا ہے -

مجکو معلوم ہوا ہے کہ جب سے مس کرالی پٹیالہ مین آئی ہین ۲۴۰۰ مریض شفاخانہ مین آئے ہین اور یہ خاصکر خوشی کی بات ہے کہ اول ہی دو ماہ کے بعد مریضون کی تعداد دو چند سے زیادہ ہوگئی اور جب سے برابر زیادہ ہوتی جاتی ہے - یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ بدون علیحدہ اسپتال کے مکان ہونے کے مریضون کے معالجہ مین سخت مشکلات پیش آتی تھین حتی کہ اِسی وقت کے خیال سے مریضون کا شفاخانہ مین معالجہ کرنے کی بھی تجویز چھوڑ دی گئی اِس جدید اسپتال کے قائم ہونے سے صورتحال بالکل دگرگون ہوجائیگی اور میرے خیال مین ہمکو یہ اندیشہ کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ مس کرالی کو یہ دیکھنا پڑے کہ اس اسپتال کے فوائد کی وہ لوگ قدرشناسی نہین کرتے جنکو طبی یا جرّاحی معالجہ کی حاجت ہو -

اِس موقع پر مین اُس فیاضی کی داد بھی دینا چاہتا ہون جسکے ساتھ ہندوستان کے اِس حصہ کے شاہزادون اور سردارون نے لیڈی ڈفرن کے اسکیم کو مدد دی ہے - جبکہ اِس معاملہ کا محض آغاز تھا اُسوقت اول امداد اِنھین صاحبان نے دی تھی اور اب یہ خوشی کی بات ہے کہ بہت سے راجگان اپنی عملداری مین بکمال دریا دلی ایسے اسپتال قائم کرتے جاتے ہین اور ریاست کے صرفہ سے اُنکی پرداخت کرنے کا انتظام کرتے جاتے ہین ہندوستانی ریاستون کی فیاضی کی تمثیل اس سے بڑھکر اور کوئی نہ ہوگی جوکہ اِس اسپتال کے قائم ہونے سے پیدا ہوگی جسکے کھولنے کے لیے

مین بلایا گیا ہون - مین اور بھی خوش اسوجہ سے ہون کہ ایک ایسا ہی اسپتال ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ بنوا رہے ہین اور کیفیت ڈفرن فنڈ کی رپورٹ کارگزاری سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان مین بہت سے اسپتال تیار ہو رہے ہین مگر ان سب اسپتالون کو فیاضانہ امداد اور حوصلہ مختلف ہندوستانی ریاستون نے دیا ہے -

پیشتر ختم کلام کرنے کے مین اُن خدمات کی داد دینا چاہتا ہون جو پٹیالہ کے اسپتال کے لیے ڈاکٹر جارج طامسن رزیڈنٹ سرجن نے انجام دی ہین کیونکہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی دوستانہ امداد کے بدون اِس اسپتال کو ہرگز ایسی کامیابی نہ حاصل ہوتی جیسی کہ اب ہوئی ہے - میری راے مین دونون ڈاکٹر طامسن اور مسٹر فیلڈ اکزکٹیو انجنیر جنھون نے کہ اِس اسپتال کی عمارت کی وضع اور قطع بتائی ہے اِس موقع پر ہماری دلی مبارکباد کے مستحق ہین -

مہاراجہ صاحب اب مین آپ کی اجازت سے سامنے کی عمارت مین چلتا ہون اور اسپتال کو عوام کے لیے افتتاح کرتا ہون -

نمبر۵

اسپیچ بوقت تخت نشینی مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ
۲۳-اکتوبر ۱۹۱۰ء

حضور والیسرائے کی بمقام **پٹیالہ** رونق افروزی کے متعلق سب سے بڑی رسم ۲۳-اکتوبر ۱۹۱۰ء کو ادا ہوئی تھی جبکہ مہاراجہ **رانا** تخت نشین کیے گئے تھے اور کُل اختیارات حکمرانی اُنکو تفویض ہوے تھے - کیونکہ چند ماہ قبل سے اُنکو صرف مشروط اختیارات حاصل تھے - یہ جلسہ محل کے سب سے بڑے دربار کے ہال مین جہان عموماً اِس قسم کے جلسے ہوا کرتے ہین منعقد ہوا تھا - اونچے چبوترہ پر درمیان مین وہ مسند تھی جسپر کہ مہاراجہ صاحب بیٹھنے کو تھے اور اُسکے دونون جانب دو شاہانہ چاندی کی کرسیان تھین - مسند کے پیچھے ریاست **پٹیالہ** کا وہ نشان لگایا گیا تھا جو دہلی کے ۱۸۷۷ء کے دربار مین سابق **مہاراجہ صاحب پٹیالہ** کو دیا گیا تھا - جو راستہ کہ محل مین سے دربار کے ہال مین آنے کا تھا اُسمین ایک گارد قطار کے ساتھ کھڑا تھا اور اِس راستہ کی چھت شامیانہ کے طرز پر ایک نہایت رنگین کپڑے سے منڈھی ہوئی تھی - چبوترہ کے دست راست کی جانب ریاست کے درباری اور اعلی افسر لوگ جمع تھے - اور سرکاری افسر لوگ اپنی پوری وردی پہنے ہوے اور جو لوگ کیمپ سے آئے تھے اُن سب کے لیے دروازہ کے دونون جانب نشست بنائی گئی تھی - بہت سی لیڈیان بھی شریک جلسہ تھین - جناب مہاراجہ صاحب مع اپنے افسران کے حضور والیسرائے کی تشریف آوری سے کچھ پیشتر تشریف

لے آئے۔ ۹ بجے کے بعد فوراً ایک ڈیپوٹیشن جسمین چار اعلیٰ رتبہ کے افسر شامل تھے حضور والیسرائے کی خدمت مین جناب معتشم الیہ کے لشکر مین حاضر ہوا۔ جناب معتشم الیہ مع لفٹنٹ گورنر و فارین سکرٹری و پرایویٹ و ملٹری سکرٹری صاحبان والاشان کے بہ حفاظت ایک حصہ رسالہ کے محل کو تشریف لائے۔ حضور والیسرائے کے تشریف لانے پر شاہی سلامی دی گئی اور جلوس چبوترہ کی جانب اس قرینہ سے چلا کہ مہاراجہ صاحب جناب والیسرائے کے ساتھ۔ ساتھ تشریف لیگئے اور مہاراجہ صاحب کے بھائی لفٹنٹ گورنر کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی جگہون پر تشریف لے گئے جب حضور والیسرائے اور مہاراجہ صاحب بہادر اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چبوترہ کے نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور تمام حاضرین بھی بیٹھ گئے تب حضور والیسرائے نے یون ارشاد فرمایا۔

مجکو عہدۂ والیسرائی پر ممتاز ہوے دو سال منقضی ہوے ہین اُسوقت سے مجکو ایسا موقع آج ہی نصیب ہوا ہے کہ ہندوستانی ریاست کے ایک حکمران کو پورے پورے اختیارات تفویض کرون۔ لیکن یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ وہ ہندوستانی ریاست پٹیالہ کی ہے اور آپ وہ حکمران ہین جنکو کہ مجکو تخت نشین کرنا ہے۔

بہت عرصہ سے ریاست پٹیالہ اور برٹش گورنمنٹ کے مابین نہایت دوستی اور خلط ملط کے تعلقات رہتے چلے آئے ہین۔ اس صدی کے درمیان اس ملک کی تاریخ کے نازک موقعون پر آپ کے بزرگون نے تین مرتبہ اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا ہے اور ہر ایک مرتبہ اس ریاست کی افواج نے برٹش سلطنت کی افواج کے ساتھ کام دیا ہے اور ایسی خدمات کی ہین جنکی مناسب داد انکو اسی وقت ملگئی ہے اُن خدمات کی یاد ابھی

فراموش نہین ہوئی ہے۔

آپ کے وجود مین مین ایک ایسا حکمران پاتا ہون کہ جو اِن قابل تحسین روایات کو ضرور قائم رکھیگا اور اُن دوستانہ تعلقات مین جو آج کل ما بین ریاست پٹیالہ اور گورنمنٹ شاہی ہین اور استحکام دیگا۔

آپ کی حکمرانی کے آغاز مین صورت حال نہایت مبارک اور امید بخش ہے آپ کے نابالغی کے عہد مین ریاست کے کاروبار کا انتظام نہایت ہوشیاری اور عقلمندی کے ساتھ ایک کونسل نے کیا تھا جسکے تجربہ کار اور فہیم ممبرون نے بہ ماتحتی سردار سر دیوا سنگھ مرحوم کے ریاست کا انتظام نہایت ہوشیاری سے کیا تھا اور اب نہایت عمدہ انتظامی اور مالی حالت مین آپ کے سپرد کیا ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ آپ سے زیادہ تہ دل سے اُس کونسل کا مشکور اور کوئی نہ ہوگا جسکے حسن کارگزاری کی مین اِسوقت دل سے تعریف کر رہا ہون نہایت افسوس کا مقام ہے کہ پریسیڈنٹ سر دیوا سنگھ جنھون نے کہ ریاست کا اور اپنے آقا کا کام نہایت وفاداری سے انجام دیا اور جو کہ اگر زندہ رہتے تو آپ کو بھی اُنکی صلاح اور مشورون سے بہت امداد ملتی آج موجود نہین ہین۔

کونسل انتظام ریاست کے حسن انتظام کی تعریف کرنے مین مین یہ امر فراموش نہین کرونگا کہ اُن افسران صیغہ ہاے یا وزیرون نے قابل تعریف کام کیا ہے جنھون نے کہ کونسل کی ماتحتی مین ریاست کا کام ایسی وفاداری سے انجام دیا ہے جیسا کہ مہاراجہ صاحب سابق کے زمانہ مین یہ لوگ انجام دیتے تھے بدریافت اِس امر کے مجکو خوشی حاصل ہوئی کہ منجملہ اُن وزیرون کے تین جنکو کہ آپ کے والد ماجد نے مقرر فرمایا تھا اپنے عظیم عہدون پر عہد انتظام کونسل

مین بھی برقرار رہے اور اب بھی برقرار ہین - میرا مطلب خلیفہ محمد حسن
و خلیفہ محمد حسین اور سردار گند اسنگھ سے ہے - میری راے مین ریاست
پٹیالہ کی یہ ایک خوش نصیبی ہے کہ اتنی مدت تک ایسے تجربہ کار اور لائق اور
متدین لوگون کو برقرار رہنے دیا -

مجکو خوشی اِس بات کی ہے کہ آپ نے عنفوان عمر مین ہی یہ ثابت کر دکھایا
ہے کہ آپ مین وہ دماغی اور دلی اوصاف موجود ہین جو ایسے شخص کی کامیابی کے لیے
نہایت ضروری ہین جسکے سپرد کثیر رعایا کی بہبودی ہو - اور جو بیدار مغزی کہ آپنے
معاملات سرکاری مین ظاہر کی اُسکو دیکھکر ہنر آنر لفٹننٹ گورنر کی مضبوط سفارش
کے موافق مین نے یہ مناسب سمجھا کہ عمر بالغی پر پہونچنے کے کچھ ماہ قبل مشروط
اختیارات انتظام ریاست آپ کے سپرد کر دون -

یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ جو اختیارات آپ کو اسطرح پر تفویض کیے گئے تھے
اُنکا نفاذ ایسی عمدگی کے ساتھ ہوا ہے کہ آیندہ کے لیے بہت عمدہ آثار نظر آتے ہین
آپ نے یہ ظاہر کر دکھایا ہے کہ آپ محض رسمی اور نمایشی کاروبار حکمرانی انجام دیکر
چپ نہین بیٹھ رہینگے بلکہ آپ خود ہر ایک معاملہ مین جو آپ کی رعایا کی سرسبزی
کے متعلق ہو سرگرمی سے دل لگانے کے لیے آمادہ ہین - جس طور پر کہ آپنے
معاملات اصلاح زراعت و ازدیاد لیاقت افواج بنابر خدمات شاہی و ترقی
تعلیم مین دل لگایا ہے اُسکو دیکھکر مجکو بہت اطمینان ہوا - جو تجویز کہ میرے
نامور پیشرو لارڈ ڈفرن نے دو سال قبل آپ کے دربار مین پیش کی تھی
اُسکی تعمیل سب سے پہلے ریاست پٹیالہ ہی نے کی تھی اور مین نہایت خوشی
کے ساتھ کہتا ہون کہ جو خبرین آپ کی افواج کی تربیت اور دلیری کی میرے
پاس آئی ہین وہ نہایت قابل اطمینان اور امید بخش ہین -

جو دلچسپی کہ آپ تعلیم کے ساتھ رکھتے ہین اُسکا ثبوت اُس فیاضانہ روپیہ سے
جو آپ نے پنجاب یونیورسٹی کو بہ یادگار رونق افروزی ہز رائل ہائنس
پرنس البرٹ وکٹر نذر کیا تھا اور اِس فیاضانہ امداد سے ہوتا ہے جو آپنے
اُس کالج کو عطا فرمائی ہے جو سکھ لوگون کی تعلیم کے لیے قائم ہونے والا ہے
اِس کالج کے ساتھ گورنمنٹ ہند کو دلی ہمدردی ہے۔ قوم سکھ کے بہت سے
قابل تحسین اوصاف کی ہم قدردانی کرتے ہین اور ہمکو اِس بات سے بہت خوشی
حاصل ہوئی ہے کہ زمانۂ سابق مین ہم اِنکو ایک دلیر اور مہیب غنیم تسلیم کرتے تھے
اور اب ہم اِنکو جنابہ ملکہ معظمہ کی رعایا مین سب سے زیادہ خیرخواہ اور وفادار
خیال کرتے ہین۔ مجکو بہت خوشی ہے کہ سکھ قوم کے سربرآوردہ لوگ اِس کالج
کو قائم کرکے یہ کوشش کر رہے ہین کہ اب اِس امن وامان کے عہد مین سکھ
لوگون کو علمی ترقی حاصل ہو اور اِس درخواست کو منظور کرنے مین مجکو بہت
خوشی ہوگی کہ مین کسی وقت مناسب پر اِس کالج کا مربی ہون۔

لہذا اِسمین مبالغہ نہین ہے کہ آپ کی آغاز حکمرانی مین ہر ایک طرح سے آثار
مبارک اور امید بخش ہین۔ رہا یہ امر کہ ان آثار مین ناامیدی یا کامیابی
حاصل ہو سو اِسکا انحصار آپ کے چال چلن پر اور اُن موقعون سے جنپر آپ کا
دسترس ہوگا آپ کے مستفید ہونے کی قابلیت پر اور اُن لالچون سے محفوظ
رہنے پر جو کہ نوجوان حکمران کے روبرو ہمیشہ پیش رہتے ہین ہے۔ مین تو دل سے
امید کرتا ہون کہ آپ کو وہ اوصاف ستودہ حاصل ہون جنکے بدون دولت
وحکومت آپ کے لیے محض بیکار ہونگی۔ لیکن آپ نے اپنی حکمرانی
کا آغاز قابل تحسین کیا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو اِسقدر استقلال حاصل
ہو کہ بلا ڈگمگانے کے آپ اُس سیدھے راستہ پر چلے جاوین جو کہ آپنے

اپنے لیے مقرر کر لیا ہے - کسی مفید اور کارآمد تجویز کا محض آغاز کرنا حالانکہ
قابل آفرین کام ہے لیکن پھر بھی سادہ بات ہے - لیکن آپ نیکنام حکمران ہونے
اور اپنی ریاست مین ہمیشہ کے لیے نام چھوڑ جانے کی توقع اُسی وقت کر سکتے
ہین جبکہ آپ متواتر کوشش کرتے رہین اور ہمیشہ اُس کام کو زیر نظر رکھکر
اُسمین دل لگا دین - فی الحقیقت اسمین کچھ بھی مبالغہ نہین ہے کہ اُس شخص
کے لیے جو اپنی تقدیر سے کسی والی ملک کے گھر مین پیدا ہو سب اوصاف سے
زیادہ ضروری یہ وصف ہے کہ وہ مستقل مزاج ہو - کیونکہ مہاراجہ صاحب آپکی
جوابدہی جسکا باضابطہ آغاز آج کے دن سے ہوا ہے آپ کی زندگی کے
ساتھ ہی ختم ہوگی اس لحاظ سے آپ کی حالت بہ نسبت حالت اعلیٰ حکام
کے جنکی مدت ملازمت کہ مثل ہز آنر کے اور میرے عارضی ہوتی ہے بہت مختلف
ہے - ہم اُسوقت کی امید کر سکتے ہین جبکہ ہمارا کام ختم ہو جاویگا اور ہم علٰحدہ
کھڑے ہو کر دوسرون کو یہ کام کرتے دیکھینگے - لیکن جو بار کہ آپ کے سر پر
آج رکھا جاتا ہے اُس سے آپ اُسوقت تک سبکدوش نہین ہو سکتے جبتک کہ
آپ مین اُسکے برداشت کرنے کی طاقت ہے - لہٰذا حالانکہ آپ کو یہ امید ہے
جو ہم مین سے بعض کو نہین ہو سکتی کہ آپ اپنی مشقت کا ثمرہ پاوینگے - لیکن
آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اُس مشقت سے آپ کبھی سبکدوش نہین ہو سکتے
پس میری یہ دعا ہے کہ آپ کو سب باتون سے پہلے اپنے کام کے جاری
رکھنے مین قوت اور ہمت اور تحمل حاصل ہو - اور مین امید کرتا ہون کہ جو
اختیارات آپ کے سپرد آج کیے گئے ہین اُنکو آپ اِسطور سے عمل مین لاوینگے
کہ آپ کی زندگی مین اور اُسکے بعد آپ کا نام گورنمنٹ ہند کو اور آپ کی رعایا
کو اور قوم سکھ کو جسکے کہ آپ نامی ممبر ہین بطور ایک عقیل - عادل اور ایماندار

حکمران سرسبز و شاکر رعایا کے یاد رہے۔

[حضور والیسرائے کی اسپیچ کے ختم ہونے پر مسٹر لنگھم قائم مقام فارین سکرٹری نے اُسکا ترجمہ ہندوستانی زبان مین پڑھا اور مہاراجہ صاحب کا پورا خطاب بیان کیا۔

اسکے بعد حضور والیسرائے نے مہاراجہ صاحب سے مخاطب ہوکر یون فرمایا۔

"مین آپ کو کل اختیارات حکمرانی ریاست پٹیالہ کے تفویض کرتا ہون"

بعد ازان انگریزی باجہ والون نے نیشنل انتھم بجانا شروع کیا اور شہر کے فصیل کے باہر ۱۷۔ توپون کی سلامی دی گئی۔ پھر حضور والیسرائے کا خلعت لایا گیا اور حضور والیسرائے نے مہاراجہ صاحب بہادر کو شمشیر شاہانہ نذر کی حضور والیسرائے مہاراجہ صاحب کو چبوترہ کی درمیانی نشست تک لیگئے اور خود جانب راست بیٹھے۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر کرسی جانب چپ پر بیٹھے۔

اسکے بعد مہاراجہ صاحب کھڑے ہوے اور حضور والیسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر سے مخاطب ہوکر تقریر ذیل فرمائی۔

یور اکسیلنسی۔ یور آنر۔ مین نہایت مشکوری اور ادب کے ساتھ یور اکسیلنسی اور یور آنر کا شکریہ۔ ادا کرتا ہون کہ امپیریل گورنمنٹ نے آج یور اکسیلنسی کی معرفت میرے اختیارات حکمرانی قائم کرکے مجھپر اور میری ریاست پر بہت بڑی عنایت کی ہے۔ دونون یور اکسیلنسی اور یور آنر کے تشریف لانے سے اور اس اظہار سے جو یور اکسیلنسی نے میری دارالخلافت مین کیا ہے جو دو چند افتخار مجکو اور میری رعایا کو حاصل ہوا ہے اُسکی نظیر میری ریاست کی تاریخ مین نہین ہے۔ اور جب مین اُس اعزاز کا خیال کرتا ہون جو جودہ

سال گذرے جب ہز اکسیلنسی لارڈ لٹن اور سر ہنری ڈیونیر نے اِسی
حال مین مجکو اور میری رعایا کو بخشا تھا تو مجکو اپنے فخر اور انبساط کا اظہار کرنا
دشوار معلوم ہوتا ہے - اُسوقت مین صرف ۹ سال کا بچہ تھا لیکن باوجود
میری کم عمری کے ہز اکسیلنسی بعد ختم کرنے دہلی کے شاہی دربار کے دہلی
سے پٹیالہ کو خاص اسی غرض سے تشریف لائے کہ مجکو میرے موروثون کی
مسند پر بٹھادین - اگر اسمین کوئی غلطی نہین ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ مین ہی
ہندوستان کا ایسا شاہزادہ ہون جسکو شاہی عنایات بنغایات حاصل
ہوئی ہین اور جسکے موروثی راج گدی پر بیٹھتے اور اختیارات قائم ہونیکے
وقت دو اعلے قائم مقامان جنابہ ملکہ معظمہ خود تشریف رکھتے ہین - صرف
عرصہ ایک سال کا منقضی ہوا جب آپ نے میرے مہربان دوست سر جیمس لائل
کی سفارش پر مجکو اپنی ریاست مین اختیارات حکمرانی تفویض کیے تھے - جو
اعتماد کہ امپیریل گورنمنٹ کو مجپر اُسوقت تھا اور جسکو آپ کی اس وقت کی
لطف آمیز گفتگو سے اور بھی استحکام حاصل ہوتا ہے اُسکو مین نے حتی الامکان
اِس قلیل عرصہ مین واجب ٹھہرانے کی کوشش کی ہے اور مجکو آپ کی
زبانی یہ بات معلوم ہونے سے کہ میری محنت اور مشقت سے یور اکسیلنسی
اور یور آنرز خوش ہوے ہین بہت اطمینان اور تقویت حاصل ہوئی ہے -
مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اپنے عہد حکمرانی مین میری خاص منشا یہی
رہیگی کہ اپنی رعایا اور ریاست کی بہبودی کی فکر کرون - اور جہانتک
ممکن ہوگا اُنکی سرسبزی اور شادابی کی کوشش کرونگا - چونکہ مین مشہور
خاندان پھلکی کا سردار پیدا ہوا ہون اور چونکہ مجکو ایسی ضرب المثل خیرخواہی
برٹش تاج کا ورثہ ملا ہے جسمین کوئی شاہزادہ ہندوستان کا سبقت

نہین لیجا سکتا مجکو اپنی ذمہ داری اور اُن فرائض سے پوری واقفیت ہے
جو کہ مجکو اپنی رعایا اور جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے ساتھ برتنے ہین۔ آپنے
بکمال بزرگی اُن ناچیز خدمات کا ذکر کیا ہے جو اِس ریاست کے حکمرانون
نے کی ہین اور مین آپ کے اس ذکر کرنے کا مشکور رہون۔ عرصہ ۹۰ سال کا
منقضی ہوا جبکہ جنرل لیک نے میرے مورث مہاراجہ صاحب سنگھ بہادر کو
برٹش دوستی کا یقین دلایا تھا۔ چنانچہ جو تعلقات کہ اُسوقت شروع ہوئے
تھے اُسکے چند سال بعد برٹش گورنمنٹ نے اِس ریاست کو باضابطہ
اپنی پناہ مین لے لیا اور میرا خاندان اِس بات پر ہمیشہ نازان رہیگا کہ اِس
مدت مدید کے درمیان ہمارے مابین بہت خلط ملط اور دلی دوستی قائم
رہی ہے۔ جو خدمات کہ ریاست نے جنگ گورکھا ۱۸۱۴ء مین اور مہم
کابل ۱۸۳۸ء مین اور جنگ ستلج ۱۸۴۵ء اور بلوہ ملتان ۱۸۴۸ء
مین اور غدر ۱۸۵۷ء مین اور جنگ افغانستان ۱۸۷۸ء مین کی ہین وہ
ہمیشہ میرے خاندان کی خیرخواہی اور فرمانبرداری کا ثبوت محکم رہینگی اور
اُنسے یہ ظاہر ہوگا کہ جو برکات برٹش سلطنت مین میری ریاست کو اور
تمام ملک کو حاصل ہوے ہین اُنکی قدر میری ریاست کے سکھ لوگ خوب
جانتے ہین۔ ان خدمات کے صلہ مین جو انعامات اور اقتدارات کہ وقتاً فوقتاً
میرے خاندان کو عطا ہوے ہین اُنکی تفصیل کرنے کی ضرورت نہین ہے
صرف مختصر طور پر یہ کہنا کافی ہے کہ کثیر آمدنی کے علاقہ جات عطا ہوے ہین
اور سلامی کی تعداد مین اضافہ ہوا ہے اور میرے نامور والد اور دادا کو
خطاب۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کا اور دیگر خطابات عطا ہوے ہین۔
علاوہ برین اکثر وایسراے میری ریاست مین تشریف لائے ہین اور

ہزرائل ہائنس شاہزادہ ویلس نے بھی اپنی رونق افروزی سے میری ریاست کو افتخار بخشا ہے اور میرے والد کو اپنا دوست کہا ہے - اور حال مین ہزرائل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر کی رونق افروزی سے بھی میری ریاست کا بہت اعزاز بڑھا ہے - اور مین امپیریل گورنمنٹ کا اور یور اکسیلنسی اور یور آنر کا اس بارہ مین نہایت مشکور رہون -

میری یہ دعا ہے کہ امپیریل گورنمنٹ کو ہندوستانی راجگان سے امداد چاہنے کی کبھی ضرورت نہو - لیکن اگر ایسا اتفاق ہو تو مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ آپ مجکو بھی مثل میرے بزرگون کے جناب ملکہ معظمہ کا وفادار - سچا اور ثابت قدم رفیق پاوینگے - آپ کو معلوم ہے کہ مین نے اپنی فوج کا ایک حصہ شاہی خدمات کے لیئے علحدہ کر دیا ہے - جو رجمنٹین کہ آپ ازراہ کرم کل ملاحظہ فرماوینگے وہ تربیت اور لیاقت مین بہت ترقی کر رہی ہین جدید چھاونیان بصرف کثیر زیر تعمیر ہین اور مجکو ان افواج کی ترقی مین دلی مذاق ہے - مین اس وقت یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہون کہ جو امداد کہ ریاست کو امپیریل گورنمنٹ اور گورنمنٹ پنجاب نے عند الطلب در بارۂ ترمیم واصلاح انتظامات اندرونی بکمال بزرگی وشفقت عطا کی ہے اُسکی ریاست نہایت احسانمند ہے - چونکہ ریاست کارہاے رفاہ عام کے بے انتہا فوائد سے بخوبی واقف ہے اُسکی ہمیشہ یہ آرزو رہی ہے کہ اس معاملہ مین گورنمنٹ کی تقلید کرے - اور اس امداد کی وجہ سے جو گورنمنٹ نے بکمال فیاضی عین وقت پر دی ہے اور جسکے بدون کامیابی ہونا غیر ممکن تھا ریاست کی کوششون کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس وقت ریاست مین ایک ایسی نہر موجود ہے جو ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اراضی کی آبپاشی کرتی ہے اور

تار برقی اور کالج اور اسپتال اور کارخانجات اور ریلوے لائن موجود ہین۔
یہ ریلوے میری عملداری کے کُل طول مین ہوکر گذرتی ہے اور راجپوتانہ
سے بٹھنڈا تک ہے۔ آپ کو اِس امر کے یقین دلانے کی ضرورت نہین
سمجھتا ہون کہ میری دلی آرزو یہی ہے کہ سرگرمی اور اصلاح عمل مین لانے
مین اپنے نامور بزرگون کی تقلید کرون اور امید کرتا ہون کہ اِس وقت
اُن چند کامون کا ذکر کرنا غیر مناسب نہوگا جو مین نے اپنی حکمرانی کی قلیل
مدت مین کیے ہین۔ مین نے پٹیالہ بٹھنڈا ریلوے کھولی تھی یہ ریلوے
بڑے پیمانہ پر بنی ہے اور جب بھاولپور ہوکر اِس ریلوے کو وسعت
دیجاویگی تو بندرگاہ کراچی سے براہ راست آمد و رفت ہوجاویگی اور
تجارت وغیرہ کو بہت فائدہ پہونچیگا۔ مین نے پانچ لاکھ سے زیادہ روپیہ
پختہ کنکر کی سڑکون کے بنوانے کے لیے منظور کیا ہے اِن سڑکون کے
ذریعہ سے میری ریاست کے بڑے بڑے شہر جدید ریلوے سے ملجاوینگے
سرسہ کی نہر مین مین نے ایک حصہ لینے کی درخواست کی تھی اُسکو گورنمنٹ
نے منظور کر لیا ہے چنانچہ مین اب اپنے حصہ کے ۱۱۔ لاکھ روپیہ ادا کرنے کا
بند و بست کر رہا ہون۔ جو میرے جنگلات سوالک اور ہمالیہ پہاڑون مین
ہین اُنپر گورنمنٹ نے اپنی توجہ مبذول فرمائی ہے اور ایک مستعد انگریز
افسر کے اہتمام سے جسکو کہ گورنمنٹ نے میری درخواست پر یہان تعینات
کر دیا ہے اِن جنگلات کا انتظام ہو رہا ہے۔ منجملہ جدید کامون کے اُس
لیڈی ڈفرن اسپتال کا بھی ذکر کرنا چاہیے جسکو کل آپ نے براہ کرم افتتاح
فرمایا ہے۔ اِس اسپتال کا انتظام ایک تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کے سپرد ہے
اور اُسکی ماتحتی مین ایک یورپین میم اور ہے۔ سررشتہ تعلیم کا اہتمام بموجب

صلاح وتجویز میرے سابق کے لائق اور معزز اتالیق مسٹر سالم کے ہو رہا ہے اُنکے
آج یہان قدم رنجہ فرمانے سے مجکو بہت خوشی حاصل ہے گھوڑون کے پرورش
کرنے کی تجویز بھی عنقریب شروع ہونے والی ہے - علاوہ برین شہر کی سڑکون
کی روشنی کا مزید انتظام ہو رہا ہے اور معاملات حفظان صحت اور تندرستی
عام کا کامل لحاظ کیا جاتا ہے - یہ چند کام رفاہ عام کے ہین جو میرے بالغ
ہونے کے بعد جاری ہوے ہین - اب مین اُس بے انتہا قسم کے کام
کا ذکر کرتا ہون جو باقی پڑا تھا اور جسکو مین نے ختم کیا ہے آپ نے براہ کرم
میری اُس دلچسپی کا ذکر کیا ہے جو حال مین مین نے اپنے ہم مذہب سکھون
کے اعلےٰ تعلیم پانے کے معاملہ مین ظاہر کی ہے - معاملات ترقی تعلیم مین مدد
دینے مین اپنا فخر سمجھتا ہون - خواہ وہ امداد کتنی ہی قلیل ہو - اور جس معاملہ
کا کہ آپ نے ذکر کیا ہے وہ میری اسی دلی آرزو کا نتیجہ ہے - بہ حیثیت سکھ
ہونے کے میرا فرض ہے کہ یور اکسیلنسی اور یور آنر کا شکریہ ادا کرون کہ
آپ نے اس معاملہ مین ایسی دلچسپی ظاہر کی ہے - بیشتر ختم کلام کرنے کے
مین اُن عنایت آمیز الفاظ کو تسلیم کیا چاہتا ہون جو آپ نے سردار
سر دیوا سنگھ مرحوم کے بارہ مین فرمائے ہین - سردار صاحب موصوف کی وفات
کا مجکو بھی سخت رنج ہے - لیکن اُنکو یہ اطمینان تھا کہ اپنی وفات سے قبل
وہ اپنا فرض پورا پورا انجام دے چکے تھے -
اب صرف آپ کا اور یور آنر کا دوبارہ شکریہ ادا کرنا باقی ہے کہ آج میرے
حال پر کسقدر بے انتہا کرم کیا ہے - مین امید کرتا ہون کہ جن عنایات خسروانہ
اور مراعات عادلانہ سے امپیریل گورنمنٹ میرے نامور بزرگون کو مشرف
کرتی آئی ہے وہی عنایات اور مراعات مجھپر اور میری ریاست پر مبذول ہینگے

اور مین خوشہ چین اخلاص یور اکسیلنسی اور سر جیمس لائل کا رہونگا - مجکو قوی امید ہے کہ میرے ملازمان اور رعایا میرے ساتھ ساتھ یہ دعا مانگتے ہین کہ سلطنت **برٹش گورنمنٹ** جو منبع برکات بغایات ہے تا ابد قائم رہے اور خداوند کریم ہمارے سرون پر ہماری مہربان اور عادل **ملکہ معظمہ** کا ظل عاطفت ہمیشہ رکھے کیونکہ جو کچھ فوائد اور برکات **ہندوستان** کے راجگان اور رعایا کو حاصل ہوے ہین اُنکی مصدر ہماری جنابہ **ملکہ معظمہ** دام اقبالہا ہین -

ہز ہائنس **مہاراجہ** صاحب نے یہ اسپیچ نہایت عمدگی کے ساتھ دی اور کسی موقع پر مطلق نہ گھبرائے - بلکہ اُن فقرات پر خوب زور دیا جو ریاست پٹیالہ کی خیرخواہی کے بارہ مین تھے -

مہاراجہ صاحب کی اسپیچ ختم ہونے کے بعد جناب والیسراے و لفٹنٹ گورنر و فارین سکرٹری و صاحب چیف سکرٹری گورنمنٹ **پنجاب** نے مہاراجہ صاحب کو تخت نشینی کی مبارکباد دی -

اسکے بعد مہاراجہ صاحب کے بھائی اور دیگر افسران فوجی و ملکی ریاست پٹیالہ نے نذرین پیش کین - حضور والیسراے نے اُنکو چھوکر واپس کردیا - بعد ازان عطر و پان تقسیم ہوے اور دربار ختم ہوا - جسوقت حضور والیسراے محل سے روانہ ہوے - ۳۱ - توپون کی سلامی ہوئی -

---

نمبر ۵۱
اسپیچ بوقت جلسۂ دعوت بمقام پٹیالہ
۲۳- اکتوبر ۱۹۰۹ء

جس تاریخ کو کہ حضور وایسرائے نے مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کو تخت نشین کیا اُسکی شام کو مہاراجہ صاحب بہادر نے حضور وایسرائے و ہز آنر لفٹنٹ گورنر اور جملہ مہمانون کی جو پٹیالہ مین تشریف لائے تھے ریاست کی جانب سے دعوت کی - مہاراجہ صاحب کو اُس بخار کا پھر دورہ ہوگیا جو کہ اُنکو کچھ روز قبل آچکا تھا چنانچہ دعوت کے بعد تشریف لانے سے مجبور رہے حضور وایسرائے مہاراجہ صاحب کے ہیلتھ مین جام نوشی کرنے کے وقت یہ فرمایا -

یور آنرز - لیڈیز و جنٹلمین - مین اُس جام نوشی کی تجویز کرنے کے لیے کھڑا ہون جو ہم سب کو آج شام کو یہان سے جانے کے قبل ضرور نوش کرنا چاہیے - یہ جام مہاراجہ صاحب بہادر کی ہیلتھ کا نوش کیا جاویگا مجکو امید تھی کہ مہاراجہ صاحب دعوت کے بعد تشریف لاوینگے لیکن نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ مین نے ابھی حال سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کو خفیف سی حرارت آگئی ہے اور اسوجہ سے اُنکا تشریف لانا غیر ممکن ہے - حالانکہ حرارت نہایت ہی خفیف ہے لیکن مہاراجہ صاحب نے یہ نہایت مناسب کیا کہ معمولی احتیاط کو کام مین لائے اور رات کی سرد ہوا مین باہر نکلنا پسند نہ فرمایا مہاراجہ صاحب کے ہیلتھ کی تجویز پیش کرنے مین

اگر آپ اجازت دین تو دو ایک امور متعلق بہ مقامی ضرورت پٹیالہ کا ذکر کرونگا اور اِس ذکر کرنے کا معذرت اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ میرے خیال مین اسوقت ہم سب کو خواہ ہم ریاست پٹیالہ سے تعلق رکھتے ہون یا نہ رکھتے ہون اُس ریاست کے کاروبار مین دلچسپی ظاہر کرنی چاہیے۔

آج صبح ہز ہائنس مہاراجہ صاحب نے اپنے قابل تحسین ایڈریس مین جسکو ہم سب نے نہایت خوشی کے ساتھ سنا تھا یہ ذکر کیا تھا کہ اُنکے عہد نابالغی مین بہ حسن انتظام کونسل پٹیالہ کو یہ بہت عظیم فائدہ حاصل ہوا کہ شمالی مغربی ہندوستان کی ریلوے لائنون سے تعلق ہوگیا۔ یہ بھی خیال رہے کہ جب پٹیالہ اور بھٹنڈا کے درمیان لائن بننا شروع ہوئی تھی اُسوقت گورنمنٹ ہند نے یہ ذمہ کیا تھا کہ کسی معقول وقت پر اس لائن کو خواہ تو بھٹنڈا سے بہاولپور تک وسعت دیکر یا بھٹنڈا سے شمال کی جانب فیروزپور سے چوڑے پیمانہ کی ریل نکالکر پورا کر دیا جاویگا۔ مین اب یہ بات کہہ سکتا ہون کہ ہم اپنا وعدہ ایفا کرنے کے لیے آمادہ ہین اور میری راے مین سب سے عمدہ بات تو یہ ہوگی کہ ایک تیسری ریلوے لائن بھٹنڈا اور فیروزپور کے درمیان بنائی جاوے۔ اس انتظام سے ریل کا پیمانہ بدلنا نہین پڑیگا اور پٹیالہ اُن بڑی ریلوے لائنون سے ملجاویگا جو کراچی اور پیشاور کے درمیان چلتی ہین۔

ایک اور امر کی بابت بھی مین کچھ کہنا چاہتا ہون۔ جب سے مین اس ریاست مین آیا ہون اور نیز دیگر موقعون پر ریاست پٹیالہ کی افواج کی عمدہ شان دیکھکر مجکو بہت خوشی ہوئی ہے۔ دو سال سے منجملہ "افواج بنا بر خدمت شاہی" کے یہ افواج بھی تعلیم پا رہی ہین اور مہاراجہ صاحب

ہز

بہادر پٹیالہ اور اُنکے نامور ہمسایہ راجگان نابھہ اور جہیند کی ہوشمندی کا مشکور ہون کہ مین کل ان تینون ریاستون کے افواج کی پریڈ دیکھونگا اس بات کے کہنے مین مجکو بہت خوشی ہے کہ لفٹنٹ کرنل میلس نے جنکے سپرد کل ہندوستانی ریاستون کے افواج کا ملاحظہ کرنا ہے میرے پاس ان افواج کی جوانمردی - تربیت اور لیاقت کے قابل اطمینان حالات بھیجے ہین - جو رپورٹ کہ کرنل میلس نے حال مین گورنمنٹ ہند کے ہان بھیجی ہے اُسمین لکھاہے کہ "منتخب شدہ رجمنٹہاے پنجاب مین بہت خوبصورت اور دلیر اور نیک چلن اور شاکر اور بشاش سپاہی ہین" اور یہ سب لوگ اپنی ریاستون کی رعایا ہین اس بات کو مین بہت ضروری سمجھتا ہون اور یہ کہ یہ لوگ آپسمین محبت اور لائق ہونے کی ہمسری کرتے ہین" علاوہ برین اُنھون نے یہ بھی کہا ہے کہ "اس ملک کے سردار اور حکمران لوگ اس معاملہ مین بہت جی لگاتے ہین" پنجاب کے ریاستون کے رسالون کی ایسی عمدہ تعلیم ہوئی ہے کہ یہ رسالے مقام مرید کی کے کیولری کیمپ مین شامل کیے گئے تھے - وہان ان رسالون نے مارچ پاسٹ کا کام کیا تھا جسکو دیکھکر ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف خوش ہوے تھے - اسکے بعد انسپکٹر جنرل کیولری نے ان رسالون کا ملاحظہ کیا تھا اور رسالون کے معاملہ مین صاحب انسپکٹر جنرل موصوف سے بڑھکر اور کوئی نہین سمجھتا ہے - چنانچہ آنھون نے بھی ان رسالون کی چستی اور سپاہانہ شان اور قابل اطمینان ترقی کی بہت تعریف کی تھی - یہ بات قابل غور ہے کہ مرید کی کے کیمپ سے مارچ کرنے اور واپس آنے مین اس فوج نے نہایت قابل تحسین کام کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ اُن دیہات کے باشندون نے جنمین ہوکر یہ فوج گذری تھی ایک بھی شکایت نہین کی -

لیڈیز و جنٹلمین اسوقت مجکو خاصکر اِس معاملہ کا ذکر کرتا اسواسطے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ جو بڑی تجویز میرے پیشرو لارڈ ڈفرن نے سلطنت ہند کے حفاظتی سلسلہ مین خیرخواہ ہندوستانی شاہزادون کی افواج کو جگہ دینے کی نکالی تھی اُسکا سرکاری طور پر آغاز پٹیالہ مین ہی ہوا تھا۔ میرے بہت سے سامعین کو لارڈ ڈفرن کی وہ اسپیچ یاد ہوگی جو محتشم الیہ نے ۱۸۸۸ء مین مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی شادی پر اُس دربار مین دی تھی جو ہز ہائنس کے محل مین منعقد ہوا تھا۔ اس یادگار موقع پر لارڈ ڈفرن نے اپنی یہ منشاء ظاہر فرمائی تھی "کہ اُن راجگان سے جنکی افواج مین جرّار سپاہی موجود ہین درخواست کیجاوے کہ اپنی فوج کے ایک حصہ کو ایسے عمدہ طور پر تربیت دین کہ جسکے باعث وہ شاہی افواج کے ساتھ ساتھ میدان کارزار مین کام کرنے کے لائق ہوجاوے" لارڈ ڈفرن کی اس اسپیچ دینے کے بعد کل ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستون نے بہت سی فوج اس کام کے لیے دینے کا ارادہ کیا۔ حالانکہ اُن کل افواج کا لینا تو غیرممکن تھا لیکن مین بہت خوش ہون کہ عرصہ دو سال مین جو اسپیچ کے بعد گذرا ہے ہمنے نہایت عمدہ آغاز کیا ہے۔ آج کل تقریبًا ۶۴۰۰ سوار اور ۷۰۰۰ پیدل زیر تعلیم ہین۔ یہ سب عمدہ تربیت یافتہ اور کامل طور پر مسلح ہین اور بلحاظ دلیری اور اوصاف جنگی ہر طرح سے اِس لائق ہین کہ شاہی حفاظتی سلسلہ مین شامل کیے جاوین اور مجکو یقین ہے کہ رفتہ رفتہ کلاً یا جزءً اُن افواج کو بھی لے لینگے جو کہ ابھی تک ہمکو دی جانے کے لیے تیار ہین۔ لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ جسمین مین بہت غور اور خوض کرونگا اور جب پہلے ایک امر کا اطمینان کرلونگا تب زیادتی کی طرف توجہ کرونگا۔ مین نے اکثر سنا ہے کہ اگر ہم کسی قدر دباؤ ڈالین تو یہ تعداد جو کہ مین نے ابھی حال مین

آپ کو بتائی ہے اور جس سے پورا پورا اضافہ ہماری تعداد فوج مین ہوگیا ہے
سہل طور سے اور بھی زیادہ ہوسکتی ہے اور وہ ریاستین بھی شامل ہوسکتی ہین -
جنھون نے اس معاملہ مین ابھی تک شرکت نہین کی ہے - مین صاف صاف
کہتا ہون کہ مجکو اس شکایت سے بہت سے شکوک نہین پیدا ہوتے اور مین مقر
ہون کہ اگر گورنمنٹ پر اسبارہ مین تہمت لگائی جاوے تو ہمکو کاہلی اور سستی
سے کام کرنے کی تہمت بہ نسبت جلدی کام کرنے کی تہمت کے پسند ہے - مین نے
اس معاملہ پر خوب غور کرلیا ہے اور میری راے مین ہمکو اس قسم کی امداد ہندوستانی
ریاستون سے ہرگز نہین لینی چاہیے تاوقتیکہ ان دو اُمور کا کافی ثبوت نہ ملجاوے
اول یہ کہ اُس ریاست کے حکمران کی یہ خواہش نیک نیتی اور دلی جوش کے ساتھ
ہوکہ اپنی افواج کو ہمارے سپرد کردے اور اپنی افواج کو امپیریل گورنمنٹ
کی افواج مین شامل کرنے مین اپنا افتخار سمجھے - دوم یہ کہ اس خدمت کی وجہ سے
ریاست پر بار زیادہ نہ پڑے اور اُسکی رعایا ایسی خدمت کرنے کے لیے دل سے
بکمال خیرخواہی آمادہ ہو - سوم یہ کہ ان افواج مین وہ فوجی دلیری ہو جو ہندوستان
کی بعض اقوام مین ایسی نمایان ہے اور جسکی وجہ سے ہماری ہندوستانی فوج مین
بعض ایسے جرّار سپاہی ہین جو دنیا کے اعلےٰ ترین سپاہیون مین شمار ہوسکتے ہین
خلاصہ یہ ہے کہ اس معاملہ مین جبر نہ کیا جائے اور صرف وہ ریاستین منتخب
کیجاوین جو صرف راضی ہی نہون بلکہ جنکو اِس بات کی فکر ہو کہ ضرورت کے وقت
سلطنت ہند کی حفاظت کرنے مین شریک ہون -

تشریحاً ایک بات اور کہنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اگر ہمکو اس طریقہ پر
کام کرنا ہے تو میری راے مین یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہمکو ہر ایک ریاست
کی فوج کی یکتائی قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے - ہماری یہ خواہش ہے کہ

ان فوجون کی بابت حکمران سردارون کے درمیان ذاتی فخر اور رشک باہمی
کے خیالات پیدا ہون اور اسی وجہ سے مین نے برابر اُن درخواستون کو
نہین سُنا ہے جنمین کہ بجاے آدمیون کے روپیہ کے امداد دینے کی تجویز پیش
کی گئی ہے - خواہ کتنا ہی روپیہ ہو - ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ ہندوستانی
ریاستون سے حفاظت سلطنت کا محصول وصول کرین اور اسی وجہ سے
مین نے بہت سی عمدہ تجاویز کو نامنظور کیا ہے جو کہ وقتاً فوقتاً اس بارہ مین
پیش کی گئی ہین کہ چھوٹی چھوٹی ریاستون کے کم تعداد آدمیون کو ملا کر مرکب
کور بنائے جاوین اگر اسطور سے تھوڑے تھوڑے آدمی لے لیے جاتے تو
انکی ایک یا زیادہ بڑی فوج بنانی پڑتی اور یہ فوج کسی ایک ریاست کی جانب
سے نہوتی بلکہ چند ریاستون کی فوج کا مجموعہ ہوتا - پس اس صورت مین جدیدہ
جرار سپاہیون کا ہونا غیر ممکن ہوتا اور نہ کوئی خاص ریاست اپنی فوج پر
نازان ہوسکتی - لہذا مین امید کرتا ہون کہ آپ میرے ساتھ اس بات مین اتفاق
کرینگے کہ اگرچہ ان درخواستون کے پیش کرنے والے سزاوار تعریف ہین
لیکن یہ درخواستین اُن اصولون کے بالکل خلاف تھین جنکی تشریح مین نے ابھی حال
مین کی ہے اور یہ کہ انکا نامنظور کرنا بجا تھا -

اس اسکیم کا اصلی مطلب تو یہ ہے کہ جو ریاستین اسمین شامل کیجاوین انکا
انتخاب نہایت ہوشیاری کے ساتھ ہو اور ہر ایک ریاست اپنی علیحدہ فوج
دے سکے - اِس فوج کے سپاہی اُس ریاست کی رعایا ہون اور افسر لوگ
اُس ریاست کے شرفا ہون اور اُسی ریاست کی فلاح اس فوج کے حتی الامکان
مدنظر رہے اور جبکہ امن وامان ہو اور زمانہ لڑائی کا نہو تو یہ فوج بالکل اپنی
ریاست کے زیر اہتمام رہے - چنانچہ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس

عظیم اور اہم معاملہ مین سب سے اول ریاست پٹیالہ نے شرکت کی جیسا کہ
مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنی اسپیچ مین آج صبح فرمایا تھا برٹش افواج اور
افواج ریاست پٹیالہ کا باہم ساتھی ہونا کوئی جدید بات نہین ہے۔ عرصہ
۷۵ سال کا منقضی ہوا کہ ان دونون فوجون نے جنگ نیپال مین ساتھ ساتھ
لڑائی لڑی تھی۔ اسکے بعد غدر کے زمانہ مین مہاراجہ صاحب حال کے دادا
مہاراجہ نرندر سنگھ صاحب بہادر نے اور پٹیالہ کی کنٹنجنٹ فوج نے وہ عمدہ
خدمات انجام دیے ہین جو کہ ہمکو ابتک بخوبی یاد ہین اور اب حال مین جنگ
افغانستان مین پٹیالہ کی فوج نے برٹش فوج کے ساتھ بہت نیکنامی کے
ساتھ کام کیا تھا۔ مجکو یقین ہے کہ جو فوج مین کل دیکھونگا وہ ضرورت کے
وقت ان معزز روایات کا نام نہ ڈوبنے دیگی۔

لیڈیز و جنٹلمین ۔ مین آپ کو اتنے عرصہ تک ٹھہرانے کی معافی چاہتا ہون
بیٹھنے سے قبل مجکو یہ بات اور کہنی باقی ہے کہ آپ لوگ میرے ساتھ ساتھ
مہاراجہ صاحب کی ہلتھ کا جام نوش فرما دین ۔ مجکو یقین ہے کہ ہر ایک
لیڈی اور جنٹلمین جو اس دسترخوان پر بیٹھے ہین میرے ساتھ ساتھ دعا مانگینگے
کہ مہاراجہ صاحب کی عمر دراز ہو اور خوش رہین اور امید کرینگے کہ اُس مفید
کام کے جاری رکھنے کے لیے جو اُنھون نے شروع کر دیا ہے مہاراجہ صاحب
سالہا سال تک زندہ رہین ۔ گورنمنٹ آف انڈیا کی دوستی اور امداد کی
جانب سے مہاراجہ صاحب مطمئن رہین اور مین امید کرتا ہون کہ صرف
اپنے عہد قیام ہند مین نہین بلکہ اس ملک سے چلے جانے کے
بہت دنون بعد تک بہ کمال خوشی مین دور سے اس حکمرانی کو دیکھتا رہونگا
جسکا آج بہ ساعت سعید آغاز ہوا ہے اور یہ معلوم کر کے خوش ہونگا

کہ مہاراجہ صاحب اپنی سرکاری اور خانگی برتاوے اپنی فراست اور عدل اور دیانت داری کی شہرت قائم کرینگی اور اُس پیمان مودت کے استحکام کی کوشش کر رہے ہین جو مابین ریاست پٹیالہ اور سلطنت برٹش ہے۔

لیڈیز و جنٹلمین - ہز ہائنس مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی تندرستی کا جام نوش کیجیے۔

نمبر ۵۰

نمبر ۵۲

اسپیچ بوقت پریڈ افواج بنا بر خدمات شاہی بمقام پٹیالہ

۲۴- اکتوبر ۱۹۰۶ء

۲۴- اکتوبر کی صبح کو حضور وایسرائے نے افواج ریاستہائے پٹیالہ و جھیند و نابھہ کی پریڈ ملاحظہ فرمائی- یہ افواج مقام کھیری کا کبلار پر جو پٹیالہ کے کیمپ سے قریب ۳ میل کے فاصلہ پر تھا آراستہ کی گئی تھین- مہاراجہ صاحب مع حضور وایسرائے و لفٹنٹ گورنر اور اپنے اپنے اسٹاف کے سوار ہوکر پریڈ پر پہونچے- ان سب کا استقبال کرنل میلس نے جو افواج بنا بر خدمات شاہی ہندوستان کے انسپکٹر جنرل ہین اور دیگر افسران ماتحت متعینہ صوبہ پنجاب نے کیا- ان افسرون مین صاحبان ذیل تھے- کپتان بلائتھ (۱۰ بنگال لینسرس) کپتان ہوگ (۱۴ سکھ) اور لفٹنٹ ہیرس (۱۱ بنگال انفیٹری) کل افواج کی تعداد حسب تفصیل ذیل تھی- اول پٹیالہ لینسرس ۴۰۰ جھیند لینسرس ۱۱۳- نابھہ لینسرس ۱۰۸- اول پٹیالہ انفیٹری ۸۲۴- اول جھیند انفیٹری ۴۷۹- اول نابھہ انفیٹری ۴۹۲- کل مجموعی تعداد ۲۴۱۶ کس تھی- فوج نے قطار باندھکر حضور وایسرائے کو اوپن آرڈر مین شاہی سلامی دی- حضور وایسرائے مع لفٹنٹ گورنر و مہاراجہ صاحب و کرنل میلس و اسٹاف بحفاظت ایک ترپ ۱۰- بنگال لینسرس کے آہستہ آہستہ گاڑی مین سوار ہوکر فوج کی قطار کے برابر چلے اور باری باری سے ہر ایک رجمنٹ کا ملاحظہ کرتے گئے- اسکے بعد حضور وایسرائے سلامی کے جھنڈے کے قریب کھڑے ہوگئے

اور مارچ پاسٹ شروع ہوا - اسکے بعد فوج نے چہارم کالم کی لائن بنائی اور ریویو کے آرڈر مین آگے بڑھے اور شاہی سلامی دی - اسکے بعد حضور والیسرائے نے کرنل میلس سے مخاطب ہو کر یون فرمایا -

کرنل میلس - یہان سے روانہ ہونے کے قبل مین اُس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہون جو مجکو اِس عمدہ فوج کی پریٹ دیکھکر حاصل ہوئی ہے جو ریورٹین کہ حال مین آپ نے گورنمنٹ آف انڈیا کے ہان بھیجی ہین اُنسے مجکو کوئی شبہہ باقی نہین رہا کہ ان تینون ریاستون کی افواج نے آپکی نگرانی کے عہد مین نہایت عمدہ ترقی کی ہے اور انکی لیاقت تربیت اور سامان ہر ایک طرح سے قابل تحسین ہین - مین بچشم خود یہ بات دیکھکر بہت خوش ہوا کہ آپ نے اور آپ کے ماتحت افسرون نے اس قلیل زمانہ مین اِس معاملہ مین کیسی کامیابی حاصل کی ہے اور جیسا کہ آپ نے اپنی رپورٹ ہاے مذکورۂ بالا مین تسلیم کیا ہے جو کامیابی کہ پٹیالہ کی فوج کے بارہ مین حاصل ہوئی ہے وہ سب اُس ذاتی دلچسپی کے باعث ہوئی ہے جو مہاراجہ صاحب بہادر نے اِس معاملہ کے ساتھ ظاہر کی ہے ورنہ بدون مدد مہاراجہ صاحب موصوف کے یہ بات غیر ممکن تھی - اگر آپ میرے اِس اظہار رضامندی کو براہ مہربانی مختلف رجمنٹون کے احکام مین تشہیر کرا دینگے مین آپ کا نہایت ممنون ہونگا -

کرنل میلس نے جواب مین تقریر ذیل کی -

یور اکسیلنسی - یور آنر - جو قدردانی حضور انور نے ان افواج کی کی ہے اُسکا شکریہ منجانب افسران و افسران غیر متعہد و سپاہیان افواج ریاستہاے پٹیالہ و جیند و نابھہ بکمال ادب ادا کرتا ہون - ابھی ان لوگونکو

بہت کچھ سیکھنا باقی ہے کیونکہ یہ لوگ ابھی تک اُس منزل مقصود کی
نصف راہ کے مرحلہ پر پہونچے ہین جہانکہ ہمکو پہونچنا ہے - جو کچھ کامیابی
ابتک حاصل ہوئی ہے وہ سپاہیون کی جنگی دلیری اور بشاش قناعت کی
اور افسران متعہد وغیر متعہد کی دلی آرزو کام سیکھنے کی اور مہاراجہ صاحب
بہادر پٹیالہ اور راجہ صاحب نابھہ اور کونسل انتظام ریاست جیند کی
متواتر اور چست امداد اور اُس دلچسپی کے باعث ہوئی ہے جو راجہ صاحبان
موصوف اپنی رعایا کے ساتھ رکھتے ہین - مین عرصہ دو سال سے ان افواج
کے ساتھ ہون اور مجکو یقین کامل ہے کہ اگر کوئی ایسا روز آویگا جسکو تمام
ہندوستان متفق ہوکر اپنی سرحد کی حفاظت کے لیے شمشیر برہنہ کرے تو
پنجاب کے راجگان کی افواج اپنا اور اپنے آقاؤن کا نام روشن کردینگی
اور تاریخ شاہی ہندوستان مین نام پیدا کرینگی جو الفاظ حضور نے
قدردانی کے فرمائے ہین اُنکا ترجمہ ہرایک کو، ترکو سنا دیا جاویگا -

نمبر ۵۳
اسپیچ بوقت رونق افروزی بمقام ریاست نابھہ
۲۴-اکتوبر ۱۹۰۸ع

بتاریخ ۲۴-اکتوبر حضور وایسرائے پٹیالہ سے روانہ ہوکر بہمراہی جناب لفٹننٹ گورنر نابھہ مین رونق افروز ہوے- اسٹیشن ریلوے پر جناب محتشم الیہ کا استقبال راجہ صاحب نے مع اپنے افسران کے کیا- یہان سے جناب محتشم الیہ اپنے لشکر کو جو نہایت خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھ اسٹیشن ریلوے سے کچھ فاصلہ پر نصب تھا تشریف لیگئے- شام کو حسب رواج معمولی ملاقات باہمی ہوئی اور جناب محتشم الیہ نے چند مقامات دلچسپ ملاحظہ فرمائے- رات کے ۸ بجے راجہ صاحب نابھہ نے حضور وایسرائے اور لفٹننٹ گورنر او راسٹاف کی اپنے قلعہ مین دعوت کی- بعد دعوت کے راجہ صاحب تشریف لائے اور حضور وایسرائے اور لفٹننٹ گورنر کے درمیان تشریف فرما ہوے- حضور وایسرائے نے بعد جام تندرستی جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا نوش کرنے کے راجہ صاحب کی تندرستی کا جام نوش کرنے کے وقت یون ارشاد فرمایا-

یور آنرز و جنٹلمین- مین اِس غرض سے کھڑا ہوا ہون کہ آپ صاحبون سے ہز ہائنس راجہ صاحب نابھہ کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی درخواست کرون- اول تو مین راجہ صاحب موصوف کا شکریہ اس بات کا ادا کرتا ہون اور مجھکو یقین ہے کہ آپ کی جانب سے بھی مین شکریہ ادا کرسکتا ہون کہ حالانکہ

ہمارا قیام یہان بہت تھوڑی دیر کے لیے ہے لیکن راجہ صاحب موصوف نے بکمال فیاضی ہماری مہمانداری کی ہے اور ہماری آسائش کے لیے ہر قسم کا نفیس انتظام کیا ہے - حالانکہ میرا قیام اس ریاست مین بہت تھوڑا ہوگا لیکن مجکو امید ہے کہ راجہ صاحب اسکو گورنمنٹ آف انڈیا کے اخلاص اور اعتبار کا ثبوت خیال فرماوینگے - گورنمنٹ آف انڈیا راجہ صاحب موصوف کو اپنا ثابت قدم دوست اور رفیق خیال کرتی ہے - جو تمغہ کہ ستارۂ ہند کے خطاب کا آپ نے پایا ہے اُسکے آپ واقعی سزاوار ہین - ریاست نابھہ نے اپنی خیرخواہی کا ثبوت چند مرتبہ کیا ہے - ایام غدر مین اُسوقت کے راجہ صاحب نے ہمکو بہت امداد دی اور عمدہ خدمات انجام دین - اور جنگ افغانستان کے زمانہ مین جن سات ریاستون نے اپنی افواج دی تھین اُنمین سے ایک یہ ریاست بھی تھی حال مین بھی راجہ صاحب نے اپنی فوج کے ایک حصہ کی خاص طور پر تعلیم اس غرض سے کرائی ہے کہ یہ حصہ ضرورت کے وقت جنابہ ملکہ معظمہ کی افواج کے ساتھ ساتھ میدان جنگ مین کام کرنے کے لائق ہو جاوے - آج صبح مین نے ان افواج کی پریڈ دیکھی تھی - یہ بات مجکو کرنل میلیس کی تحریر سے پہلے ہی معلوم ہوگئی تھی کہ ان افواج نے بہت ترقی کی ہے اور یہ سب جنگی دلیری ظاہر کرتے ہین اور آپ بھی اس معاملہ مین خوب دل لگاتے ہین - مین یقین کرتا ہون کہ اگر راجہ صاحب آج صبح ان افواج کی پریڈ ملاحظہ فرماتے تو نہایت محظوظ ہوتے۔

آخر مین مین اُس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہون جو آپ سے ذاتی ملاقات کرنے سے مجکو حاصل ہوئی ہے - گذشتہ سال مین بوجہ علالت طبع کے مجسے نہ مل سکے اسکا مجکو بھی بہت افسوس رہا - امسال آپ بکمال مہربانی مجسے ملاقات کرنے کی غرض سے شملہ تشریف لیگئے اور اب آپ نے اپنی دارالخلافہ مین میرا استقبال نہایت

مہمان نوازی کے ساتھ کیا ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین آپ کی دوستی کی بہت قدر کرتا ہون اور مجکو امید ہے کہ یہ دوستی برابر قائم رہے۔ اب مین آپ کی تندرستی اور سرسبزی کا جام نوش کرتا ہون۔ (سب لوگون نے یہ جام نہایت دلی جوش کے ساتھ نوش کیا۔ اسکے بعد مسٹر فنلیتا نے حضور والیسراے کی اسپیچ کا ترجمہ راجہ صاحب کو سنایا۔ راجہ صاحب کھڑے ہوے اور بند مختصر اور چیدہ الفاظ مین یون فرمایا "مجکو حضور والیسراے کے قدم رنجہ فرمانے کے باعث آج بہت انبساط اور افتخار حاصل ہوا ہے۔ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے عہد معدلت مہد مین مجکو اپنی خواہش سے زیادہ آزادی اور امن حاصل ہے۔ میری ہمیشہ یہی تمنا رہی ہے کہ حتے الامکان برٹش گورنمنٹ کی خدمت دل سے کرون۔ تمام ہندوستانی ریاستون کے لیے برٹش سلطنت برکات کا ذریعہ ہے اور میرے خاندان پہلکی کے ساتھ تو مخصوص مراعات بیغایات کی گئی ہین۔ میری دلی دعا یہ ہے کہ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا اور شاہی خاندان ہمیشہ خوش و خرم رہے۔ حضور والیسراے کا مین بہت ممنون ہون کہ ایسے تلطف آمیز الفاظ مین میری تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی۔

(اسکے بعد سب لوگ چھت پر چلے گئے اور وہان آتشبازی دیکھی۔ شہر اور اسٹیشن کا راستہ خوب روشن کیا گیا تھا۔ حضور والیسراے کی اسپشل ٹرین آدھی رات کو روانہ ہوئی۔ اسٹیشن تک راجہ صاحب اور لفٹنٹ گورنر جناب محتشم الیہ کے ساتھ گئے تھے۔ وہان سر جیمس لائل جناب محتشم الیہ سے رخصت ہوے۔

نمبر ۵۴
اسپیچ بوقت رونق افروزی بمقام الور
۲۵-اکتوبر ۱۹۰۵ء

بتاریخ ۲۵-اکتوبر بوقت ۵ بجے شام کے حضور وایسرائے بمقام الور رونق افروز ہوئے-جناب محتشم الیہ کا استقبال اسٹیشن ریلوے پر مہاراجہ صاحب وکرنل ٹریور وکرنل میور ودیگر اعلے عہدہ داران ریاست نے کیا-مہاراجہ صاحب کی فوج خداداد شاہی کا ایک گارد موجود تھا-اور مہاراجہ صاحب کے توپخانہ سے سلامی دیگئی-حضور وایسرائے مع مہاراجہ صاحب بہادر کے بن بلاس محل کو تشریف لے گئے اور وہان قیام فرمایا-شام کو حسب دستور حضور وایسرائے اور مہاراجہ صاحب بہادر کے درمیان باہمی ملاقاتین ہوئین اسکے بعد مہاراجہ صاحب نے شہر کے محل مین حضور وایسرائے کی دعوت کی-بعد ختم ہونے دعوت کے مہاراجہ صاحب تشریف لائے اور حضور وایسرائے کے برابر بیٹھ گئے-سب سے اول جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی تندرستی کا جام نوش کیا گیا اسوقت مہاراجہ صاحب نے یہ فرمایا کہ مجھسے زیادہ خیرخواہ سرکار کوئی ہندوستانی والی ملک نہین ہے اور میری دلی خواہش یہ ہے کہ اپنی خیرخواہی کا اظہار اسطرح کرون کہ خود اپنی افواج کو سلطنت ہند کے بچانے کے لیے میدان کارزار مین لیجاکر شامل جنگ ہون-مین اپنے مہمانون سے درخواست کرتا ہون کہ میرے ساتھ جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے اور خاندان شاہی کے درازی عمر-تندرستی اور سرسبزی کی دعا مانگین-جن الفاظ مین کہ مہاراجہ صاحب نے حضور وایسرائے کی تندرستی کا

جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی تھین وہ درج ذیل ہین۔
مین اُس بے انتہا خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہون جو مجکو آج جنابہ ملکہ معظمہ کے قائم مقام کے ریاست مین قدم رنجہ فرمانے سے حاصل ہوئی ہے مجکو افسوس صرف اِس بات کا ہے کہ ہز اکسیلنسی کے ساتھ جنابہ لیڈی لینسڈون صاحبہ تشریف نہین لائین۔ مین امید کرتا ہون کہ آیندہ کسی وقت پر حضور وایسرائے مع لیڈی صاحبہ موصوفہ کے الور مین پھر تشریف لائینگے اور زیادہ عرصہ تک قیام فرماوینگے۔ مجکو امید ہے کہ ہز اکسیلنسی الور کے حالات اور مخصوص افواج بنا بر خدمات شاہی دیکھکر خوش ہونگے۔ مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ لارڈ اور لیڈی لینسڈون کی تندرستی کا جام نوش فرمایئے۔ اور دعا مانگتا ہون کہ لارڈ صاحب موصوف کو اپنی مدت عہدہ مین کامیابی حاصل ہو۔ (حضور وایسرائے نے اسکے جواب مین یون ارشاد فرمایا۔
یور ہائنس۔ کرنل ٹرلور۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ جن تلطف آمیز الفاظ مین آپنے میرا ریاست الور مین خیر مقدم کیا ہے اور میری آمد کا ذکر کیا ہے اُنکی بابت آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ مجکو بھی اس بات کا افسوس ہے کہ لیڈی لینسڈون میرے ساتھ نہ آسکین۔ اُنکو راجپوتانہ مین دورہ کرنے کی امید تھی لیکن ایک اشد ضروری کام کی وجہ سے اُنکو چند ماہ کے لیے ولایت جانا پڑا اسلیے میرے ساتھ نہ آسکین مہاراجہ صاحب اپنی جانب سے تو مین کہتا ہون کہ مجکو یہان آکر آپ کا مہمان ہونے مین نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ میرے ہندوستان مین آنے کے بعد یہ میرا دوسرا دورہ ہے پہلے دورہ مین تو مجکو اُن حفاظتی کامون کے دیکھنے کی فکر تھی جو ہندوستان کو بیرونی حملہ جات سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایجاد ہوچکے تھے یا زیر تعمیر تھے۔ لیکن دوسرے دورہ کا ابتدائی حصہ اس کام مین صرف کرنا چاہتا ہون کہ اُن عظیم راجپوت ریاستون مین سے بعض کے حالات سے

واقفیت حاصل کرون جنھون نے کہ اس ملک کی تاریخ مین ایسا نام کیا ہے اور جنکو ہمارا صرف زیادہ دلچسپ ہی نہین بلکہ سب سے زیادہ خیرخواہ حصص برٹش ہند خیال کرنا بجا ہے۔

مین بکمال خوشی آپ کے دارالخلافت مین آپ کو اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ صرف مین ہی آپ کا ذاتی لحاظ نہین کرتا ہون بلکہ گورنمنٹ ہند آپ کی دوست ہے اور آپ سے رضامند ہے۔ آپ نے یہ ظاہر کر دکھایا ہے کہ آپ جفاکش اور لائق حکمران ہین اور آپ کی ریاست کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا انتظام نہایت ہوشیاری سے ہوا ہے۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اپنی رعایا کی تعلیم مین بہت دلچسپی ظاہر کی ہے اور واقعی آپ سے ایسی دلچسپی کی توقع ہوسکتی تھی۔ کیونکہ اجمیر کے میو کالج مین جسکو مین عنقریب ملاحظہ کرنے والا ہون سب سے اول آپ ہی داخل ہوے تھے۔ آپ نے اسپتالون کو فیاضانہ امداد دی ہے اور آپ نے اُس معاملہ کو جسکا آغاز لیڈی ڈفرن صاحبہ نے کیا تھا اور جو کہ اُنکے نام سے موسوم ہے خاصکر بکمال دریادلی تقویت دی ہے۔ آپ کی عادت ہے کہ اکثر آزادانہ طور پر اپنی ریاست کے مختلف حصص کو آپ تشریف لیجاتے ہین اور وہان جاکر خود کاشتکاران کی حالت اور حاجات کو ملاحظہ کرآتے ہین۔ اور اس بات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ آپ نے اپنی فوج کے ایک حصہ کو اعلیٰ درجہ کی فوجی قواعد اور تربیت سکھائی ہے تاکہ بوقت ضرورت یہ حصہ آپ کی فوج کا ہماری فوج کے ساتھ ساتھ لڑائی مین کام کرنے کے لائق ہوجاے۔ کچھ حصہ اس سپاہ کا مین سرسری طور سے دیکھ چکا ہون اور الور سے روانہ ہونے کے قبل مین اس کل سپاہ کی پریڈ دیکھنے کی امید کرتا ہون۔ اس معاملہ کی کامیابی کے لیے دو اُمور نہایت ضروری ہین۔ اول یہ کہ خود سپاہ مین جنگی دلیری اور اوصاف ہون چنانچہ یہ اوصاف

آپ کی رعایا مین موجود ہین - دوم یہ کہ خود والی ملک اس معاملہ مین دل لگاتا ہو اور مدد دیتا ہو - چنانچہ یہ امر بھی نہایت خوشی کا ہے کہ دوسری شرط کی پابندی بھی آپ کے ہان نہایت ہی عمدہ طور پر ہوتی ہے -

مین خیال کرتا ہون کہ یہ بات درست ہے کہ ہندوستان کے والیان ملک مین سے اول آپ ہی نے اپنی فوج کو خاص تعلیم اس غرض سے دلائی تھی کہ وہ شاہی خدمات انجام دینے کے قابل ہو جاوے - اور اُس اسکیم کے شائع ہونے سے قبل جو لارڈ ڈفرن نے دو سال ہوے جب پیش کی تھی آپ کی کچھ چیدہ جرار سپاہ ایک برٹش افسر کی نگرانی مین اس غرض سے تعلیم پاتی تھی کہ اُسکی خدمات گورنمنٹ جنابہ ملکہ معظمہ کے سپرد کر دیجاوین لہذا ریاست الور کا یہ دعوے کرنا بجا ہے کہ وہ سب سے اول میدان جنگ مین آموجود ہوے آپ خود بھی تو سرکاری فوج مین عہدہ کرنل پر ممتاز ہین الور سے روانہ ہونے کے قبل مین امید کرتا ہون کہ آپ کو اپنی فوج کا کمانڈ لیتے ہوے دیکھون - آپ کی یہ آرزو ہے کہ سپہ گری کی جانب والیان ریاست الور کی ہمیشہ تحریک طبعی رہے اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ آپ کا صاحبزادہ جسکی عمر صرف ۱۰ سال کی ہے کیڈٹ کور کا رسالدار ہے اور آیندہ دوشنبہ کو پریڈ مین اپنے رسالہ کے ساتھ شریک ہوگا

یہ سنکر مین بہت خوش ہوا کہ آپ کو صرف اپنے رجمنٹ کی لیاقت بڑھانے کی ہی فکر نہین ہے بلکہ سپاہیون کی آسائش و آرام کی بھی فکر ہے - مین نے سنا ہے کہ رنگروٹون کو بھرتی کرنے سے قبل آپ خود ملاحظہ کر لیتے ہین اور کرنل میلس کی تحریر سے مجکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کی اس کوشش و فکر کا یہ نتیجہ پیدا ہوا ہے کہ تمام فوج کے لوگ شاکر اور خوش ہین - اسمین شک نہین کہ جو ۶ لاکھ کے قریب روپیہ آپ نے عمدہ بارکون کے بنوانے مین صرف کیا ہے اُس سے یہ مقصد

حاصل ہوجاویگا -

اے صاحبو مین اب ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کرتا ہون اور مجکو یقین کامل ہے کہ تمام حضار کی بہی ولی امید ہوگی کہ جو سخت علالت کہ مہاراجہ صاحب نے حال مین پائی ہے اُس سے آپکو صحت کامل حاصل ہوگئی ہے اور ملکہ معظمہ کی اسٹریلیا کی عملداری سے مہاراجہ صاحب صرف تندرست ہوکر ہی واپس نہین آئے ہین بلکہ وہان آپ کو اُس سلطنت کی عظمت دیکھنے کا موقع بھی ملا ہوگا جسکی ریاست الور کے ایک حصّہ ہونے پر مہاراجہ صاحب نازان ہن - لیڈیز و جنٹلمین مین مہاراجہ صاحب بہادر کی تندرستی کا جام نوش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ مہاراجہ صاحب کی عمر دراز ہو تاکہ آپ اُن کارہاے رفاہ عام کو جاری رکھین جنکا آغاز ہوچکا ہے -

یہ ٹوسٹ سب لوگون نے نہایت جوش کے ساتھ نوش کیا اور مہاراجہ صاحب نے چند الفاظ مین شکریہ ادا کیا - اسکے بعد حضور وایسراے مع دیگر مہمانون کے اُن نادر اسلحہ - کتب - اور قلمی نوشتہ جات و عجائبات کے دیکھنے کے واسطے کھڑے ہوے جو برابر کے کمرہ مین آراستہ تھے - بعد ازان کُل پارٹی محل کی چھت پر گئی اور وہان سے شہر کی روشنی اور آتشبازی دیکھی -

الور مین ہز اکسیلنسی کی پارٹی مین اصحاب ذیل اور شامل ہوگئے تھے -

کرنل جی ایچ ٹریور اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ - لفٹنٹ کرنل جی ایف ایل مارشل سکرٹری اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و سنٹرل انڈیا صیغۂ تعمیرات - اور لفٹنٹ کے ڈی ارسکن - فرسٹ اسسٹنٹ اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ -

نمبر ۵۵

اسپیچ بوقت ملاحظہ افواج بنا بر خدمات شاہی بمقام الور

۲۷- اکتوبر ۱۹۰۹ء

۲۷- اکتوبر ۱۹۰۹ء کو حضور وایسرائے نے افواج بنا بر خدمات شاہی مقام الور کا ملاحظہ فرمایا- لارڈ لیمنسڈون مع کرنل ٹریور و کرنل میور و اسٹاف و ایک صاحبزادہ مہاراجہ صاحب کے جنکی عمر دس سال کی تھی اور جو ایک رسالہ کے رسالدار تھے پریڈ پر تشریف لیگئے- پریڈ پر مہاراجہ صاحب بہادر نے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا- فوج کا کمانڈ خود مہاراجہ صاحب بہادر کے پاس تھا- اس فوج مین ۴ دستے بھالہ بردارون کے تھے اور ۸۲۰ پیدل تھے- بعد ملاحظہ فوج کے جناب محتشم الیہ نے مہاراجہ صاحب بہادر سے یون خطاب کیا-

مہاراجہ صاحب- یہان سے روانہ ہونے کے قبل مین اُس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہون جو مجکو ریاست الور کی افواج بنا بر خدمت شاہی کے پریڈ پر ملاحظہ کرنے سے حاصل ہوئی ہے- مین آپ کو آفرین دیتا ہون کہ اِس فوج کی چُستی اور چالاکی حیرت انگیز ہے- اور اسنے وہ قواعد جو مین نے ابھی حال مین دیکھی ہے نہایت عمدگی اور درستی کے ساتھ کی ہے-

مجکو ان لوگون کا سامان جنگی دیکھکر بہت حیرت ہوئی ہے- یہ سامان ایسا نہین ہے کہ صرف پریڈ کی قواعد کے لیے ہی کافی ہو بلکہ یہ سامان میدان جنگ کے لیے بھی کافی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ سامان اِن

لوگون کو اسی خیال سے دیا گیا ہے مین اِن گھوڑون کی شکل وشباہت
وغیرہ دیکھکر بہت خوش ہوا ہون - مہاراجہ صاحب مین آپ کا نہایت ممنون
ہونگا اگر آپ براہ مہربانی یہ حکم لکھا دینگے کہ مین آج اِن لوگون کی قواعد دیکھکر
بہت خوش ہوا - یہ کہکر ختم کلام کرتا ہون کہ اس فوج کو آج اس امر کا بہت
بڑا فخر ہوا ہوگا کہ آپ نے خود اس سے قواعد لی ہے -

نمبر ۵۶
اسپیچ بجواب اڈریس مینونسپلٹی اجمیر
۲۸- اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ع

حضور وایسرائے مع کرنل ٹرپور کے اجمیر مین بوقت ۸ بجے صبح کے بتاریخ ۲۸- اکتوبر رونق افروز ہوئے- اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر والیان ریاست بوندی و بیکانیر و کوٹہ و کشن گڈھ و ٹونک و کھتری اور بہت سے استمراردار موجود تھے- جناب محتشم الیہ کا استقبال کرنل بدلف کمشنر اجمیر نے کیا- حضور وایسرائے نے اول والنٹریون کا گارڈ آف آنر کا ملاحظہ کیا- بعد ازان والیان ملک جناب محتشم الیہ کے روبرو پیش کیے گئے- اجمیر کی مینونسپلٹی کے ممبر لوگ برابر کے کمرہ مین جمع تھے- وہان چیرمین کرنل لوک نے جناب محتشم الیہ کو اڈریس پیش کیا- اڈریس کے جواب مین حضور وایسرائے نے یون ارشاد فرمایا-

مسٹر چیرمین و ممبران مینونسپل کونسل اجمیر- جسطرح پر کہ آپ نے راجپوتانہ کے سابق دارالخلافت مین میرا خیر مقدم کیا ہے- اسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون اور جو اظہار خیر خواہی و محبت وجود تخت جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا آپ نے اپنے اڈریس کے آغاز مین کیا ہے اسکو سنکر مین بہت خوش ہوا-

بدریافت اس امر کے مین بہت خوش ہوا کہ آپ اختیارات لوکل سلف گورنمنٹ کی جو آپ کو عرصہ ۶ سال کا ہوا جب تفویض کیے گئے تھے بہت قدر کرتے ہین- اور واقعی یہ اختیارات قابل قدر ہین- اور یہ کہ آپ کی مینونسپلٹی ۸۰

نے اُسوقت سے بہت سے اصلاحات نافذ کیے ہین جنکے باعث یہان کی رعایا
کو آسائش اور امن ملا ہے ۔ آپ کا یہ کہنا بجا ہے کہ سب سے زیادہ ضروری وہ
معاملات ہین جو تندرستی عام سے متعلق ہون اور انین بھی سب سے زیادہ
ضروری وہ تدابیر ہین جو صاف پانی کی بہم رسانی کی غرض سے عمل مین لائی جاوین
حال کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ صاف پانی کا بہم پہونچانا ایسا ضروری
ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جاوے تو جتنی وبائی بیماریان گہ وقتاً فوقتاً پھیلتی ہین اور
ملک مین تباہی برپا کردیتی ہین وہ سب پیدا ہوجاوین ۔
مین امید کرتا ہون کہ جو ذکر آپ نے لوکل سلف گورنمنٹ کے بارہ مین
کیا ہے اُس سے مین یہ مراد لون کہ آپ اس امر سے بخوبی واقف ہین کہ یہ رعایت
(آپ کا اسکو رعایت کہنا بجا ہے) جن لوگون کو عطا کی جاتی ہے اُنکے صرف
حقوق ہی وسعت نہین پاجاتے ہین بلکہ اُنکی ذمہ داری بھی بہت بڑھ جاتی ہے
جسطور پر کہ اس ذمہ داری کی انجام دہی اُن بڑے بڑے شہرون مین ہو رہی
ہے جہانکہ یہ طریقہ بطور آزمائش جاری کیا گیا ہے اُسکو گورنمنٹ ہند
نہایت غور کے ساتھ دیکھ رہی ہے اور دیکھتی رہیگی ۔ گورنمنٹ اس میونسپلٹی
اور دیگر میونسپلٹیون کو مشکلات کے رفع کرنے مین وہ امداد اور تقویت دینے
کے لیے آمادہ ہے جو جائز طور پر دی جا سکتی ہے ۔ لیکن یہ امداد صرف اُنھین
میونسپلٹیون کو دیجاویگی جو اس امداد کے لائق ہونگی اور مین امید کرتا ہون
کہ شہر اجمیر مین جہانکہ بقدر دولت برٹش گورنمنٹ کی پناہ اور اعانت سے
ایک خاص طریقہ پر فراہم ہوئی ہے اور جو شہر کہ ریاستہاے دیسی سے ملا
ہوا ہے اور تعلقات رکھتا ہے آپکے سربرآوردہ اور متمول شہر والے کارِ
میونسپلٹی کو سرگرمی سے انجام دیکر اور تمام تجاویز رفاہ عام مین فیاضانہ مدد

ویکر یہ ثابت کر دکھائینگے کہ جو جوابدہی اس معاملہ مین اُنپر ہے اُس سے وہ لوگ بخوبی واقف ہین۔

مجکو معلوم ہوا ہے کہ آپ کے شہر اور اُسکے گرد نواح کے انتظام حفظان صحت مین ابھی آپ کی پوری توجہ درکار ہے اور مجکو امید ہے کہ جو انتظام بالفعل آپ نے بہم رسانی آب کا اسطور پر کیا ہے کہ انا ساگر جھیل سے بذریعہ نمپون کے پانی لایا جاے اِس سے بھی بہتر کوئی اور انتظام کر کے آپ اُن مشکلات کو رفع کر سکینگے جو اس معاملہ مین آپ کو درپیش ہین۔ ہندوستان کی جدید مینونسپلٹیان یہ بات کہ سکتی ہین کہ اُنسے ابتدا مین بہت سے کامون کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ لیکن مجکو یقین ہے کہ آپ میری اس نصیحت کو بطور ایک صادق دوست مینونسپل گورنمنٹ کی نصیحت کے خیال کرینگے کہ ہر ایک مینونسپل کمشنر اجمیر کو ان مینونسپلٹیون کی لیاقت قائم رکھنے اور اُن مینونسپل قوانین کی پابندی کرانے مین جنکا وہ محافظ قرار دیا گیا ہے ذاتی اور عملی دلچسپی ظاہر کرنی چاہیے۔ یہ آپ کی خوش نصیبی ہے کہ آپ کو ریلوے اسٹاف کے افسرون سے مدد ملتی ہے۔ اور واقعی ان افسروان پر اعتماد ہو سکتا ہے کہ انکی دانائی اور سرگرمی سے آپ کو اپنے کام مین بہت مدد ملیگی۔ علاوہ برین بہت سے یورپین اور ہندوستانی سرکاری افسر لوگ ایسے لائق ہین جنکی امداد کا آپکو بھروسہ ہے۔ اور یہ امر نہایت خوش نصیبی کا ہے کہ آپ کو ریورنڈ ڈاکٹر ہسنڈ جیسا حیر مین ملا۔ مجکو یاد ہے کہ میرے ہندوستان مین آنے کے تھوڑے ہی دن بعد کرنل والٹر نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی بیش بہا خدمات کی جانب میری توجہ دلائی تھی۔ مجکو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ہسنڈ رخصت پر تشریف لیگئے ہین اور اُنکے بجاے کرنل لوک کام کرتے ہین۔ یہ بھی بلاشک ڈاکٹر صاحب جیسے

لائق چیرمین نکلینگے - جب آپ کے پاس ایسے سامان موجود ہین تو آیندہ کامیابی حاصل کرنے اور اجمیر مینونسپلٹی کو اور لوکل گورنمنٹون کے واسطے نمونہ بنانے مین آپ کو کچھ وقت نہ پیش آویگی - مین امید کرتا ہون کہ آپ ضرور یہ نتیجہ حاصل کرینگے - اور یہ کہ آپ کل بار بے عذر لوگون پر جیسے کہ آپ کے سابق کے اور حال کے چیرمین ہین نہ ڈال دینگے اور یہ کہ جن معاملات پر آپ کونسل مین اور کمیٹی مین غور کرینگے اُمنسے آپ لوگ یہ ثابت کر دینگے کہ آپ عقیل اور کارکن ہین اور محض فضول مباحثون مین وقت ضائع کرنے کے خلاف ہین -

اے صاحبو آپ اطمینان رکھین کہ مین آپ کے ساتھ دلی ہمدردی رکھتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اپنے اہم فرائض کو اسطرح سے انجام دینگے کہ جسکی باعث اس شہر کے لوگ آپ کے احسانمند ہون اور گورنمنٹ آپ کی مشکور رہو - مجکو بھی افسوس ہے کہ لیڈی لیسڈون جنکا ذکر آپ نے نہایت خوبی کے ساتھ کیا ہے میرے ساتھ اس دورہ مین نہ آسکین - مین امید کرتا ہون کہ پھر کسی موقع پر وہ راجپوتانہ مین آوینگی اور آپ کے دلچسپ اور عظیم شہر کو دیکھینگی -

نمبر ۵۷

اسپیچ بوقت تقسیم انعام مدرسۂ میورکالج اجمیر

۳۰-اکتوبر ۱۸۸۹ع

بتاریخ ۳۰-اکتوبر بہت سے یوروپین اور دیسی باشندگان اجمیر میو کالج کے بڑے ہال مین جلسۂ تقسیم انعام دیکھنے کے لیے جمع ہوے- اس کالج مین صرف راجپوتانہ کے والیان ملک اور سردارون کے لڑکے پڑھائے جاتے ہین-

کرنل لوک پرنسپل کالج مذکور نے حضور ویسراے اور کرنل ٹریور کا استقبال کیا اور ایک ایڈریس پڑھا جسمین مدرسے کی گذشتہ سال کی کارگزاری کا حال درج تھا- اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ پندرہ انعامات کھیل مین لیاقت حاصل کرنے کے لیے دیے گئے ہین اور یہ امید ظاہر کی گئی تھی کہ جو انعامات گھوڑے پر سواری اور ورزش کی بابت دیے گئے ہین اُنسے حضور ویسراے خوش ہونگے- والیان ملک راجپوتانہ کی دلچسپی کا ثبوت یہ پیش کیا گیا تھا کہ ہر سال ۲۲- انعامات عطا کرتے ہین- ویسراے کا انعام کنور دلیپ سنگھ والی منادر سروہی نے اور لیڈی لینسڈون کا انعام مہاراجہ جے سنگھ والی جولیا کوٹہ نے پایا تھا- اور نیک چلنی کے انعامی تمغہ کے لیے لڑکون نے اپنے ووٹ سے مہاراجہ امید سنگھ والی کوٹہ کو منتخب کیا تھا- کرنل لوک نے یہ بھی کہا "بلاشک یہ بات غیر ممکن ہے کہ ایسے کالج کی کارروائی بلا مشکلات پیش آنے کے برابر چلی جاوے اور ہمیشہ

بے نقص نتائج حاصل ہوتے رہیں۔ لیکن حضور ویسراے اور اجنٹ گورنر جنرل اور ممبران کالج کونسل کی تشریف آوری سے حاضرین کو یہ بات ثابت ہوجاوے گی کہ منتظمان حتی الامکان اُس نامی مرحوم مدبر سلطنت کے خواہشون کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہین جسکے نام سے یہ کالج موسوم ہے"۔

حضور ویسراے نے جواب مین یون ارشاد فرمایا:۔

کرنل ٹریور۔ یور ہائینس ۔طلبہ مدرسہ میو کالج۔ لیڈیز و جنٹلمین ۔مجھکو یہان آنے سے اور پریسیڈنٹ کی زبانی اس کالج کے حالات سُننے سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ میرے خیال مین ہندوستان کا اور کوئی مدرسہ اس مدرسہ کے مقابلہ مین زیادہ دلچسپ اور قابل تعریف نہین ہے۔ اِس مدرسہ مین یہ کوشش کیجاتی ہے کہ راجپوتانہ کے امرا کو وہ تعلیم دیجاوے جو اُنکی سوسائٹی کے حاجات کے موافق ہو لیکن جو کہ اُس تعلیم سے مشتق اور موثر ہو جسکا ہم انگریز لوگون کو بجا فخر ہے۔ یعنی وہ تعلیم جو ہم انگریز لوگ عنفوان شباب مین بڑے بڑے مدارس سرکاری مین پاتے ہین۔ یہ تجربہ اُس نامی برٹش مدبر سلطنت کی فراست کا جسکا نام اس کالج کے ساتھ ہمیشہ یاد رہے گا اور راجپوتون کے اُن بڑے خاندانون کی فیاضی کا جنھون نے کہ بکمال دریا دلی اس کالج کی عمارت مین اور وقف مین کثیر روپیہ عطا کیا ہے شاہد ہے۔

اِس کالج کو قائم ہوے ۱۵ سال گذر چکے ہین اور مین امید کرتا ہون کہ اب اِسکی کامیابی کو پوری طور سے یقینی خیال کرنا چاہیے۔ قریب دوسو والیان ملک ورؤساے عظام راجپوتانہ نے اس کالج مین وہ دماغی اور جسمانی تعلیم پائی ہے یا پا رہے ہین جو آیندہ انکے بہت کام آوے گی اور جسکی وجہ سے جب یہ لوگ عمر طبعی پر پہونچینگے تو اپنے فرائض اس طریقہ سے ادا کرینگے جس سے خود اُنکو اور نیز اُنکی قوم کو فخر حاصل ہوگا۔

اِس کالج کی آیندہ کامیابی مین صرف ایک کسر ہے اور وہ یہ ہے کہ اُسکو راجپوتانہ کے حکمرانون اور سرپرآوردہ والیان ملک سے دلی امداد ملنی چاہیے - اور یہ امداد کئی نہج پر مل سکتی ہے - ایک نہج پر تو امداد یہ لوگ کر چکے ہین یعنی بکمال فیاضی اسقدر روپیہ عطا فرمایا ہے کہ چار لاکھ روپیہ تو عمارت کے کام آیا ہے اور آٹھ لاکھ روپیہ وقف کے فنڈ مین جمع ہو گیا ہے - لیکن مجھکو اور بھی زیادہ اطمینان اُسوقت ہوگا جب کل راجپوتانہ کے خاندان مین یہ میلان طبیعت عام طور پر پیدا ہوجاوے کہ اپنے لڑکون کو تعلیم پانے کے لیے اس کالج مین بھیجا کرین -

راجپوتانہ کے والیان ملک اور روسا رعظام ہندوستان کے قدیم امرا مین سے ہین پس مین خوب جانتا ہون کہ ان لوگون کے خیالات پُرانے زمانہ کے ہین اور یہ لوگ ایسی تعلیم کو جو انکی قدیمانہ رسم و رواج مین خلل انداز ہو ہمیشہ شک و شبہہ کی نگاہ سے دیکھتے ہین - لیکن جو تعلیم کہ اس مدرسہ مین دیجاوے گی اُسمین ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے ان لوگون کے قدیمانہ خیالات مین خلل واقع ہو - جو وفاداری کہ آپ لوگ اپنی قوم کے ساتھ کرتے ہین یا جو تعظیم آپ اپنی شجاع مورثون کی کرتے ہین اُسمین اس تعلیم کی وجہ سے کچھ ضعف نہ آوے گا - اے صاحبو اِس بات کا اطمینان رکھیے کہ اِس مدرسہ مین اُن اوصاف کے حاصل کرنے کی وجہ سے جو عالی خاندان انگریزون کے لڑکون کو سکھائے جاتے ہین کسی راجپوت رئیس کی ٹھکرائی مین مطلق فرق نہ آوے گا - اس تعلیم مین سب سے اول تو یہ بات ہے کہ آپکے نوجوانون کو ہمسری کا جوش اور دیانت داری کا شوق پیدا ہوگا اور اپنے فراجون پر وہ قدرت حاصل ہوگی جو صرف کسی عام مدرسہ مین تعلیم پانے اور رہنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور گھر پر تعلیم پانے سے بہت کم پیدا ہوتی ہے - علاوہ برین اِس تعلیم سے راجپوتون کو دلیرانہ کھیلون وغیرہ مین لیاقت حاصل کرنے کا حوصلہ پیدا ہوگا اور اسکی وجہ سے

صرف دماغ ہی درست نہ ہوگا بلکہ اُنکا جسم قوی اور تندرست رہیگا اور اُن اوصاف کو بھی ترقی ہوگی جسکے لیے راجپوت کی قوم ضرب المثل ہے -

لیکن اے لیڈیز و جنٹلمین حالانکہ میو کالج کے طلبا کی تعلیم کا یہی منشا ہے جسکا مختصر ذکر مین نے ابھی کیا ہے لیکن یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اِس مدرسہ مین ایسی تعلیم بھی دیجاویگی جس سے طلبا کو صرف ہمارے علم ادب سے ہی نہین بلکہ زبان انگریزی سے اور اُن مضامین سے جو مغربی تعلیم کے لیے اشد ضروری ہین واقفیت حاصل ہو مین اس امر کو اسوجہ سے اشد ضروری سمجھتا ہون کہ جبتک اس ملک کے والیان ملک و روسا اپنے لڑکون کو اس قسم کی تعلیم نہ دلائینگے راجپوتانہ کی آیندہ نسلین زمانہ حال کی ہندوستان مین وہ رتبہ نہ حاصل کرسکینگی جسکی وہ مستحق ہونگی - ان مضامین سے واقف نہ ہونے کے باعث اول تو وہ اس ملک کے سرکاری زبان نہ سمجھ سکینگے - نہ ہمارے کتب یا اخبارات پڑھ سکینگے اور نہ ہمارے پالیسی اور منشا سے واقف ہو سکینگے - یہ سب باتین اُنکی سمجھ مین نہ آوینگی اور وہ امداد کا دینا جسکی ہم کو اُنسے توقع ہے اور وہ دینے کو آمادہ ہین اُنکے قابو سے باہر ہوگا - واقعی مجھکو بہت بڑا افسوس ہوگا اگر اس معاملہ مین اپنی لاپروائی سے راجپوتانہ کے روسا اور لوگون کو سبقت لیجانے دینگے - زمانہ سابق مین اس ملک کے لوگ اپنے قائم رکھنے کے لیے جھگڑے کرتے تھے اور اُن جھگڑون مین سب سے زیادہ لائق لوگ اسوجہ سے بچ رہتے تھے کہ اُنہین وہ اوصاف جو میدان کارزار مین فتح پانے کے لیے ضروری ہین نہایت عمدگی کے ساتھ ہوتے تھے -

لیکن ایسی صلح اور امن و امان کے زمانہ مین جو ہم کو جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی عملداری مین حاصل ہین ویسے جھگڑون کی ضرورت نہین ہے - اور حالانکہ مین یہ تو نہین کہہ سکتا کہ گورنمنٹ ہند یا اہل ہند اُن شجاعت اور دلیری کے اوصاف

کی ترقی مین عدم توجہی ظاہر کر سکتے ہین جنکے لیے قوم راجپوت مشہور ہے لیکن یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ رعیت کے سرسبز و شاداب اور قومی کرنے کے لیے یا کسی خاص فرقہ کو اعلی رتبہ پر پہونچانے کے لیے صرف یہی اوصاف کافی نہین ہین - مین امید کرتا ہون کہ راجپوت لوگ صرف اُن ستودہ اوصاف شجاعت و تحمل و تہور پر ہی اپنی شہرت کا دارمدار نہ رکھینگے جنکو اُنھون نے تاریخی زمانہ متذکرہ مین نہایت عمدگی کے ساتھ ظاہر کیا ہے بلکہ آیندہ اُس شہرت کے قائم رکھنے اور زیادہ کرنے کی غرض سے وہ رتبہ حاصل کرینگے جسکے پانے کے وہ منجملہ اور تعلیم یافتہ اور مہذب اقوام ہند کے مستحق ہین -

اِس جلسہ مین بہت سے ایسے اصحاب موجود ہین جنکو اگر یہ مدرسہ انگلستان مین ہوتا تو ہم میو کالج کے پُرانے طالب علم کہتے - مجھکو بسا اوقات انگلستان کی نامی تعلیم گاہون کے انتظامات سے تعلق رہا ہے اور ہمیشہ مجھکو اِس بات پر حیرت رہی ہے کہ اُن تعلیم گاہون کے پُرانے طلبہ وہان کے کاروبار مین خوب دل لگاتے ہین - ہر ایک بڑے مدرسہ کے پُرانے طلبہ کے باہم فراہمی ہمذہب والون کے گروہ کے مانند اتحاد پیدا ہوجاتا ہے جو کہ تمام زندگی بھر قائم رہتا ہے اور میرے خیال مین اِس اتحاد کی وجہ سے اکثر نوجوان انگلستان کے لڑکون کو سرگرمی اور فائدہ رسانی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے کیونکہ اُنکو یہ امید ہوتی ہے کہ اس طور پر زندگی بسر کرنے مین صرف ہمارا ہی نہین بلکہ ہمارے مدرسہ کا نام ہوگا - اِسی سلسلہ مین یہ ذکر کرنا چاہتا ہون کہ گذشتہ موسم گرما مین اٹن کے مدرسہ کی سالگرہ کے روز کل پُرانے طلبہ مدرسہ مذکور کے ایک جگہ فراہم ہوئے تھے - مین نے اسی مدرسہ مین تعلیم پائی ہے - اس چھوٹے سے جلسہ مین سر فریڈرک رابرٹس کمانڈر انچیف اور لفٹنٹ گورنر اور چند دیگر اعلی احکام

صوبہ پنجاب اور ویسرائے مع چند ممبران اپنی اسٹاف کے شریک تھے۔ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ حالانکہ اُن پُرانے طلبہ کو مدرسہ چھوڑے ہوے بہت عرصہ گذر گیا ہے لیکن ان سب کی محبت اُس مدرسہ کی جانب اتنی ہی قوی معلوم ہوتی تھی جیسی کہ مدرسہ چھوڑنے کے روز ہوگی مین امید کرتا ہون کہ راجپوتانہ کے تاریخی خاندانون مین بھی ایسے ہی خیالات پیدا ہونگے اور جتنے روسا اور والیان ملک نے میو کالج مین تعلیم پائی ہے اُن سب کو اس امر کا خیال رہے گا کہ اپنے طور و طریقون سے یہ بات ثابت کر دین کہ جو باتین انھون نے لڑکپن مین سیکھی ہین وہ فراموش نہین ہوئی ہین۔

آخر مین مسٹر پرنسپل مین اُن عمدہ خدمات کی داد دیتا ہون جو آپ نے اس کالج کے لیے انجام دیے ہین۔ آپ نے یہان کے کاروبار مین خوب دل لگایا ہے مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ آپ کی دعوت قبول کرنے اور اتنے طلبہ و معاونین کالج ہذا سے ملاقات کرنے مین مجھکو بہت ہی مسرت حاصل ہوئی ہے۔

مسٹر پرنسپل اگر آپ اجازت دین تو مین انعام تقسیم کرنا شروع کرون۔ انعام پانے والون کی فہرست بہت طویل ہے لیکن اگر اول تو اس امر کا خیال کیا جاسے کہ بابتیس راجپوت والیان ملک نے مخصوص انعامات عطا فرمائے ہین اور دوم یہ کہ انعامات صرف خواندگی کی لیاقت پر ہی نہین بلکہ نیک چلنی اور دلیرانہ کھیلون مین لیاقت حاصل کرنے کے باعث بھی دیے گئے ہین تو یہ فہرست کچھ بھی طویل نہین ہے۔ انعام پانے والون کی فہرست مین بعض سربرآوردہ والیان ملک کے نام دیکھکر مجھکو بہت خوشی ہوئی۔ منجملہ انکے ایک مہاراو صاحب کوٹہ ہین۔ جن کے ستودہ الفاظ ہین کہ آپ نے اصحاب ذیل کی تعریف کی ہے اُسکو سنکر مجھکو بہت اطمینان ہوا۔ کنور دلپت سنگھ والی ستنا درسروہی۔ انھون نے اس مدرسہ مین بہت دنون تک نہایت اعزاز کے ساتھ

تعلیم پائی ہے - اب انکی تعلیم ختم ہونے کو ہے - مہاراجہ جے سنگھ والی الور کو جو بولیا کوٹہ
انھون نے صرف ہندی زبان کی تعلیم مین ہی قابل تحسین کامیابی نہین کی ہے بلکہ انکا
چال چلن ضرب المثل رہا ہے اور کرکٹ کھیلنے مین بھی بہت شہرت پائی ہے - ہم ان
نوجوانون کی حالت پر غور سے نظر کرتے رہینگے - اور مین تہ دل سے مبارکباد
اور دعا دیتا ہون -

اسکے بعد حضور ویسرائے نے انعام تقسیم کرنا شروع کیا - بعد ازان کرنل ٹریور
کھڑے ہوے اور ہز اکسلنسی سے یہ درخواست کی کہ سر ایڈورڈ بریڈ فورڈ کی تصویر
جو ہال مین آویزان ہے کھول دین - کرنل ٹریور نے یہ درخواست کی -

یور اکسلنسی - سر ایڈورڈ بریڈ فورڈ کے بہت سے ہندوستانی اور یوروپین دوستون
کی جانب سے مین حضور سے یہ التجا کرتا ہون کہ حضور براہ کرم گستری سر ایڈورڈ
کی تصویر کھول دین - یہ تصویر کالج ہذا کے ہال مین اس امر کی یادگار رہے گی کہ سر ایڈورڈ
کو بحیثیت ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر اجمیر مارواڑ راجپوتانہ سے بہت عرصہ تک تعلق رہا ہے
جن لوگون نے اس یادگار کے لیے چندہ دیا ہے انکو شاید اس بات پر تعجب معلوم
ہوتا ہوگا کہ سر ایڈورڈ کو راجپوتانہ سے گئے ہوے چار سال گذر گئے اور ابھی تک
انکی تصویر نہین کھولی گئی - اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی تصاویر کے بنانے مین بہت عرصہ
لگتا ہے اور نامی مصورون کو کئی مرتبہ تصویر کھینچنی پڑتی ہے - علاوہ برین جب کوئی
تصویر انگلستان مین بنتی ہے تو حسب معمول رائل اکیڈمی مین اسکی نمائش
ہوتی ہے - بدینوجہ ہمارے پاس یہ تصویر گذشتہ ماہ فروری مین آئی ہے اور اسی
زمانہ مین سر ایڈورڈ بریڈ فورڈ بھی پرنس البرٹ وکٹر کے ساتھ راجپوتانہ مین
آئے تھے لیکن جب یہ تصویر آئی تھی اسوقت سر ایڈورڈ روانہ ہو گئے تھے -
اسوقت ہم کو بہت افسوس ہوا تھا اور ہم نے اپنی بدقسمتی خیال کی تھی لیکن جب

ہم نے یہ سُنا کہ حضور کا ارادہ راجپوتانہ تشریف لانے کا ہے ہمنے اپنی نہایت ہی خوش نصیبی سمجھی خصوصاً جبکہ حضور نے اِس تصویر کو عام جلسہ مین کھولنا منظور فرمالیا جو اصحاب کہ اسوقت حاضر ہین اُنمین سے بہتون کے روبرو جوکہ سر ائیڈ وارڈ سے واقف ہین اُنکے اوصاف کا ذکر کرنا فضول ہے۔ سر ائیڈ وارڈ کے اوصاف واقعی قابل تحسین تھے اور ہم مین سے بہت سون کے اور طلبہ مدرسہ ہذا اور تمام والیان ملک راجپوتانہ کے سر ائیڈ وارڈ موصوف دلی دوست تھے۔ لہذا بلاطول کلام کرنے کے مین حضور سے یہ التجا کرتا ہون کہ اِس تصویر کو کھول دیا جاے تاکہ عام لوگ اِسکو دیکھ سکین۔

[اسکے جواب مین حضور والیسراے نے یون ارشاد فرمایا]:-

کرنل ٹریور - یور ہائینیس - لیڈیز د جنٹلمین - سر ائیڈ وارڈ بریڈفورڈ کی تصویر کے کھولنے کو جوکہ اِس کمرہ کی دیوار پر آویزان ہے مین نہایت خوشگوار فرض سمجھتا ہون - سر ائیڈ وارڈ سے آپ لوگ اتنے عمدہ طور سے واقف ہین بلکہ بہ نسبت میرے آپ لوگون کو واقفیت زیادہ ہے کہ میرے خیال مین میرا اُنکے چال چلن اور سرکاری خدمات کے بارہ مین شہادت دینا آپ لوگون کے سامنے محض بیکار ہوگا - سر ائیڈ وارڈ ہندوستان مین بہت عرصہ تک رہے ہین اور اُنکو بہت سے واقعات پیش آئے ہین - وہ یہان ۱۸۵۲ء مین ۱۷ برس کی عمر مین آئے تھے - ۱۸۵۶ء مین وہ جنرل جیکب کی ماتحتی مین فارس گئے تھے اور جنگ فارس کا تمغہ پایا تھا - ہندوستان مین واپس آنیکے تھوڑے ہی عرصہ بعد وہ مین رسالہ مین تعینات کیے گئے تھے اور ۱۸۵۹ء مین اُنکو اس رجمنٹ کا کمانڈ مل گیا - بعد ازان اُنکو سنٹرل انڈیا کے رسالہ کا کمانڈ ملا - جس زمانہ مین کہ وہ ان رجمنٹون مین کام کرتے تھے اُسی زمانہ مین اُنکو

پولیٹیکل ملازمت ملی - اول وہ اجنٹ گورنر جنرل مغربی مالوہ کے فرسٹ اسسٹنٹ مقرر ہوے تھے - بعدازان گونہ کے پولٹیکل اجنٹ مقرر ہوے - ایام غدر مین میدان جنگ مین لڑے تھے اور علاوہ غدر کے تمغہ پانیکے سرکاری مراسلات انگلستان مین اُنکا دو مرتبہ ذکر کیا گیا تھا - لیکن سر اڈیورڈ کا نام زیادہ تر راجپوتانہ کی وجہ سے مشہور رہیگا - راجپوتانہ مین اول وہ جے پور کے پولٹیکل اجنٹ ۱۸۶۸ء مین مقرر ہوے اور حالانکہ عرصہ چار سال تک اُنھون نے اور اور حصص ہندوستان مین کام کیا اور چار سال تک اہم عہدہ سپرنٹنڈنٹ محکمہ ٹھگی و ڈکیتی پر ممتاز رہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجپوتانہ کی کشش اُنکو پھر واپس لے آئی اور اپنے آخری حصہ ملازمت ہند مین وہ دس سال تک برابر اجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر و ماڑوار رہے

جس کامیابی کے ساتھ کہ اُنھون نے اس عہدہ کا کام انجام دیا اُس سے آپ سب لوگ واقف ہین لہذا مجکو اس بات سے حیرت نہین ہوئی کہ اُنکے بہت سے دوستون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اُنکی ایک تصویر رائل اکیڈمی کے ایک نامی مصور سے بنواکر میو کالج کو نذر کی اور اُن اقتدارات اور اعزاز کی تائید کی جو سر اڈیوارڈ کو بادشاہ نے عطا کیے ہین - سر اڈیوارڈ کی تصویر رکھنے کے لیے اس جگہ سے زیادہ موزون اور مقام دستیاب ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ یہ مقام اُن اضلاع کا صدر ہے جہان کہ اُنھون نے اتنے عرصہ تک ایسی کارنمایان کی ہین اور جہان کہ اُنکو لوگ بکمال محبت یاد کرتے ہین - اور اس محبت کا ثبوت یہ ہے کہ راجپوتانہ کے روسا اور دیگر پرایوٹ رفقا نے کیسی مستعدی کے ساتھ اُنکی تصویر کے لیے چندہ مین روپیہ دیا ہے -

اپنے یورومین ساتھیون اور ماتحتون اور نیز اُن رعایاے ہند کے درمیان جنکو کہ اُنسے سرکاری یا نجی طور پر سابقہ پڑا تھا سر اڈیوارڈ موصوف ایسی نیکنامی

چھوڑ گئے ہین جو کبھی ہندوستان کے افسر نے حاصل کی ہوگی۔ میرے خیال مین منجملہ اور ستودہ صفات کے بہت بڑے اوصاف اُنمین یہ تھے کہ اُنکی فراست و شرافت اور دوسرون کا خیال قابل تعریف ہین اور میری راے مین بہ نسبت اور لیاقت دماغی یا علمی کے یہ اوصاف ہر ایک ذمہ دار حاکم کی کامیابی کے لیے نہایت ضروری ہین۔ اُنسے بڑھکر شریف آدمی کا نمونہ خواہ راجپوت ہو یا انگریز اِس مدرسہ کے طلبہ کو نہین مل سکتا۔

اسمین شک نہین کہ جب وہ ہندوستان سے جانیکے بعد سکرٹری آف اسٹیٹ کی ماتحتی مین انڈیا آفس مین ایک معزز عہدہ پر متقرر ہو گئے تو اُنکے ہندوستان کے دوستون کو بہت خوشی ہوئی تھی اور جو اعزاز کہ اُنکو پرنس البرٹ وکٹر کے ہمراہ گذشتہ موسم سرما مین ہندوستان آنے سے حاصل ہوا اُسکو دیکھکر بھی یہان کے لوگ خوش ہوے۔ وہ یہان اپنے عہدہ پر پھر بدستور بخوشی تمام کام کرنے کو راضی تھے لیکن اُنکی نادر دماغی اور دلی اوصاف کی جانب ایسے گروہ عوام کی توجہ مبذول ہوئی جو اُس گروہ سے بہت زیادہ ہے جسکو صرف ہندوستان کے کاروبار سے ہی تعلق ہے۔ اور جبکہ شہر لندن کے پولس کا زمانہ نازک تھا اُسوقت اُنکو مجبوری انڈیا آفس سے تعلق علٰحدہ کرنا پڑا اور کمشنر پولس کے عہدہ کا دشوار کام انجام دینا پڑا اور اِس کام مین بھی اُنکی مستقل مزاجی اور صلح جوئی اُنکے بہت کام آئی ہے۔ ہم مین سے جو لوگ اُنسے واقف ہین اُنکو ہرگز شبہہ نہو گا کہ سر ایڈ وارڈ کو اسکاٹ لینڈ یارڈ مین بھی ویسی ہی کامیابی حاصل ہو گی جیسی کہ راجپوتانہ مین حاصل ہوئی تھی۔

سر ایڈوارڈ بریڈ فورڈ کے بارہ مین ایک امر کا اور ذکر کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ مین مع تمام حاضرین جلسہ کے اُنکے ساتھ اُس واقعہ جانکاہ پر جو حال مین بوجہ ذات

اُنکے لڑکے کے اوپر پڑا ہے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہون - یہ لڑکا اپنی سادگی اور راستبازی - نیک چلنی کے باعث مشہور تھا - اِس نوجوان ہونہار عہدہ دار متعہد کی جوکہ ہر ایک کا عزیز تھا ہم اس سے زیادہ اور کیا تعریف کرین کہ بہت سی باتون مین وہ اپنے نامور باپ کی روش پر چلتا تھا -

لیڈیز و جنٹلمین - کسی نامی آدمی کی تصویر کھولنے کی رسم اکثر ایسے موقعون پر ہی ادا ہوتی ہے جبکہ وہ آدمی خود موجود نہین ہوتا ہے اور ہمکو صرف اُن خدمات کا جوکہ اُسنے اپنی موجودگی مین ملک کی کی ہون یا اُس محبت اور عزت کا جو اُسکے دوستون کے دلون مین ہو ذکر کرکے قناعت کرنی پڑتی ہے لیکن خوش نصیبی سے سر ایڈوارڈ بریڈفورڈ کی تا بدبیر زندگی کے ابھی تک آثار موجود ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ میرے کل سامعین مجھسے اِس دعا کے مانگنے مین اتفاق کرینگے کہ باوجود اِس سخت سانحہ کے جسکی باعث اُنکی زندگی تلخ ہوگئی ہے وہ سالہا سال تک اپنی قوت اور ہمت کے ذریعہ سے اپنے ملک کی خدمت کرینگے اور انگلستان مین بھی ایسی ہی شہرت حاصل کرینگے جیسی کہ راجپوتانہ مین حاصل کی ہے -

نمبر ۴۸

اسپیچ بوقت افتتاح وکٹوریا ہال بمقام اودے پور
یکم نومبر ۱۸۹۰ء

۳۰- اکتوبر کی شب کو حضور والیسرائے اجمیر سے روانہ ہو کر دوسرے روز صبح کے وقت چتوڑ مین رونق افروز ہوے - یہان والیسرائے کا استقبال مہارانا اودے پور کے ایک قائم مقام نے کیا - ریلوے اسٹیشن کے قریب کچھ خیمے جناب محتشم الیہ کے ٹھہرنے کے لیے نصب کرادیے گئے تھے - جناب محتشم الیہ نے صبح کا کھانا کھانے سے پیشتر دو گھنٹہ قلعہ چتوڑ کی سیر فرمائی - بعد ازان کل پارٹی گاڑیون مین سوار ہو کر اودے پور کو روانہ ہوئی - اس مقام سے اودے پور ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے - جناب محتشم الیہ وہان شام کے پانچ بجے پہونچے - شہر سے باہر کچھ فاصلہ پر مہارانا صاحب مع اپنے ارکان کے استقبال کے لیے موجود تھے اور اپنے ہمراہ جناب محتشم الیہ کو شمبھو نواس محل مین لے گئے - وہان جناب محتشم الیہ نے قیام فرمایا - یکم نومبر کی صبح کو حسب رواج مابین جناب محتشم الیہ اور مہارانا صاحب کے ملاقات ہوئی - بعد ازان جناب محتشم الیہ مع مہارانا صاحب وکرنل ٹریور کے والٹر اسپتال زنانہ کو ملاحظہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے - پھر وکٹوریا ہال کو تشریف لے گئے - وہان مہارانا صاحب کی جانب سے ایک عہدہ دار عدالت نے ایڈریس مندرجہ ذیل پڑھا -

یور اکسیلنسی لیڈیز و جنٹلمین یور اکسیلنسی کے اودے پور تشریف لانے سے مجکو بہت خوشی حاصل ہوئی - اور مین آپ کا مشکور ہون کہ آپ اس سعید موقع پر اس ہال کے افتتاح کرنے کے لیے تشریف لائے ہین - یہ ہال بیادگار جوبلی جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا بنایا گیا ہے -

قبل اسکے کہ آپ اپنا کام انجام دین مین یہ بات مناسب سمجھتا ہون کہ اس عمارت کا مختصر حال آپ کے روبرو بیان کرون - جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی دائمی یادگار قائم رکھنے کے لیے ماہ فروری ۱۸۸۷ء مین یہ بات قرار پائی کہ ریاست کے باغ مین ایک ایسی عمارت بنائی جاوے جسمین ایک لائبریری ہو اور ایک ریڈنگ روم ہو اور میواڑ کی دیسی پیداوار کا ایک عجائب خانہ ہو - اور عمارت کے سامنے جنابہ ملکہ معظمہ کی ایک پورے قد کی مورت بنائی جاوے چنانچہ بتاریخ ۲۰ - جون ۱۸۸۷ء مین نے اس وکٹوریا ہال کا سنگ بنیاد نصب کیا اور مورت کا بنانا مسٹر سی - بی برچ ساکن لندن کے سپرد کیا گیا - انھون نے مورت نہایت عمدہ بنا دی ہے - یہ مورت یہان سال حال کے شروع مین آئی تھی اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ اسکو ہز رائل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر نے ماہ فروری گذشتہ مین جب ممدوح الیہ تبقریب دورہ یہان تشریف لائے تھے کھولا -

عمارت کی وضع مسٹر کیمبل طامس - ایم - آئی - سی - ای - کی بنائی ہوئی ہے اب یہ عمارت تیار ہو چکی ہے اور مجھکو اس بات کی ازبس خوشی ہے کہ اس کام کا تکملہ آپ کے ہاتھ سے ہوگا -

اس ہال کے ذریعہ سے ہمارے دلون مین جنابہ ملکہ معظمہ کی جوبلی کی یاد ہمیشہ تر و تازہ رہیگی - جنابہ ممدوحہ کے عہد سلطنت مین تمام ملک کو امن و امان و

سرسبزی و شادابی حاصل ہے اور ہر ایک کی دادرسی ہوتی ہے - لاکھون ایکڑ بنجر اراضی سرسبز و شاداب ہوگئی ہے جسکی وجہ سے قحط اور وبا کا خدشہ بہت کم ہوگیا ہے اور ہر ایک جگہ تعلیم کو ترقی ہوئی ہے اور غریب طلبا کے ہاتھ مغربی علوم و تجربات کی بے انتہا دولت آئی ہے -

جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی عمر کو زیادہ بہ زیادہ ترقی ہو اور جنابہ ممدوحہ کی رعایا کو دائمی فوائد تہذیب کے حاصل ہوتے رہین -

یہ جدید عمارت جسکا افتتاح کرنا آپ نے بکمال عنایت منظور فرمایا ہے بہت دنون تک آپ کے نام نامی کی یادگار رہیگی اور ہمیشہ آپ کی رونق افروزی کی خوشگوار یاد دلاتی رہیگی -

مین اب درخواست کرتا ہون کہ آپ وکٹوریا ہال کو افتتاح فرماوین -

ہز اکسیلنسی نے جواب مین تقریر ذیل فرمائی -

ہز ہائنس مہارانا صاحب نے مجھسے اس ہال کے افتتاح کرنے کی درخواست کی ہے - یہ ہال آیندہ جنابہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے نام سے موسوم ہوگا - اس ہال کو ہز ہائنس نے اس غرض سے بنوایا ہے کہ جنابہ ملکہ معظمہ کی تخت نشینی کے پچاسوین سال کی دائمی یادگار قائم رہے - رسم جوبلی کے باعث جنابہ ممدوحہ کی کل عملداری مین لاثانی جوش خیرخواہی پیدا ہوا اور ہر ایک حصہ دنیا مین اسکا اظہار کیا گیا -

ہندوستان سے بڑھکر اس خیرخواہی کا اظہار اور کسی جگہ نہین ہوا - یہان کے ہر ایک رئیس اور والی ملک نے اپنی ملکہ کی جوبلی کی خوشی منانے مین دوسرون سے سبقت لیجانے کی کوشش کی - کیونکہ جنابہ ممدوحہ کے عہد دولت مین ہر ایک حصہ سلطنت کو بے انتہا برکات حاصل ہوے ہین اور ہندوستان

مین بھی گذشتہ پچاس سال مین بقول ہزہائنس کے لاثانی ترقی ہر قسم کی ہوئی ہے
یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ اکثر اس خوشی کی یادگار مین رفاہ عام کے کام
کیے گئے ہین اور جو عمارت کہ ہزہائنس نے اودے پور مین بنوائی ہے وہ بھی
رفاہ عام کے لیے تیار کی گئی ہے۔ یہ عمارت صرف خوشنما ہی نہین ہے بلکہ ایک
مفید کام کے لیے مہیا کی گئی ہے۔ اسکے ایک حصہ مین ریڈنگ روم اور لائبریری
رہیگی اور دوسرے حصہ مین میوار کی دیسی پیداوار کا عجائب خانہ رہیگا۔
عمارت کے سامنے اس غرض سے کہ اسکی تعمیر کی تقریب یادر ہے جناب ملکہ معظمہ
کی ایک خوبصورت مورت بنائی گئی ہے جسکو کہ مین نے ابھی حال مین دیکھا ہے
یہ مورت انگلستان کے ایک نامی بت تراش نے بنائی ہے اور اسکا گذشتہ
موسم سرما مین پرنس البرٹ وکٹر کے ہاتھ سے کھلنا نہایت ہی موزون بات ہوئی
مین امید کرتا ہون کہ ہزہائنس کی رعایا وکٹوریا ہال کو خوب کام مین لاوینگی
اور اسکے ذریعہ سے اُن لوگون کے دلون مین برٹش تاج کی خیرخواہی کے وہی
خیالات تر و تازہ رہینگے جنکی وجہ سے کہ ہزہائنس نے یہ عمارت تعمیر کرائی اور
جنکا اظہار ہزہائنس نے اپنی اسپیچ مین ابھی حال مین کیا ہے۔ اب مین
بخوشی تمام اس وکٹوریا ہال کو افتتاح کرتا ہون۔

نمبر ۵۹

اسپیچ بوقت جلسۂ دعوت بمقام اودے پور

۳- نومبر ۱۸۹۳ء

۳- نومبر کے سہ پہر کو حضور وایسرائے اور مہارانا صاحب بہادر نے میواڑ بھیل کور کا ملاحظہ فرمایا جناب محتشم الیہ نے کرنل میک اے کمان افسر سے اس فوج کی قواعد دانی کی بابت اپنی خوشی کا اظہار کیا اور یہ فرمایا کہ اس اظہار خوشی کو احکام میں شائع کرایا جائے۔ شام کے وقت جناب محتشم الیہ مع پارٹی کے کشتیوں پر سوار ہوکر شمبھو نواس محل میں واپس تشریف لائے اور جھیل کی روشنی ملاحظہ فرمائی۔ یہ روشنی نہایت خوشنما تھی تمام مندر و گھاٹ وغیرہ دمک رہے تھے اور نہایت ہی رونق تھی۔ بعد ازاں ہز ہائنس مہارانا صاحب نے حضور وایسرائے اور پارٹی کی محل میں دعوت فرمائی اور بعد ختم تناول طعام جناب محتشم الیہ کے برابر آکر تشریف فرما ہوئے۔

اول حضور وایسرائے نے جنابہ ملکۂ معظمہ دام اقبالہا کی تندرستی کا جام نوش فرمایا۔ بعد ازاں مہارانا صاحب بہادر کے پرائیوٹ سکرٹری نے مہارانا صاحب کی جانب سے زبان اردو میں حضور وایسرائے کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس اسپیچ کا ترجمہ مسٹر ارسکن نے حسب ذیل کیا۔

میں اُس خوشی کا اظہار کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہوں جو مجھکو یور اکسلنسی کے

دیکھنے سے حاصل ہوئی ہے۔ جب سے آپ ہندوستان مین تشریف لائے ہین
مین اس امر کا منتظر تھا کہ کوئی موقع آپ سے ملاقات حاصل کرنے کا ملے کیونکہ مین نے
اخبارات اور کتب سے آپ کے ستودہ صفات کی بہت کچھ تعریف سن رکھی تھی
اب اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کونسی ہو سکتی ہے کہ آپ خود میرے
دارالخلافت مین تشریف لائے اور میری تمنائے دلی اس طور سے پوری
ہوئی جو خوشی کہ میری آنکھون کو آپ کے دیکھنے سے ہوئی ہے اُسکا اظہار
کرنا میرے قابو سے باہر ہے کیونکہ آنکھون مین طاقت گویائی اور زبان مین
طاقت بینائی نہین ہے۔ حضور کی تشریف آوری سے مجھے وہ زمانہ یاد آیا جب
۱۸۱۸ء مین مارکوئس آف ہیسٹنگس نے تمام نفاق باہمی دور کر کے میرے
مورثون کے دلون مین محبت پیدا کی تھی سب لوگ جانتے ہین کہ یہ بات بالکل
صحیح ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے جسکے قائمقامان وقتاً فوقتاً میری ریاست
مین ازراہ محبت تشریف لا کر ہماری دلی آرزو پوری کرتے رہے ہین صرف
میرے خاندان کا قدیمی اعزاز ہی استوار نہین رکھا ہے بلکہ اُس اعزاز کی
افزونی کی بہت کوشش کی ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مین اور
میری رعایا اُن فوائد کے تہ دل سے مشکور ہین جو میوار کو حاصل ہوئے ہین
اور تا زیست شکر گزار رہینگے۔ حضور سے ایک درخواست کرتا ہون اور امید
ہے کہ حضور اُسکو منظور فرماوینگے۔ وہ یہ ہے کہ حضور کی تشریف آوری کی
یادگاری مین ایک جدید اسپتال بنوانا قرار پایا ہے۔ اس اسپتال سے میری
رعایا کو دیہی فوائد اور تندرستی اور آرام حاصل ہونگے۔ سجان اسپتال
عمدہ موقع پر نہین ہے چنانچہ اُسکے بجاے ایک جدید عمارت تعمیر کرائی جاویگی
اور آپ کے نام سے موسوم کیجاوے گی۔ مجھے صرف اس امر کا افسوس ہے

کہ جنابہ لیڈی لینسڈون صاحبہ تشریف نہ لاسکین - اگر آیندہ کسی موقع پر آپ مع لیڈی صاحبہ موصوفہ کے میری دار السلطنت کو افتخار بخشین تو مجھکو نہایت خوشی ہوگی - مین تہ دل سے پرمیشر سے یہ دعا مانگتا ہون کہ باقی ماندہ زمانہ آپ کی حکمرانی ہند کا نہایت سرسبزی اور عمدگی کے ساتھ انجام کو پہونچے اور رعایاے ہند آپ کے نیک کامون کو تا بدیر یاد رکھین - لیڈیز و جنٹلمین مین آپ کا زیادہ وقت صرف کرنا نہین چاہتا اور یہ التماس ہے کہ آپ نہایت جوش کے ساتھ میرے دلی دوست اور معزز مہمان لارڈ لینسڈون ویسرا ے و گورنر جنرل ہند کی تندرستی کا جام نوش کرین -

[اسکے جواب مین حضور ویسراے نے تقریر ذیل فرمائی]

جن لطف آمیز الفاظ مین ہز ہائنس مہارانا صاحب نے میری تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی ہے اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون - مجھکو ہز ہائنس سے خود ملاقات کرنے اور دوستی کا اعتماد ہونے سے بہت مسرت حاصل ہوئی ہے ہز ہائنس ایسی ریاست کے والی ہین جو کہ ہندوستان کی راجپوت ریاستون مین ہمیشہ سب سے اعلی درجے کی رہی ہے اور ایسے خاندان کے قائم مقام ہین جسکا فخر کرنا بجا ہے اور جسنے ہمیشہ اپنی تمکنت استوار رکھی ہے اور راجپوتانہ کی دلاوری کی تاریخ مین بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین -

عرصہ ۹ سال سے ہز ہائنس گدی نشین ہین اُسوقت سے اُنھون نے نہایت عمدگی کے ساتھ حکمرانی کی ہے اور وہ وہ عمدہ اوصاف دکھائے ہین جنکی ہم تہ دل سے تحسین کرتے ہین منجملہ ان اوصاف کے ایک تو یہ ہے کہ ہز ہائنس نے رفاہ عام کے کامون مین بہت فیاضی ظاہر کی ہے اور ایسے کامون مین خواہ وہ اندر یا بیرون حدود ریاست ہوے ہون بکمال دریادلی امداد دی ہے

مجھکو یہ بات سُنکر بہت خوشی ہوئی کہ ہز ہائنس کا یہ ارادہ ہے کہ اس شہر مین بجاے سجان اسپتال کے جو کسی قدر بے موقع ہے ایک جدید اسپتال بنوا دین - اس اسپتال سے ہز ہائنس کی رعایا کو بے شمار فائدے حاصل ہونگے اور مین بھی اپنا اعزاز سمجھتا ہون کہ ہز ہائنس اِس اسپتال کو میرے نام سے موسوم کرانا چاہتے ہین - یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ مین اِس بات کو منظور کرتا ہون -

حالانکہ مین ہز ہائنس کی بڑی تعظیم بوجہ راجپوت والی ملک اور نیکنام حکمران ہونے کے کرتا ہون لیکن اسوقت میرا یہ بھی فرض ہے کہ اُنکی مہمان نوازی کی بھی تعریف کرون کیونکہ کئی روز سے ہز ہائنس نے ہماری نہایت خاطر و تواضع کی ہے - اس خاطر تواضع کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون - مین اپنی جانب سے اور اپنے ہمراہیان کی جانب سے یہ بات کہہ سکتا ہون کہ ہم کو ہر قسم کا یہان آرام ہے اور جو زحمت کہ ہماری بود و باش اور آرام و آسائش کے لیے اُٹھائی گئی ہے اُسکے ہم نہایت ممنون اور احسان مند ہین - منجملہ اور بے شمار تفریحات کے سب سے بڑھکر تفریح ہز ہائنس نے ہمارے واسطے یہ مہیا کی ہے کہ ہم کو اس شہر کے ایسے عجائبات دکھلائے جنہین صنعت نے قدرتی خوبصورتی کو اور بھی زیادہ ترقی دے دی ہے - مین کہہ سکتا ہون کہ خواہ ہندوستان مین یا کسی اور جگہ ہم نے اس سے قبل کیسے عجائبات دیکھے ہون یا آیندہ دیکھین لیکن ہم کو وہ عظیم الشان منظر جو ہم نے اپنی قیام گاہ سے یہان دیکھا ہے ہمیشہ یاد رہے گا کسی نامی والی ملک کی بود و باش کے لیے اودے پور سے بڑھکر اور کوئی موزون جگہ نہین ہے - مثل ہز ہائنس کے مجھکو بھی اس بات کا بہت افسوس ہے کہ لیڈی لینسڈون یہان بدرجہ مجبوری میرے ساتھ نہ آسکین - اسمین شک نہین کہ اگر لیڈی صاحبہ موصوفہ اودے پور آتین تو اُنکو بھی اُتنی ہی خوشی

حاصل ہوتی متنی کہ مجھکو حاصل ہوئی ہے۔ جن نفیس الفاظ مین کہ ہز ہائنس نے لیڈی ہینسڈون کا ذکر کیا ہے مین انکو لیڈی صاحبہ موصوفہ سے بیان کردونگا۔

اب مین ہز ہائنس کی تندرستی کا جام نوش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہز ہائنس سالہا سال تک سلامت رہ کر اِس مقام سے جو کہ نہایت خوشنما اور دلچسپ ہے حظ اُٹھاتے رہین۔

نمبر ٦٠

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت ملاحظۂ افواج خدمات شاہی بمقام جودھپور

٦- نومبر ١٨٩٠ء

ویسرائے مع اجنٹ گورنر جنرل وہمراہیان جودھپور مین بتاریخ ٥- نومبر بوقت ٥ بجے شام کے رونق افروز ہوے۔ اسٹیشن ریلوے پر جناب محتشم الیہ کا استقبال مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور و سر پرتاب سنگھ و دیگر عہدہ داران ریاست جودھپور و کرنل پولیٹ رزیڈنٹ اور دیگر انگریزی افسران نے کیا۔ ہزاکسیلنسی مہاراجہ صاحب کے ساتھ اُس مکان کو تشریف لے گئے جو محتشم الیہ کے نزول کے واسطے منتخب کیا گیا تھا اس مکان کے قریب ہزاکسیلنسی کی پارٹی کے لیے خیمہ لگا دیے گئے تھے بتاریخ ٦- نومبر بروز پنجشنبہ بوقت صبح ہزاکسیلنسی نے مع مہاراجہ صاحب کے رسالۂ خدمات شاہی کی پریڈ ملاحظہ فرمائی۔ ریاست نے اس رسالہ کی دو رجمنٹین جسمین ہر ایک مین ٦٠٠ سوار ہونگے بنائی ہین۔ اور وہ رسالہ جسمین ٣٢٦ سوار ہین سر پرتاب سنگھ کے زیر کمانڈ تھا اور انکے ساتھ ولیعہد مہاراج کنوار بھی سوار تھے۔ ولی عہد صاحب کی عمر ١١ سال کی ہے منجملہ ٥- دستہ فوج چار زیر کمانڈ اہالیان خاندان مہاراجہ جودھپور کے تھے۔ جب ہزاکسیلنسی رجمنٹ کا ملاحظہ فرما چکے تو فوج سے کچھ ایسی قواعد لی گئی جسمین آدمیون اور گھوڑون کی مزاحمات سے جھجک چھوٹ جاوے۔ فوج نے یہ قواعد نہایت ہوشیاری اور دلیری سے کی جس سے کہ یہ ثابت ہوگیا کہ انکی تعلیم نہایت

کے

عمدہ ہوئی ہے -

بعد اختتام ریویٹ کے ہز اکسیلنسی نے سرپرتاب سنگھ سے مخاطب ہوکر یہ فرمایا -

اس جگہ سے جانے کے قبل مین اُس خوشی کا اظہار کیا چاہتا ہون جو مجھکو سردار رسالہ کے ملاحظہ سے حاصل ہوئی ہے - جو ریورٹین کہ میرے پاس کرنل میلیس اور میجر شیپن نے بھیجی ہین اُسمین اُس حیرت انگیز ترقی کا ذکر تھا جو ان افواج نے آغاز زمانہ تعلیم سے کی ہے - اور مین بچشم خود ائی سپاہانہ شان وساز وسامان دیکھکر نہایت محظوظ ہوا - مین آپ کو آفرین دیتا ہون کہ اس فوج نے کیسی صفائی اور چستی سے اسوقت میرے روبرو قواعد کی ہے اور درخواست کرتا ہون کہ آپ براہ مہربانی اس امر کی تشہیر اپنے افسرون اور سپاہیون مین کرادین کہ مجھکو آج صبح ان افواج کے ملاحظہ سے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے [اسکے بعد ریویٹ برخاست ہوئی] -

نمبر ۶۱

اسپیچ بوقت جلسۂ دعوت بمقام جودھپور

۷- نومبر ۱۹۰۰ء

[۷- نومبر کی شام کو ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور نے حضور ویسرائے کی مع اسٹاف و دیگر مہمانان جودھپور کی دعوت فرمائی - بعد تناول طعام مہاراجہ صاحب مع سر پرتاب سنگھ کے کمرے مین تشریف لائے اور حضور ویسرائے کے برابر تشریف فرما ہوے - جب جنابہ ملکۂ معظمہ دام اقبالہا کی تندرستی کا جام بکمال عزت نوش ہو چکا سر پرتاب سنگھ نے مہاراجہ صاحب کی جانب سے اُردو مین حضور ویسرائے کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی - اس اسپیچ کا ترجمہ کرنل پاولٹ نے زبان انگریزی مین اسطرح کیا :-

یور اکسیلنسی کے جودھپور تشریف لانے کی ہز ہائنس مہاراجہ صاحب نہایت ممنون ہین لیکن اس بات کا افسوس ہے کہ لیڈی لینسڈون صاحبہ تشریف نہ لاسکین - مہاراجہ صاحب کی خوش نصیبی سے ایک مرتبہ ایک شاہزادہ خاندان شاہی نے اور تین مرتبہ ویسرائے صاحبان ہند نے جودھپور مین قدم رنجہ فرماکر ہز ہائنس کو افتخار بخشا ہے - جو فوائد کہ جنابہ ملکۂ قیصرہ کی عملداری مین حاصل ہوئے ہین اُنسے ہز ہائنس بخوبی واقف ہین اور یہی خیالات ہز ہائنس کے والد ماجد کے تھے - لیکن چونکہ ابتک ہز ہائنس کے پاس کوئی عمدہ باترتیب فوج نہ تھی اِس

وجہ سے وہ اس بات مین قاصر رہے کہ میدان جنگ مین کام کرکے جنابہ ملکہ معظمہ کی خدمت گزاری کا ثبوت دین- مگر اب امید ہے کہ یہ دقت جلد رفع ہوجاویگی ہزہائنس کا یہ خیال نہین ہے کہ سردار رسالہ جسکی تعلیم چندماہ سے شروع ہوئی ہے سرکاری فوج کے رسالون کی برابری کرسکتا ہے لیکن جہان تک ممکن ہوا ہے اس قلیل عرصہ مین یہ رسالہ اس قابل توہوگیا ہے کہ جنابہ ملکہ معظمہ کی افواج مین خدمت کرسکے ہزہائنس کو بدریافت اس امر کے بہت خوشی ہے کہ آپ کی رائے مین آغاز اچھا ہوا ہے- جو عنایت آمیز الفاظ آپ نے فرمائے ہین اُنسے مہاراجہ صاحب کو بہت حوصلہ ہوا ہے اور ہزہائنس کو امید ہے کہ آئیندہ اپنی افواج کو ایسا لائق کردین جیسی کہ توقع کیجاتی ہے- لیڈیز وجنٹلمین ہزہائنس کی یہ خواہش ہے کہ آپ اُنکے ساتھ ہز اکسیلنسی حضور ویسرائے کی تندرستی کا جام نوش کرین-

اسکے جواب مین حضور ویسرائے نے تقریر ذیل فرمائی:-

یورہائنس کرنل تریور- لیڈیز وجنٹلمین جس طریقہ سے کہ آپ نے میری تندرستی کی ٹوسٹ تجویز کی ہے اور جن عمدہ الفاظ مین آپ نے میرا اور لیڈی لینسڈون کا ذکر کیا ہے اُسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون- مجھکو بھی افسوس ہے کہ لیڈی لینسڈون میرے ساتھ جودھپور نہ آسکین جو ذکر آپ نے اُن فوائد کے بارہ مین کیا ہے جو آپ کی ریاست کو جنابہ ملکہ معظمہ کے عہد دولت مین حاصل ہوے ہین اُسکو سُنکر اور یہ دریافت کرکے کہ آپکے والد ماجد برٹش گورنمنٹ کے عمدہ دوست تھے مجھکو بہت خوشی ہوئی-

مین آپ کو یقین دلاسکتا ہون کہ گورنمنٹ آف انڈیا اُن والیان ملک کی دوستی اور وفاداری کی بہت قدر کرتی ہے جو کہ جنابہ ملکہ معظمہ کی ماتحت ہین- یہ باتین محض زبانی جمع خرچ ہی نہین ہین اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اُس

اسکیم کی تائید نہایت عمدگی سے کی ہے جو سنہ ۱ء مین میرے پیشرو لارڈ ڈفرن
نے آغاز کی تھی اور جسکا منشا یہ تھا کہ چند ہندوستانی ریاستون کی افواج کو ایسی
تعلیم دیجاوے جسکے ذریعہ سے یہ افواج خطرہ کے وقت مین سرکاری افواج کے
ساتھ ساتھ کام کر سکین - مین اُس ذی شان فوج کی بہت تعریف کرتا ہون جو
بہ ماتحتی آپ کے بھائی سر پرتاب سنگھ کے کل پریٹ پر موجود تھی - مجھکو معلوم
ہوا ہے کہ سردار رسالہ کی تعلیم ابھی عرصہ کم از ایک سال سے شروع ہوئی ہے
اور جو حیرت انگیز چستی کہ اِس رجمنٹ نے دکھائی ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ افسر اور
سپاہی دونون کو یہ کام دل سے پسند ہے - اعلیٰ افسر ملاحظہ کنندہ کرنل میلیس
نے مجھکو لکھا ہے کہ اِس ریاست کے مانند دلی جوش اور کسی جگہ نہین ظاہر کیا گیا ہے
آپ کے وزیر اعظم سے ہر ایک فرد بشر آپ کی راجپوت رعایا تک یہ جوش سب
لوگون مین موجود ہے - مین امید کرتا ہون کہ ایسا موقع عرصہ تک نہ پڑے جو گورنمنٹ کو
ریاست جودھپور سے فوج مدد کے لیے طلب کرنی پڑے لیکن مجھکو اس امر کا
یقین کامل ہے کہ اگر کبھی ایسا موقع پڑے تو سردار رسالہ کو اور اس رسالہ
کے افسر کو سرکاری فوج مین وہ جگہ ملے گی جس پر انکو اُس بہادری کے اظہار کرنے کا
موقع ملے گا جسکے لیے خاندان راٹھور مشہور ہے -

یہ نہایت اطمینان کی بات ہے کہ آپ کا معاملات فوجی مین دل لگانا اس امر کا
مانع نہین ہے کہ آپ دیگر معاملات متعلق بہبودی و سرسبزی ریاست مین
پوری توجہ کرین جودھپور اسٹیٹ ریلوے ہی ایسی ریلوے ہے جو دیسی
والی ملک نے بنائی ہے اور اسکو جاری ہوے آٹھ سال گذرے - یہ سُنکر
مین بہت خوش ہوا کہ یہ ریل نہایت عمدگی کے ساتھ چل رہی ہے اور اُس انجنیر
کی نگرانی مین جسکی خدمات گورنمنٹ ہند نے آپ کے سپرد کر دی ہین اس

ریلوے مین فائدہ ہوتا ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ جوریل آج کل بہ صرف ہر دو ریاست ہاے جودھپور و بیکانیر کے درمیان زیر تعمیر ہے دہ سال آیندہ گے آخر تک مکمل جاوے گی اور اس سے دونون ریاستون کو فائدہ حاصل ہوگا۔

علاوہ برین اور طرح پر بھی مارواڑ کا انتظام قابل تعریف رہا ہے۔ اس ریاست کی مالی حالت جو ایک وقت مین قابل اندیشہ تھی اب عمدہ ہوگئی ہے جھگڑے فساد اب فرو ہوگئے ہین اور آپ نے بکمال فراست و دانائی اپنی توجہ اس بات پر مبذول فرمائی ہے کہ جرائم پیشہ لوگون کو ایک جگہ آباد کر دیا جاوے خاص جودھپور مین اور دیگر مقامات پر عدالتین قائم کی گئی ہین اور اُنمین نہایت عمدگی سے کام ہو رہا ہے۔ علاوہ برین جو ترمیم کہ ریاست ہذا کی محکمہ پرمٹ کے انتظام مین ہوئی ہے اُسکا ذکر کرنا بھی ضروری ہے اس ترمیم کے سبب سے بیفائدہ اور ایذادہ محصولات موقوف کر دیے گئے ہین اور بہت سی اشیا پر محصول کم کر دیا گیا ہے۔ حال مین حسب منشار گورنمنٹ ہند آپ نے ماہ مئی گذشتہ مین محصولات روانگی معاف کر دیے ہین۔ اس سے میری راے مین تجارت مین بہت سہولیت پیدا ہوگی اور آپ کی آمدنی مین بھی کچھ بہت نقصان نہ ہوگا۔ یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ زیر نگرانی میجر لوک اسسٹنٹ رزیڈنٹ کے جدید طریقہ مالگزاری کا حال مین جاری کیا گیا ہے۔ ماسواے ان سب اُمور کے وہ چند مسائل حدود ریاست کے بارہ مین جو چند سال سے زیر فیصلہ تھے اب نہایت عمدگی سے طے ہوگئے ہین۔ ان سب اصلاحات سے ریاست کے انتظام کی خوبی پائی جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دربار کو کرنل پاولٹ سے جو آپ کے معتمد الیہ ہین نیک اور

استوار صلاح ملتی ہے -

لیڈیز و جنٹلمین - مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ اس سرسبز اور نظم یافتہ ریاست کے والی اور اپنے مہربان میزبان کی تندرستی کا جام نوش کیجیے - مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کی تندرستی کا جام نوش کرتا ہون -

نمبر ۶۲

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت افتتاح اسپتال جدید بمقام جے پور

۱۴ - نومبر ۱۸۹۰ء

وائسرائے مع پارٹی کے ۸ - نومبر کی شب کو کوہ آبو کو روانہ ہوئے اور وہان دو روز تک کرنل ٹریور کے مہمان رہے - بعد ازان جے پور کو روانہ ہوئے اور وہان ۱۰ - نومبر کی صبح کو رونق افروز ہوئے - ہز اکسلنسی کا استقبال حسب دستور تزک و احتشام کے ساتھ مہاراجہ صاحب بہادر جے پور و کرنل پریڈو رزیڈنٹ - سرجن میجر ہنڈلی رزیڈنسی سرجن اور دیگر اعلی افسران و جاگیرداران ریاست نے کیا - ہز اکسلنسی نے رزیڈنسی مین قیام فرمایا -

۱۴ - نومبر کی شام کو وائسرائے نے جے پور کے ٹرانسپورٹ کور فوج کا ملاحظہ فرمایا اور بعد اسکے ایک جدید اسپتال کا سنگ بنیادی نصب فرمایا - اس ریاست مین یہ ستائیسوان اسپتال بنا ہوا تھا - ایک مقام پر شامیانہ لگایا گیا تھا اور اُسکے دروازے پر مہاراجہ صاحب نے مع اپنی ریاست کے اعلی افسرون کے ہز اکسلنسی کا استقبال کیا - ڈاکٹر ہینڈلی نے اس جدید اسپتال بنانے کے وجوہات بیان کیے اور اسکے بعد کرنل بریڈو نے فرمایا کہ مہاراجہ صاحب کی یہ خواہش ہے کہ بیادگار رونق افروزی ہز اکسلنسی یہ اسپتال محتشم الیہ کے نام سے موسوم کیا جاوے - لارڈ لینسڈون نے اسکے جواب مین یہ فرمایا -

یور ہائینس - کرنل ٹریور - لیڈیز و جنٹلمین - مہاراجہ صاحب بہادر آپ نے نہایت عنایت کی ہے کہ اس جدید اسپتال کی سنگ بنیادی نصب کرنے کی مجھ سے درخواست کی ہے - مین اس عنایت کا بہت مشکور ہون - مین جانتا ہون کہ آپ نے یہ اسپتال خاص کر اُس جدید ٹرانسپورٹ کو ارز فوج کے مریضون کے واسطے تیار کرایا ہے جسکا نظم نسق آپ نے بغرض حفاظت سلطنت کرایا ہے علاوہ ان فوجی مریضون کے اس اسپتال مین اُن ملازمون کا معالجہ بھی ہوگا جو آپ کے دیگر مفید کارخانون مین ملازم ہین اور کُل تعداد قریب ۲۰۰۰ - آدمیون کے ہے - ماسواے اسکے گرد نواح کے غربا کا بھی علاج اِس اسپتال مین ہوگا - اسمین شک نہین کہ جو لوگ آپ کے روئی کے پیچ اور کارخانہ بہم رسانی آب مین ملازم ہین اُنکو اور نیز عام غربا مریضون کو اس اسپتال سے بہت فائدہ حاصل ہوگا - اور ٹرانسپورٹ کو ارز فوج جب اُسکے لیے ایک علٰحدہ وارڈ مخصوص ہو جائیگا جسمین لائق ڈاکٹر وغیرہ ملازم ہونگے اور جب ضرورت ہو میدان جنگ مین ساتھ ہونگے اور بھی زیادہ کارآمد ہو جاے گی - جو کچھ آپ نے اور آپ کے پیشرو مہاراجہ صاحبان نے مریضون اور تکلیف زدہ لوگون کے فائدے کے لیے ریاست جے پور مین کیا ہے وہ بڑا بھاری احسان کیا ہے ڈاکٹر ہنڈلی کے بیان سے معلوم ہوا کہ اِس ریاست مین یہ ستائیسوان اسپتال ہے - جس قابل تحسین میو اسپتال کا آپ نے اپنے ایڈریس مین ذکر کیا ہے اُسکو مین نے حال مین دیکھا تھا اور مین بلا شک و شبہ کہہ سکتا ہون کہ جو اسپتال کی عمارات مین نے ابتک دیکھی ہین اُن سب مین یہ نہایت ہی عمدہ اور باقطع ہے - جتنے مریضون کا کہ یہان گذشتہ عرصہ مین معالجہ ہوا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی رعایا اُن فوائد سے خوب مستفید ہوئی ہے جو آپ نے بہم پہونچائے ہین - جو فیاضی کہ آپ نے اِس قسم کے معاملات مین

کی ہے وہ واقعی بیش بہا ہے اِسوجہ سے کہ اُس سے آپ کی ریاست کو بھی فوائد
حاصل ہونگے اور نیز آپ کی رعایا کو۔ علاوہ برین آپ نے ایک ایسی نظیر قائم
کی ہے جسکی بلا شبہ اور حصص ہندوستان مین بھی تقلید کیجاوے گی۔ جو
احسان کہ ہم لوگ اپنی اولاد پر اس قسم کے طریقے قائم کرنے سے کر سکتے ہین اُس سے
برتر اور کوئی احسان نہین ہے۔ زمانہ سابق مین اکثر سردارون اور حکمرانون کا یہ
دستور تھا کہ جو عمارات اپنے نام کے یادگار قائم رکھنے کے لیے تعمیر کراتے تھے
وہ یا تو اپنی طبیعت کے حظ کے لیے یا خوبصورت عمارات کے شوق کی وجہ سے
تعمیر کراتے تھے نہ کہ اِس غرض سے کہ اُس عمارت سے کوئی مطلب مفید حاصل ہو۔
لیکن مین یقین کرتا ہون کہ جو لوگ مثل آپ کے بطور محسن بنی نوع انسان اپنی
یادگار قائم رکھنا پسند کرتے ہین وہ بمقابلہ اُن لوگون کے جو کہ نہایت ہی
نفیس اور خوبصورت یادگار بنا گئے ہین زیادہ عرصہ تک نیکنام اور ہر دلعزیز رہینگے۔
کیونکہ اِن یادگارون کی عظمت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اِنکے بانی فی الواقع فنون
کے شائق اور قدردان تھے لیکن اُنکو انسانی تکالیف اور مصائب کے ساتھ
وہ ہمدردی نہین تھی جو ہر ایک حکمران کا خواص عظیم ہے۔ مہاراجہ صاحب مین
از طرف گورنمنٹ آف انڈیا آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے علاوہ دیگر
نیک کامون کے جنکے باعث آپ اور آپ کے پیشرو مہاراجہ صاحبان مشہور ہین
یہ اور ایک کام کیا ہے۔ اِس بات کا کہنا فضول ہے کہ مین آپ کی اس تجویز کو
بدل وجان منظور کرتا ہون کہ یہ اسپتال میرے نام سے موسوم کیا جاوے لیکن یہ
تو ضرور کہونگا کہ اگرچہ اسپتال اپنے فیاض بانی کے نام سے موسوم ہو کر مادھو سنگھ
اسپتال کہلاتا تو نہایت مناسب ہوتا۔ اِسکے بعد ہز اکسیلنسی سنگ بنیادی
نصب کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔

نمبر ۶۳

اسپیچ بوقت تقسیم انعام مہاراجہ کالج جے پور

۱۴ نومبر ۱۹۰۹ء

[جدید اسپتال کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد حضور والیسراے مع مہاراجہ صاحب بہادر جے پور کے مہاراجہ کالج مین تشریف لے گئے - اُس روز اس مدرسہ مین انعام تقسیم ہونا قرار پایا تھا - چنانچہ طلبہ اور تماشائیون کا کثیر ازدحام تھا - مدرسہ کے پروفیسرون اور معلمون کی جانب سے پرنسپل نے ایک ایڈریس پڑھا - اِس ایڈریس مین یہ ذکر تھا کہ آزادانہ تعلیم دینے کی پالیسی مین بہت فوائد ہین اور اس پالیسی کی پیروی والیان ریاست جے پور نے بخوبی کی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب کی جانب اور سرکار عالیہ کی جانب لوگون کے خیرخواہانہ خیالات زیادہ ہوگئے ہین - ریاست جے پور کو ہی صرف یہ فخر حاصل ہے کہ یہان کے بہت سے طلبہ نے یونیورسٹی ہاے کلکتہ و پنجاب و الہ آباد مین اعلی درجہ کے امتحان پاس کیے ہین -

اِس ایڈریس کے جواب مین حضور والیسراے نے یون ارشاد فرمایا -]

یور ہائنیس - کرنل ٹریور - لیڈیز و جنٹلمین - مین اس ایڈریس کو بہت خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہون اور مجھکو اس کالج مین آنے سے جسمین کہ مین جانتا ہون مہاراجہ صاحب خوب دل لگاتے ہین اور جو نہایت موزون موقع پر ہزہائنس کے محل کے زیر سایہ ہے بہت خوشی حاصل ہوئی - جو ذکر کہ پرنسپل صاحب

مدرسہ نے ریاست جے پور مین ترقی تعلیم کے بارہ مین کیا ہے اُسکو مین نے بہت اطمینان کے ساتھ سُنا ہے - اور اُسکو سُنکر بہت تقویت حاصل ہوئی ہے ریاست جے پور بہت سی باتون پر نازان ہوسکتی ہے - یہ ریاست اپنی کثیرالوی اور دولت اور خوبصورت دارالخلافت اور بہت سے اور اصلاحات پر فخر کرسکتی ہے لیکن سب سے بڑھکر فخر تعلیم کے بارہ مین ہے - مین جانتا ہون کہ اِس ریاست مین بیس ہزار ذکور طلبہ تعلیم پاتے ہین اور میرے خیال مین گذشتہ سال کے اندر چار ہزار طلبہ اور زیر تعلیم آئے ہین - یہ بات واقعی قابل تحسین و اطمینان ہے - اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عرصہ دو تین سال سے جبسے دوبارہ انتظام ہوا ہے سررشتہ تعلیم نے قابل تحسین و اطمینان نتائج دکھلائے ہین - جو اعزاز یونیورسٹیون سے طلباے ریاست جے پور نے پائے ہین مین نے حال مین اُنکی فہرست دیکھی تھی - اُس سے مجھکو معلوم ہوا کہ گذشتہ ۲ سال مین ۹۲ - طلبہ نے مختلف امتحانات یونیورسٹی پاس کیے ہین منجملہ اُنکے دو طلبہ نے ایم اے - اور ۵ - طلبہ نے بی اے - کی ڈگری حاصل کی ہے - صرف یہی پانچ طلبہ ایسے ہین جنھون نے کل راجپوتانہ مین ایسا تعلیمی اعزاز پایا ہے اسی فہرست سے مجھکو یہ بھی معلوم ہوا کہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات مشرقی علوم مین بھی ایسی ہی کامیابی حاصل ہوئی ہے -

مین مہاراجہ صاحب کو ان عمدہ نتائج پر مبارکباد دیتا ہون کیونکہ یہ نتائج اُس فیاضانہ امداد کے باعث حاصل ہوے ہین جو مہاراجہ صاحب بہادر نے اعلی تعلیم کو دی ہے - لیکن مسٹر پرنسپل اگر مین اس کالج کے طلبہ اور معلمون کو کوئی نصیحت دے سکتا ہون تو وہ یہ ہے کہ آپ لوگ اس امر کا خوب خیال رکھین کہ تعلیم کا مقصد صرف یونیورسٹیون سے اعزاز پانا ہی نہین ہے - جبکہ مین شہر مین

سوار ہوکر جاتا تھا تب مین نے ایک خوبصورت محراب پر یہ مسئلہ جسکو ہم انگریز لوگ
خوب جانتے ہین لکھا ہوا دیکھا "خدا کا خوف کرو اور بادشاہ وقت کی عزت کرو"
اس مسئلہ پر تمام برٹش سلطنت مین لحاظ ہونا چاہیے اور بیشک اسپر یہان لحاظ
کیا جاتا ہے۔ مسٹر پرنسپل اگر آپ اور آپ کے ماتحت معلم لوگ ان تین ہزار
طلبہ کو یہ بات سکھاوین کہ یہ لوگ وفادار صلح جو اور شاکر اور محنتی ہوکر رہین اور
اپنی ریاست کے اور گورنمنٹ جنابہ ملکہ معظمہ کے خیرخواہ رہین اور ہر حالت
مین خوش رہ کر اپنا کام عزت کے ساتھ انجام دین تو بہ نسبت اسکے کہ آپ اپنے
طلبہ کو ہندوستان کی یونیورسٹیون کے ایم اے اور بی اے کی ڈگریان
دلوا دین۔ آپ اس کالج کے حق مین بہت زیادہ بہتری کرینگے۔

اگر آپ اجازت دین تو مین کامیاب طلبہ کو بعض انعامات تقسیم کرون۔

نمبر ۶۴

اسپیچ بوقت جلسۂ دعوت بمقام جے پور

۱۵- نومبر ۱۸۹۰ء

[۱۵- نومبر کی شام کو مہاراجہ صاحب بہادر جے پور نے حضور و ایسرائے اور ایشان اور اجنٹ گورنر جنرل اور دیگر مہمانون کی دعوت اپنے محل مین کی رزیڈنسی سے شہر کے فصیل تک کل سڑک پر روشنی کی گئی تھی اور محل مین بھی اندر باہر خوب روشنی تھی - مہاراجہ صاحب نے حضور و ایسرائے اور اجنٹ گورنر جنرل اور دیگر مہمانون کا استقبال دعوت کے کمرے مین کیا - بعد تناول طعام ہز ہائنس مع اپنے ارکان ریاست کے تشریف لائے اور حضور و ایسرائے کے برابر تشریف فرما ہوئے - حضور و ایسرائے نے جنابہ ملکہ معظمہ قیصرہ کی تندرستی کا جام نوش کیا اور بعد ازان مہاراجہ صاحب نے حضور و ایسرائے کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی - مہاراجہ صاحب کی اسپیچ وزیر اعظم نے پڑھی تھی جوکہ ذیل مین درج ہے]-

یور اکسیلنسی - کرنل ٹریور - لیڈیز و جنٹلمین - میری دار الخلافت مین رونق افروز ہوکر اور اس جلسہ مین مجھکو اپنی صحبت سے محظوظ کرکے جو افتخار آپ نے مجھکو اور میری رعایا کو بخشا ہے اُسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون - جو اظہار خیر خواہی کہ آپ کے قدم قدم پر راجپوتانہ مین ہوا ہے اُسکے حالات پڑھکر مجھکو بہت خوشی حاصل ہوئی ہے لیکن اسکے ساتھ یہ شبہہ بھی

پیدا ہوا ہے کہ شاید مین حسب خواہش آپ کی خاطر مدارات نہ کرسکون۔
مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ آپکے ساتھ لیڈی لینسڈون جےپور
تشریف نہین لائین۔ اگر لیڈی صاحبہ موصوفہ بھی تشریف لاتین تو اس مبارک
موقع پر اور بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ لیکن مین امید کرتا ہون کہ آپ پھر کسی موقع
یہان مع لیڈی صاحبہ موصوفہ کے تشریف لاوینگے۔

[اسکے جواب مین حضور والیسرائے نے یون ارشاد فرمایا]۔

یور ہائنس۔ کرنل ٹریور۔ لیڈیز و جنٹلمین۔ جس اعزاز کے ساتھ آپنے
میرے اور لیڈی لینسڈون کے تندرستی کی ٹوسٹ کی تجویز پیش کی ہے اُسکا
شکریہ دل سے ادا کرتا ہون۔ لیڈی لینسڈون کو جب یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ
جےپور نہ آسکینگی اُسوقت بہت افسوس ہوا تھا اور جب مین آپکا افسوس
اُنسے بیان کرونگا تو اُنکو دوچند افسوس ہوگا۔

اپنی جانب سے تو مین یہ کہتا ہون کہ مجھکو آپ سے پھر ملازمت حاصل کرکے
اور آپ کی مہمان داری کو اور اس ریاست کو دیکھکر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے
جےپور کی سیر مین مجھکو بہت دلچسپی حاصل ہوئی ہے اور جو کچھ کہ مین نے یہان دیکھا
ہے اُس سے مجھکو حیرت ہوگئی ہے یہ شہر جسمین کہ عمدہ کشادہ پتھر کی ایسی سڑکین
ہین جنمین روشنی کا بخوبی انتظام ہے اور وہ قابل تحسین کارخانہ بہم رسانی آب
ہے جسکو مین نے کل آپ کے ساتھ دیکھا تھا اور صفائی کا نہایت عمدہ انتظام
ہے اور بہت سے کارخانے اور لایبریری اور ریڈنگ روم اور سرکاری باغات
اور شفاخانہ جات ہین واقعی اِس حصۂ ہندوستان کے سب شہرون پر سبقت
لے گیا ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ تھوڑے عرصہ مین آپ جملہ کارہاے رفاہ عام
مصرحۂ بالا مین ایک ریلوے بھی شامل کرسکینگے جو کہ جےپور سے دریاے چمبل کا

جانب بنائی جاوے گی - اس ریلوے سے آپ کے ریاست کی پیداوار مین
ترقی ہوگی اور اگر یہ ریلوے تعمیر ہوگئی تو کسی زمانہ مین اسکو بہت وسعت
ہوجاے گی اور آپ کی عملداری کے شہر جنوب و مشرق کے بڑے بڑے شہرون سے
ملجاوینگے اور اسی وجہ سے آپ سنے یہ بات قرار دی ہے کہ اگر یہ ریلوے بنائی
جاوے تو بڑے پیمانہ پر بنائی جاوے - ہندوستان مین آنے کے بعد مین نے
نہایت خوشی کے ساتھ دربار کے سپرد ایک تجربہ کار انجنیر محکمہ تعمیرات کا کردیا تھے
جو کہ ضروری پیمائش وغیرہ کرے گا - جو کوششین کہ آپ اپنی رعایا کی دماغی اور
جسمانی اصلاحات کی کر رہے ہین اُنکو دیکھ کر مجھکو بہت خوشی ہوئی ہے - اسکی
شہادت اُس کالج سے جو مین سنے کل دیکھا تھا اور بہت سی درسگاہون سے
جو اس ریاست مین ہین ہوتی ہے اسی سلسلہ مین البرٹ ہال کا ذکر کرنا بھی
نہایت ضروری ہے - اسکی عمارت نہایت خوبصورت اور خوشنما قطع کی ہے اور
منجملہ اور قابل تحسین عمارتون کے جو کرنل جیکب کی معرفت ہندوستان مین
تعمیر ہوئی ہین ایک یہ بھی ہے - جو دلچسپ اور نصیحت بخش چیزین کہ اس ہال
مین جمع ہین اُنکو میری دانست مین تقریباً ہزارون آدمی ہر سال دیکھنے کو آتے
ہونگے اور ڈاکٹر ہنڈلی جنھون نے کہ اپنی دلی شفقت سے اس ریاست مین
علاوہ اسکے اور بہت سے کام رفاہ عام کے انجام دیے ہین اور جنکی امداد آپنے
نہایت دریادلی اور استقلال کے ساتھ کی ہے اس بات سے بہت خوش
ہوتے ہونگے - اسی قسم کی ایک دوسری عمارت یعنی مدرسہ فنون کو آج دیکھ کر
بہت خوش ہوا - اُس جگہ بہت سے کاریگر لوگ مختلف قسم کی دستکاریون مین
مصروف تھے - جو کامیابی کہ اُس نمائش دستکاری و فنون راجپوتانہ مین
ہوئی تھی جو جے پور مین چند سال ہوئے جب منعقد ہوئی تھی اور جو نفیس سامان

کہ اس ریاست نے لنڈن کے انڈین اور کالونیل نمائش مین بھیجا تھا وہ اِس
بات کا شاہد ہے کہ ریاست جے پور کی دستکاری اور فنون مین اسوجہ سے
کبھی زوال نہ آویگا کہ ریاست سے امداد نہ ملے۔
آپ کو معلوم ہے کہ میرے دورہ کرنے کا ایک منشا یہ ہے کہ اُن افواج کو
دیکھون جو شاہی حفاظت کی غرض سے مختلف ریاستون مین تعلیم پا رہی ہین
اور میری خواہش ہے کہ اس موقع پر آپ کا شکریہ ادا کرون کہ آپ ایک
ٹرانسپورٹ کورز کو اس غرض سے تعلیم دے رہے ہین کہ خطرہ کے وقت
گورنمنٹ آف انڈیا کے کام آوے۔ مین خیال کرتا ہون کہ جنرل کولن میرے
ساتھ اس بات مین اتفاق کرینگے کہ واقعی کسی تربیت یافتہ فوج کی کامیابی
کا دار مدار صرف اُسی حصہ پر ہے جسکے سپرد بار برداری ہو۔ جبتک کہ اس بات پر
توجہ نہ کیجاوے کوئی فوج خواہ کیسی ہی مسلح اور قواعد دان ہو میدان جنگ
مین نہین کام آسکتی۔ لہذا یہ خیال محض باطل ہے کہ ریاست جے پور کا
ٹرانسپورٹ کورز دینا بمقابلہ اسکے کہ مثل دیگر ریاستون کے سوارون
یا پیدلون کی فوج دیجاوے کم کارآمد ہوگا یا ریاست کی شان کے
خلاف ہوگا۔
آپ کے ٹرانسپورٹ کورز مین کل ایک ہزار گھوڑے اور چارسو گاڑیان
ہونگی۔ حالانکہ اس کورز کو تیار ہوے صرف ایک سال کا عرصہ گذرا ہے
انمین سے ایک ثلث تعداد اب بھی کام کے لائق ہے اور مجھکو یقین ہے
کہ دو سال کے اندر کل کورز کام کے لائق ہوجاوے گی۔ گذشتہ سال مین
گاڑیون کے لیے سائبان اور اصطبل اور سپاہیون کے لیے مکانات
بنائے گئے ہین اور یہ سب نہایت عمدہ اور کارآمد ہین۔ مین نے سُنا ہے

کہ گھوڑے اس کام کے لائق نہایت عمدہ خریدے گئے ہین اور گاڑیان اور ساز نہایت ہی مضبوط اور موزون ہے - کرنل میلیس اعلی افسر معائنہ کنندہ کی رپورٹ سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ اس سے زیادہ نظم یافتہ اور کوئی ٹرانسپورٹ کورز ہندوستان مین نہین ہے - اور جنرل ہیڈکوک کمسری جنرل نے جو کہ ان معاملات سے بخوبی واقف ہین مجھسے اس کورز کی اور اسکے سازوسامان کی بہت تعریف کی ہے انکو اس بات کی حیرت ہے کہ یہ کورز ایسی جلد تیار ہوگئی - یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ یہ کورز لڑائی کے زمانہ مین تو سلطنت کے بہت کام آوے ہی گی لیکن صلح کے زمانہ مین ریاست جے پور کا بھی اس سے بہت کام نکلے گا - یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ آپ کی جیسی بڑی ریاست مین ایسے بہت کام لگے رہتے ہین مثلاً کوئلہ و اناج و گھاس کا شہر مین لیجانا - پس ان گھوڑون اور گاڑیون سے یہ کام لیاجاے تاکہ ریاست کو بھی فائدہ ہو اور اس کورز کے لیے بھی عمدہ نتیجہ حاصل ہو - اگر آپ ذاتی امداد نہ دیتے اور آپ کے اہلکار لوگ جو اس کورز کی ترقی سے تعلق رکھتے ہین اور جنھون نے کہ اس صیغہ کے برٹش افسرون کو دلی مددی ہے اتنی سرگرمی اور گرمجوشی نہ ظاہر کرتے تو یہ کورز اتنی ترقی نہ کرسکتی -

مجھکو افسوس ہے کہ جے پور کے بعد میرا راجپوتانہ کا دورہ ختم ہوجاوے گا اس دورہ مین مجھکو بہت دلچسپی حاصل ہوئی ہے اور بہت سی باتین معلوم ہوئی ہین اور جس مہربانی اور التفات کے ساتھ والیان ملک نے میری مہمان نوازی کی ہے اور جس خیرخواہی اور وفاداری کی داد دی ہے اسکا میرے دل پہ نقش کالحجر ہوگیا ہے -

خاص کر یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ اپنے دورہ کے اختتام مین مجھکو

آپ کی جانب سے دوستی اور خیر خواہی برٹش سلطنت کا اطمینان ہوا۔ اور
آپ نے یہ بات صاف صاف تسلیم کرلی کہ ہر ایک والی ملک کا اول کام
یہ ہے کہ اپنی رعایا کی بہبودی اور اپنے راج کی سرسبزی کی کوشش کرے
اگر اپنے عہد مین مین آپ کو کسی قسم کی مدد دے سکون تو مجھکو بہت
خوشی ہوگی ۔

کرنل ٹریور۔ لیڈیز وجنٹلمین ۔ مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کی
تندرستی کا جام نوش کرتا ہون اور یقین کرتا ہون کہ آپ مجھکو اس بات کی
اجازت دینگے کہ آپ کی جانب سے مہاراجہ صاحب کی عنایت فرمائی اور
مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرون ۔

نمبر ۶۵
اسپیچ بجواب ایڈریس مینونسپلٹی دہلی
۱۷- نومبر ۱۹۰۵ء

(حضور وایسرائے ۱۷- نومبر کو بوقت ۹- بجے صبح کے دہلی مین رونق افروز ہوئے اسٹیشن ریلوے پر لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر افسران ملکی و فوجی نے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا۔ اسٹیشن پر مینونسپل کمشنران دہلی نے ایک ایڈریس خیر مقدم پیش کیا اسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا۔)

مسٹر پریسیڈنٹ و ممبران مینونسپل کمیٹی۔ میرے اول مرتبہ دہلی آنے پر جو خیر مقدم آپ نے کیا ہے اُسکا مشکور ہون۔ جب آپ کے شہر کی عظمت کو خیال کرتا ہون تو مین اسوجہ سے نادم ہوتا ہون کہ مین نے ابتک یہان آنا ملتوی رکھا اور اب اپنی مدت عہدہ کے دوسرے سال کے اختتام پر یہان آیا ہون۔

آپ نے کہا ہے کہ دہلی قدیم اور تاریخی شہر ہے اور اس شہر کے زمانہ سابق کی عظمت و شان شوکت کا خیال بہ نسبت اور شہرون کے بہت ہی قوی ہے لیکن آپ نے یہ بھی کہدیا ہے کہ زمانہ حال مین بھی بلحاظ تجارتی اور سوشل سرگرمی کے یہ شہر اور شہرون پر فائق ہے اور بہ نسبت سابق کے اب بھی اسکی شہرت کچھ کم نہین ہے۔ یہ سُنکر مین بہت خوش ہوا کہ حال مین شہر دہلی نے دستکاری اور فنون مین عمدہ ترقی کی ہے اور آپ کے شہر والون نے

بعض جدید کاروبار اہم شروع کیے ہین - جو کامیابی آپ کو حفظان صحت
اور بہم رسانی آب کے اصلاحات کرنے مین حاصل ہوئی ہے اُسپر مین آپ
کو بخوشی مبارکباد دیتا ہون - اِن معاملات کی خبرگیری کرنا ہندوستان
کی مینونسپلٹیون کا خاص فرض ہے اور جس جگہ ایسی خبرگیری نہین کیجاتی
وہان ہر ماہ مین اِس عدم توجہی کے مہلک نتائج سُننے مین آتے ہین -
آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ چونکہ بوجہ ریلوے کے آپ کا شہر اور حصص
ہندوستان سے ملا ہوا ہے لہذا آپ کے شہر کی حالت مستحکم ہے - بلاشک
اس معاملہ مین آپ کو خاص فوائد حاصل ہین - آپ نے اپنے ایڈریس مین
تین ریلوے لائنون کا ذکر کیا ہے منجملہ اُنکے یہ بات سنکر مین بہت خوش ہوا
کہ ایک بہت ضروری لائن اب قریب تکملہ کے ہے اس ریلوے کے باعث
آپ سے انبالہ اور کالکا بہت نزدیک ہوجاوینگے اور گورنمنٹ ہند کا
موسم گرما کا صدر مقام ۴۰ میل اور قریب ہوجاویگا - آپ نے نہایت
امیدبخش الفاظ مین ایک اور لائن کا ذکر کیا ہے جسکے ذریعہ سے آپ کا شہر عظیم
بندرگاہ کراچی سے قریب ہوجاویگا - اور آپ نے کنایتًا یہ بات بھی کہی ہے
کہ اس ریلوے کی تجویز مین مجھ سے امداد ملنے کی معقول توقع ہے - لیکن صاف
بات تو یہ ہے کہ عنقریب اس تجویز کو گورنمنٹ ہند سے امداد ملنے کے آثار
نہین نظر آتے ہین - لیکن اگر اس ریلوے کا بنانا مستحکم تجارتی اصول پر
مبنی ہو تو نجی طور پر بہت سی امداد کی امید ہوسکتی ہے اور اگر ایسا ہوا تو آپ
اس بات سے مطمئن رہین کہ گورنمنٹ اس تجویز کے بانیون کو معقول سہولیت
پیدا کرنے مین ہرگز دریغ نہ کریگی -
تیسری لائن کی تجویز کے بارہ مین جو دریاے جمن کی جانب رہتک سے

کنارہ کے برابر دہلی سے آگرہ تک بنائی جاویگی مین صرف یہ کہنا کافی سمجھتا ہون
کہ جو قوی امید آپ نے اس بارہ مین ظاہر کی ہے اُسکو مین نے بغور سنا ہے
یعنے یہ کہ اگر یہ لائن بنائی جاوے تو بڑے پیمانہ پر بنائی جاوے کیونکہ مختلف
پیمانون کے ریلوے بنانے مین تجارت کی ترقی مین بہت سی قباحتین پیش
آتی ہین - میری بھی یہ ہی رائے ہے اور مین اسوجہ سے بہت خوش ہوا کہ
میری رائے کی دہلی مینونسپلٹی مین ایسی قطعی سفارش سے تائید ہوتی ہے -

اس بات کے سننے سے مجکو بہت اطمینان ہوا کہ آپ کو اُن مذہبی تفرقون سے
سخت نفرت ہے جنکی وجہ سے ایک زمانہ مین اس جگہ کے بدنام ہونے کے آثار
نظر آتے تھے - بدریافت اس بات کے مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ اُس سال کے
بعد جب یہ ناشدنی واقعات ظہور مین آئے تھے دونون فرقون کے سربرآوردہ
لوگ باہم اتفاق سے رہتے ہین اور باہم اتحاد وصلح ہے - گورنمنٹ اس امر کے
توقع رکھنے کی مستحق ہے کہ آنریری مجسٹریٹان اور ممبران مینونسپلٹی ان معاملات مین
کوشش کرین اور چونکہ ان لوگون نے گورنمنٹ سے معزز عہدے پائے ہین لہذا
مین امید کرتا ہون کہ یہ لوگ اپنے فرض کو تسلیم کرینگے - یہ فسادات اُس تعصب
مذہبی کا بقیہ ہین جسکا مہذب اقوام مین نام ونشان بھی نہ ہونا چاہیے - ان فسادات
سے جو فتنہ بپا ہوتا ہے اُسکے فرو کرنے کے لیے گورنمنٹ کسی قدر کوشش کرسکتی ہے
اور اگر ضرورت پڑے تو ہم اپنا کام بمستعدی تمام کرنے کے لیے آمادہ ہین لیکن
میری رائے مین اُنکا انسداد اُن تدابیر سے عمدہ نہین ہوسکتا جو فرو کرنے کے لیے
کیجاوین بلکہ عام رایون کے اثر سے ہوسکتا ہے اور میرے خیال مین اگر ان
رایون کے رہنما لوگ دانائی سے کام لین اور ان فسادات کے بانیون کو یہ
بات جتادین کہ وہ لوگ صرف قانون ملک کی ہی خلاف ورزی نہین کرتے

بلکہ اپنے شہر والون کی کثیر تعداد کے سچے عقائد کی بھی خلاف ورزی کرتے ہین تو ان افسوسناک واقعات کی وجہ سے آپ کا شہر ہرگز بد نام نہو۔

اِس گفتگو کے آخر مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے لیڈی لینسڈون کا ذکر نہایت عمدگی کے ساتھ کیا ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ لیڈی لینسڈون بھی ایک دو روز مین میرے پاس یہان آجاوینگی۔

نمبر ۶۶

اسپیچ بجواب ایڈریس مینونسپلٹی آگرہ

۲۲- نومبر سنہ ۱۸۹۰ء

[حضور والیسرائے مع جنابہ لیڈی لینسڈون صاحبہ بتاریخ ۲۲- نومبر بوقت صبح آگرہ مین رونق افروز ہوے- اسٹیشن ریلوے پر سر آکلنڈ کالون لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی اور دیگر فوجی و ملکی حکام اور روساء والاتبار نے جنمین مہاراجہ صاحب بہادر بھرتپور و مہارانا صاحب بہادر دھولپور و راجہ صاحب قرولی و والی بھدا ور شامل تھے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا- اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ممبران مینوسپلٹی نے ایک ایڈریس پیش کیا- اسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا :-]-

مسٹر چیرمین و ممبران مینونسپل بورڈ- جس عنایت کے ساتھ آپ نے میرا خیر مقدم کیا ہے اور جن دوستانہ اور محبانہ الفاظ مین آپ نے میرے والیسرائے مقرر ہونے کا ذکر کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون- آگرہ آنے مین مجھکو واقعی توقف ہوا- لیکن آپ اس توقف کو میری جانب سے سرد مہری کی علامت نہ خیال کرین- آپ کو اس امر کا یقین دلانا غیر ضروری ہے کہ مین یہان کیسی کیسی خوشی کی امیدون مین آیا ہون اور مجھکو یہان کی مشہور عجیب و غریب عمارتون کے دیکھنے کا کیسا شوق تھا مین یقین کرتا ہون کہ مجھکو اپنی امیدون

مین کسی طرح مایوسی نہوگی - یہ کچھ بڑی بات نہین ہے کہ ایسا مشہور شہر جسپر آپ نازان ہین اس امر کی کوشش کرے کہ اس شہر کے حال کی حالت کو گذشتہ حالت کے لائق بنا دے - یہ بات معلوم ہونے سے مین خوش ہوا کہ آپ کی مینونسپلٹی کے ایسے ہی خیالات ہین اور ممبر لوگ معاملات ترقی تعلیم و شفاخانہ جات اور دیگر مفید اصلاحات مین خوب دل لگاتے ہین - اپنی مدت قیام آگرہ مین میرا ارادہ ہے کہ آگرہ کالج اور لیڈی ڈفرن اسپتال کو دیکھون کیونکہ انکا ذکر آپ نے خاص طور پر کیا ہے یہ کہنا محض فضول ہے کہ لیڈی لینسڈون اسپتال مذکور مین دل لگانے کو آمادہ ہین - مین آپ کے اس بیان کی تصدیق کرتا ہون کہ ہنر آنر لفٹنٹ گورنر سے بڑھکر کار ہاے مفید عام کا سچا دوست اور کوئی نہین ہے اور آپ کا انکی امداد کی قدردانی کرنا بجا ہے -

اے صاحبو آپ کی یہ امید کہ ہمکو آگرہ کا قیام دلچسپ اور خوشگوار معلوم ہو بلاشک پوری ہوگی اور جب یہ خیال کیا جاے کہ آگرہ صرف نہایت دلچسپ مقام ہی نہین ہے بلکہ یہان بہت آسانی کے ساتھ آمد و رفت ہوسکتی ہے تو باوصف اُس احتیاط کے جو اعلاے حکام عموماً کام مین لاتے ہین مین پوری امید اس بات کی ظاہر کرسکتا ہون کہ ہندوستان سے جانے کے قبل ہم ایک مرتبہ آگرہ مین اور آوینگے -

آپ کے ایڈریس کا مشکور ہون اور اُسکو بکمال خوشی قبول کرتا ہون -

نمبر ۶۷

اسپیچ بوقت دربار بمقام آگرہ

۲۴ - نومبر ۱۸۹۰ء

[بتاریخ ۲۴ - نومبر بروز دوشنبہ بوقت سہ پہر قسمت میرٹھ و روہیلکھنڈ و آگرہ کے روساء اور والیان ملک کے لیے حضور وایسرائے نے ایک دربار منعقد فرمایا یہ دربار جناب محتشم الیہ کے لشکر مین ایک شامیانہ مین منعقد ہوا اور اسمین ۴۰۰ - درباری علاوہ بہت سے یورپین تماشائیون کے حاضر تھے - جب درباری لوگ جناب محتشم الیہ کے روبرو پیش ہو چکے - اُسکے بعد جناب محتشم الیہ نے کھڑے ہوکر درباریون سے یون خطاب فرمایا:-]

جنٹلمین - اِس صوبہ کے قسمت ہاے میرٹھ و روہیلکھنڈ و آگرہ کے اتنے روساء سے ملکر مجھکو بہت حظ حاصل ہوا - جو دورے کہ قائم مقامان تاج ہندوستان مین کرتے آئے ہین اُنسے ایک فائدہ یہ ہے کہ صرف ریاستون کے والیان ملک اور روساء عظام سے ہی ذاتی ملاقات کرنے کا اُنکو موقع نہین ملتا بلکہ سرکاری اضلاع کے زمینداروں اور روساء سے بھی ملاقات کرنے کا موقع ملتا ہے - مین حاضرین جلسہ کو مبارکباد دیتا ہون کہ اس حصۂ ملک مین عموماً سرسبزی رہتی ہے - اس سرسبزی کو اسوجہ سے اور بھی زیادہ سبز قدم سمجھنا چاہیے کہ ایک وقت مین ماہ ستمبر و اگست مین بارش نہونے کی وجہ سے فصل کو بہت نقصان ہوا اور ربیع کی فصل کی بالکل امید جاتی رہی - لیکن موسم سرما کے شروع مین

جو بارش ہوئی اُسکی وجہ سے میری راے مین ربیع کی فصل کے پھر عمدہ آثار پیدا ہو گئے - گورنمنٹ ہند اُن متمول اور ذی رتبہ اصحاب کی امداد سے جو اسوقت یہان موجود ہین مستفید ہونے سے ہمیشہ خوش ہوتی ہے اور آج کل ان لوگون کو مفید کامون مین امداد دینے کے بہت موقع ملتے ہین - مثلاً ہمکو یہ امید ہے کہ یہ لوگ رفاہ عام کے کامون اور عام لوگون کی بہبودی اور تندرستی کی تدابیر مین ترقی کی کوشش کرکے سربرآوردہ ہو سکتے ہین - اور اِن کامون مین سب سے بڑھکر وہ کام ہین جو حال مین بڑے بڑے شہرون کی مینونسپلٹیون نے شروع کیے ہین اور انمین بھی مفید اور فائق یہ کام ہے کہ بڑے بڑے شہرون کے باشندون کے لیے صاف پانی مہیا کیا جاوے چنانچہ یہ خوشی کی بات ہے کہ سب سے اول یہ کام آگرہ مین ہی شروع ہوا اور الہ آباد بنارس اور کانپور نے اسکی تقلید کی - مجھکو یقین ہے کہ اور بھی بڑے بڑے شہر اس نظیر سے استفادہ اُٹھائینگے -

ماسواے اسکے یہ بھی بہت خوشی کی بات ہے کہ اس صوبہ مین ڈفرن فنڈ کو نہایت فیاضی کے ساتھ امداد ملی ہے - اب تمام ہندوستان مین میڈیکل مدارس اور اسپتال جاری ہوتے جاتے ہین اور مجھکو بدریافت اس بات کے بہت خوشی ہوئی کہ شہر آگرہ مین بھی اس معاملہ مین خوب کوشش ہو رہی ہے -

اعلے تعلیم کی ترقی کے لیے جو مساعی کہ مختلف حصص صوبہ ہذا مین ہو رہے ہین اُنکو دیکھکر مجھکو بہت اطمینان ہوا اور امید کرتا ہون کہ اس اہم معاملہ مین الہ آباد یونیورسٹی کے ذریعہ سے عام لوگون کو اور بھی شوق پیدا ہوگا - اسی سلسلہ مین یہ بھی کہہ سکتا ہون کہ مین اُن تجاویز پر جو تعلیم پیشہ کی ترقی کے بارہ

مین زیر تجویز زیر اونشل حکام ہین نہایت دلچسپی کے ساتھ غور کرتا رہونگا۔

دوسرا معاملہ جس سے تمام لوگون کو تعلق ہے وہ انتظام پولس ہے۔ اس معاملہ پر ایک کمیٹی غور کر رہی ہے اور ابھی تک کوئی فیصلہ نہین ہوا ہے لیکن اس کمیٹی کے مقرر ہونے سے ہر ایک فرقہ کو اس بات کا موقع دیا گیا ہے کہ اپنی رایون اور حاجتون کا اظہار کرین۔

ایک بات جو حال ہین مین نے دہلی مین کہی تھی اُسکو اس موقع پر دوبارہ کہنا چاہتا ہون اور وہ اُن فسادات کے بارہ مین ہے جو وقتاً فوقتاً ہندو اور مسلمانون کے درمیان ہوتے ہین۔ اس قسم کے خیالات کا قائم رہنا جسقدر مانع ترقی صوبہ ہذا ہے اُسقدر کوئی اور چیز مانع نہین ہے اور جو گمراہ لوگ کہ رعایا کے فروشدہ خیالات ناشکیبی اور ناراضی کو ترغیب دیتے ہین اُنکے لیے جتنی ملامت کیجاوے بجا ہے۔ تذکرۃً آپ لوگون سے یہ بھی کہتا ہون کہ آپ کو معلوم ہے کہ جنابہ ملکہ معظمہ جو اس ملک کے کل کامون مین خوب دل لگاتی ہین اور یہان کی کارروائیون کو نہایت غور سے ملاحظہ فرماتی رہتی ہین کئی مرتبہ مجھ سے ان باہمی تعصبانہ خیالات اور نفاق پر جنسے کہ امن خلائق مین خلل واقع ہوتا ہے دلی نفرت ظاہر کر چکی ہین۔ اِس سال مین نے جنابہ ممدوحہ کو نہایت خوشی کے ساتھ اطلاع دیدی ہے کہ ایام محرم مین آگرہ کے باشندون کا چال چلن ضرب المثل رہا ہے۔ مین اُمید کرتا ہون کہ وہ لوگ جنکو ہم عام رائے کے رہنما سمجھتے ہین یہ کوشش کرینگے کہ صرف فتنہ و فساد ہی فرو نہ ہو جاوے بلکہ بلا امتیاز مذہب ہر ایک قوم کے دلون مین باہمی اخلاص اور تحمل کے خیالات پیدا ہو جاوین۔ ان فسادون کو سخت تدابیر سے فرو کرنے کے لیے گورنمنٹ آف انڈیا ہر طور سے آمادہ ہے لیکن

یہ کام آپ کا ہے کہ اُن بخت اختلافات اور تعصبات کو فرد کرین جنکی بیرونی علامات یہ فسادات ہین -

گذشتہ ایام مین مین نے چند اعلی درجہ کے راجپوتانہ کی دیسی ریاستون کی سیر کی ہے اور ہن دیسی ریاستون کے والیان یعنی والی ریاست دھولپور و والی ریاست قرولی و والی ریاست بھرتپور کو اور قائم مقام ریاست ہے پور کو مین اس دربار مین شریک دیکھ کر بہت خوش ہوا اس صوبہ کی دوسری ریاست یعنی ریاست ترائی کے والی ابھی کم عمر ہین اور میو کالج اجمیر مین تعلیم پاتے ہین - مین نے اُنکو وہان دیکھا تھا اور اُنکی تعلیمی ترقی کے آثار دیکھ کر مجھکو بہت خوشی حاصل ہوئی تھی -

حال مین راجپوتانہ کے دورہ مین ایک بات مجھکو بہت پسند آئی اور اُسکا ذکر مین اس موقع پر کرنا چاہتا ہون - وہان کے راجپوت ریاستون مین کچھ عرصہ سے یہ بندوبست ہو رہا ہے کہ جو بے انتہا اصراف قدیم رودج کے بموجب شادی اور موت مین پڑتے ہین اُنمین تخفیف کیجاوے - تقریباً تین سال کا عرصہ گذرا جب اس معاملہ کا آغاز حسب خواہش والیان ملک و روسا عظام راجپوتانہ کے ہوا تھا اور اس قسم کے اصرافات کے محدود کرنے کے لیے معقول قواعد وضع کیے گئے تھے - چنانچہ اب ہر ایک ریاست مین ایک ایک کمیٹی مقرر ہے اور اُس کمیٹی کا یہ کام ہے کہ اس بات کی نگرانی رکھے کہ ان قواعد کی پابندی ہوتی ہے اس معاملہ کی تحریک خودبخود ہوئی تھی اور حالانکہ کرنل والٹر سابق اجنٹ گورنر جنرل سے جو کہ کل ریاستون کے معتمد علیہ تھے بہت کچھ امداد ملی لیکن اسمین شک نہین کہ اس معاملہ کو واقعی کامیابی اسوجہ سے ہوئی کہ اشخاص متعلقہ کو بے انتہا نفع پہونچا -

میری راے مین راجپوتانہ کے والیان ملک اور ٹھاکرون کو اُس دانائی پر مبارکباد دینا چاہیے جو اُنھون نے اس معاملہ مین ظاہر کی ہے اور مجھکو یقین ہے

کہ اس پسندیدہ راستہ پر وہ لوگ ہمیشہ ثابت قدمی کے ساتھ چلے جاوینگے - میری دانست مین اُنکی یہ تمثیل قابل تقلید ہے اور مجھکو امید ہے کہ اور ریاستین اِسکی ضرور پیروی کرینگی - لیکن یہ معاملہ ایسا ہے کہ جو گورنمنٹ ہند کے ہاتھ مین نہین ہے اور بہ حیثیت اعلیٰ افسر اُس گورنمنٹ کے مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ اس معاملہ کے موجدون کی فراست اور اخلاقی دلیری پر آفرین کہون اور یہ امید ظاہر کردن کہ اس معاملہ کے پابند کرنے مین اُنکو تنہا نہ چھوڑا جائیگا -

بدون اس امر کے ظاہر کرنے کے کہ جن جن والیان ملک سے مجھکو ملاقات کرنے کا موقع ملا وہ سب میرے ساتھ نہایت خُلق اور محبت کے ساتھ پیش آئے اور اُنھون نے برٹش سلطنت کی خیرخواہی کی پوری پوری داد دی مین راجپوتانہ کے والیان ملک کا ذکر نہین ختم کر سکتا اور نہ اِس جلسہ مین ختم کلام کر سکتا ہون - مجھکو یقین ہے کہ جن خیالات کا اُن والیان ملک نے اظہار کیا ہے وہ اِس اعتقاد پر مبنی ہین کہ جو برتاو اُنکے ساتھ برٹش گورنمنٹ نے کیا ہے وہ اِسی لائق ہے کہ یہ لوگ ایسی خیرخواہی کرین - ان سب کو معلوم ہے کہ ہماری یہ آرزو ہے کہ آپ کو حتی الامکان امداد اور تقویت دین اور اُنکے حقوق پر دست اندازی کرنے سے احتراز کرین اور اُنکی عملداری اور شان و شوکت کو بدستور استوار قائم رکھین -

نمبر ۶۸

اسپیچ بجواب ایڈریس آگرہ کالج

۲۷- نومبر ۱۸۹۹ء

۲۷- نومبر کو بوقت سہ پہر حضور ویسراے نے آگرہ کالج ملاحظہ فرمایا اور ایک ایڈریس کمیٹی کارکن کا قبول فرمایا- کالج کے دروازے پر ہنر آنر لفٹنٹ گورنر و پرنسپل صاحب مدرسہ و کمیٹی کارکن نے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا عام لوگون کا ہجوم کثیر تھا- ایڈریس مین کالج کی کارروائی کے حالات درج تھے- ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضور ویسراے کھڑے ہوے اور یون ارشاد فرمایا-

یور آنر- اراکین کمیٹی کارکن- لیڈیز و جنٹلمین- آپ کی اس دعوت کو قبول کرنے اور اتنے اصحاب آگرہ کالج سے ملاقات ہونے کے باعث مجھکو بہت خوشی ہوئی- مین اُن دوستون کا بہت احسان مند ہون جنھون نے آگرہ مین میرے لیے براہ کرم ایسا بندوبست کر دیا ہے جس سے مجھکو صرف اِس شہر کی تاریخی مشہور عمارات کے دیکھنے کا ہی موقع نہ ملے گا بلکہ بہت سی ایسی چیزون کے دیکھنے کا موقع ملے گا جنکی عمدگی اور جانداری پر اس شہر کی اور گرد نواح کی ترقی اور سرسبزی کا دارمدار ہے-

مین اس بات سے خوش ہون کہ آپ گورنمنٹ ہند کو اس بات پر آفرین دیتے ہین کہ گورنمنٹ موصوف کو تعلیم سے بہت دلچسپی ہے لیکن مین یہ امر نہین

فراموش کر سکتا کہ تعلیم عام کے اہتمام اور انتظام کی اول جواب دہی نہایت ہی مناسب طور پر لوکل گورنمنٹون کے سپرد کر دی گئی ہے اور اگر آگرہ جیسے شہر مین تعلیم کو خوب ترقی حاصل ہوئی ہے تو یہ لوکل حکام کے مساعی کے باعث حاصل ہوئی ہے - اور مین یقین کرتا ہون کہ آپ مجھ سے اتفاق کرینگے کہ آپ کو جو کچھ ترقی حاصل ہوئی ہے وہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی ذاتی اعانت کے باعث ہوئی ہے کیونکہ ہز آنر ہمیشہ سے اپنے قول و فعل سے تعلیم کے معاون رہے ہین -

جیسا کہ آپ نے کہا ہے اس کالج کے معاونین کو صرف یہی دعوی نہین ہے کہ اسنے قابل تعریف کامیابی پائی ہے بلکہ چند سال کا عرصہ ہوا جب یہ کالج اُن لوگون کے مساعی سے جو کہ ایسی کار آمد چیز کو نیست نابود ہوتے ہوے نہین دیکھ سکتے تھے کالعدم ہونے سے بچ گیا - مین امید کرتا ہون کہ وہ زمانہ مشکلات اور وسواس کا اب گذر گیا اور پھر واپس نہ آویگا اور اُن اعزازون کے حالات سے جو گذشتہ پانچ سال مین کالج ہذا کے طلبہ نے پائے ہین اور کمیٹی کارکن اور مسٹر طامسن پرنسپل کی خوش انتظامی سے جنھون نے کہ نہایت سرگرمی اور وفاداری سے کام کیا ہے یہ امید کرنا بجا ہے کہ یہ کالج نہایت عمدگی کے ساتھ بہت دنون تک قائم رہے گا - مین نے خاص کر اس بات پر خوب غور کیا ہے کہ اِس مدرسہ کے طلبہ نے گذشتہ موسم گرما مین کلکتہ یونیورسٹی سے ڈگریان بہت لیاقت کے ساتھ پائی ہین - چونکہ مین یونیورسٹی موصوف کا چانسلر ہون مجھکو اُسکے ساتھ ایک خاص دلچسپی ہے - منجملہ ان طلبہ کے ایک طالبعلم بابو ستیش چندر بنرجی نے یہ قابل تعریف اعزاز پایا ہے کہ زبان انگریزی کے آنرز کے امتحان کے درجہ اول مین سب سے اول رہا ہے اور مضمون فلسفہ مین پورے نمبر پائے ہین مین اِس امر کا ذکر کرکے الہ آباد یونیورسٹی کی بے توقیری نہین کرتا ہون - اِس یونیورسٹی کا

اثر بھی روز بروز شمالی ہندوستان مین زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اس سے بلاشک ممالک مغربی و شمالی کی تعلیم کو بہت ترقی ہوگی۔

یہ سنکر مین خوش ہوا کہ اِس عمارت کے بازو مین آپ کا ایک اور عمارت تعمیر کرانے کا ارادہ ہے جسمین علوم طبعی کا مدرسہ رہیگا۔ مین ہمیشہ سے اِس بات کا قائل ہون کہ محض علم ادب کی تعلیم پر دارمدار رکھنا غلط ہے۔ تھوڑا عرصہ گذرا جب مین نے اُس رائل کمیشن مین کام کیا تھا جسکے پریسیڈنٹ ڈیوک آف دیون شایر تھے اور جو خاص اس غرض سے مقرر ہوا تھا کہ اُن تدابیر پر غور کیا جاے جنکے باعث انگلستان مین طبعی تعلیم کو ترقی ہو۔ جو حالات کہ ہم کو وہان معلوم ہوے اُنسے مجھکو یقین کامل ہوگیا کہ طبعی تعلیم نہایت مفید ہے اور اس تعلیم کو مدارس کی معمولی خواندگی مین شامل کرنا اچھی طرح سے ممکن ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ بمقابلہ اور ملکون کے شاید اس ملک مین جوان طلبہ کو اس بات سے بہت نفع پہونچیگا کہ ایسے مضامین پڑہین جنسے اُنکی طبیعتین اُن صحیح طرائق فکر کی عادی ہوجائین جو طبعی مشاہدہ اور تجربہ سے متعلق ہین۔ یہی حال اُس تعلیم کا ہے جسکو عموماً تعلیم پیشہ کہتے ہین اور جسکا منشا یہ ہے کہ ان طبعی طرائق اور اصول کو فنون اور دستکاری مین عمل مین لایا جاوے۔ اس تعلیم مین ایک فائدہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانون کو بجاے اسکے کہ محض علم ادب کی اور اُن پیشون کی تعلیم مین مصروف ہین جنکے لیے علم ادب کی تعلیم درکار ہے معاش پیدا کرنے کا دوسرا وسیلہ ہاتھ آجاتا ہے۔

مزید بران اسمین ایک فائدہ یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے ہندوستان کے زمانہ سابق کے بعض مشہور فنون اور دستکاریان برقرار رہینگی یا اُنمین ازسرنو جان پڑجاوے گی ورنہ اگر ان فنون اور دستکاریون کو اس ارزانی اور مقابلہ باہمی اور کم قدری کے زمانہ مین بے مدد علوم تنہا چھوڑ دیا جاوے تو انکا برقرار رہنا

مشکل ہوگا جس شخص نے کہ اس ملک مین سیاحی کی ہے اور وہ نفیس یادگار اور آثار صنادید دیکھے ہین جو تقریباً ہر ایک حصہ ملک ہذا مین موجود ہین وہ بلاشک اس بات کو تسلیم کرے گا کہ زمانۂ سلف سے جو اقوام ہندوستان مین رہی ہین اُنکے دلون مین فنون کا ازبس شوق رہا ہے - مین امید کرتا ہون کہ ایسا زمانہ نہ آوے جب ہندوستان مین صرف وہی رزان اور بدنما فنونی پیداوار حاصل ہون جو ہمارے ریلوے اسٹیشنون پر کثرت سے پڑی رہتی ہین اور ہندوستان کے عمدہ یافت کی دستکاری صرف جیلخانون ہی مین ہوا کرے - زمانۂ سابق کے ہندوستان کے معمار و زرگر و جلد ساز و نجار و سنگتراش اور پارچہ باف لوگ ہمارے لیے ایسی نشانیان چھوڑ گئے ہین جو صنعت کے لحاظ سے یورپ کے نہایت قیمتی آثار صنادید کے ہم پلہ ہین - پھر کیا یہ امید کرنا کچھ بڑی بات ہے کہ ایسے ذی فنون لوگون کی قوم نیست و نابود نہ ہونے پاوے بلکہ ہمارے کالجون اور مدرسون کی عاقلانہ ہدایت کے ذریعے سے سرسبز و شاداب رہے -

علاوہ برین بمقابلہ محض تعلیم علم ادب کے تعلیم فنون و دستکاری یا علم طبعی مین ایک فائدہ یہ ہے کہ بہ نسبت تعلیم اول الذکر کے اس تعلیم کے ذریعہ سے اصلی خوبی اور بناوٹ بہت سہولیت کے ساتھ دریافت ہو سکتی ہے - جو شخص کہ صنعت گری یا دستکاری یا جرثقیل یا انجنیری کا پیشہ اختیار کرتا ہے اُسکو اپنے کام سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اُسکی لیاقت کی برابر جانچ ہوتی رہتی ہے اور یہ جانچ زمانۂ تعلیم مین ہی نہین بلکہ تعلیم ختم کرنے کے بعد ہوتی ہے - نالائق انجنیر یا کاریگر یا نقشہ نویس فوراً معلوم ہو جاتا ہے - اُسکے نقص اُسی کے روبرو آتے ہین اور پھر وہ مجبور ہو جاتا ہے لیکن وہ سبک دماغ شخص جسنے کہ کوئی تعلیمی اعزاز یا کوئی یونیورسٹی کی ڈگری پائی ہو یا جو شخص کہ عمدہ معمولی عبارت بہ سہولیت لکھ سکتا ہو یا

ہوا سکتا ہو یا وہ شخص جو کوئی ہوئی یا رٹی رٹائی عبارت کو بیان کر سکتا ہو یہ لوگ اگر ذرا عقل مندی سے کام لین تو بہت دنون تک لائق و فائق بنے رہتے ہین اور انکی قلعی جلد نہین کھلتی چنانچہ ایسے لوگون کی تعلیم اُسوقت ختم ہوجاتی ہے جب کہ ڈگری یا ڈپلوما یا ملازمت ملجاوے۔ لیکن جو لوگ علم طبعی پڑھتے ہین اُنکی تعلیم کبھی اختتام کو نہین پہونچتی۔ ہر ایک کاریگر کی زندگی ایک طولانی سلسلۂ دقیق امتحانات آزمائش کا تصور کرنا چاہیے ورنہ یہ امتحانات اُنکو بہ رضا مندی یا بلا رضامندی ضرور دینے پڑتے ہین۔

چنانچہ بوجوہات مندرجۂ بالا اگر اُن تبدیلیون کا جو حال مین ہو رہی ہین منشا ہے کہ طلبہ کو بامتیاز محض تعلیم علم ادب کے تعلیم علم طبعی یا پیشہ دیجاوے تو مجھکو مطلق افسوس نہین ہے۔ مین یہ سُنکر خوش ہوا کہ آپ کا یہ ارادہ ہے کہ اس کام کے لیے ایک معلم رکھا جاوے جو طلبہ کو نقشہ کھینچنا اور پیمائش سکھاوے اور روڑکی کی خواندگی تیار کراوے۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اور بہت سے طلبہ بھی جنکا ارادہ انجنیری پڑھنے کا نہین ہے ایسا وقت نکالین جسمین نقشہ کھینچنے کے ابتدائی امور ضرور سیکھا کرین۔

یہ سُنکر بھی مین خوش ہوا کہ آپ اپنے طریقۂ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی سکھاتے ہین اور میرے خیال مین تربیت سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ آپ اپنے طلبہ کی بہت سخت نگرانی کرتے ہین اور بے ضابطگیون پر سخت سزا دیتے ہین اور آپ یہ امر ضروری سمجھتے ہین کہ یہ لوگ فرمابرداری اور مستحکم اخلاقی اصول کے عادی ہوجاوین۔ آپ کے جیسے مدارس کے لیے جبکہ آپ لوگ صرف طلبا کو تعلیم ہی نہین دیتے ہین بلکہ بعض حالتون مین اُنکو کالج کے احاطہ کے اندر مکان دیتے ہین یہ امور خاص کر بہت ضروری ہین۔

آپ کی رپورٹ سے یہ حال دیکھکر مین خوش ہوا کہ آپ کا ارادہ یہ ہے کہ جسمانی تعلیم اور دلیرانہ کھیلون کو ترغیب دینے کی جانب زیادہ توجہ کیجاوے۔ میری راے مین ہر ایک لڑکے کے لیے اُس تربیت سے بڑھ کر اور کوئی تربیت نہین ہے جو وہ کرکٹ کے میدان مین حاصل کرے۔

مین ایک اور امر کا ذکر کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اس کالج مین کُل دوسو طلبہ ہین منجملہ اُنکے ۱۹۰ ہندو ہین۔ مین جانتا ہون کہ میرے بہت سے مسلمان دوست حال مین اپنے ہم مذہبون مین ترقی تعلیم کی سخت کوشش کر رہے ہین اور مجھکو یہ امید ضرور ہے کہ آیندہ ایسے کالجون مین مسلمان طلبہ اپنی تعداد کی نسبت سے زیادہ آوینگے۔

اب صرف یہ باقی رہا ہے کہ مین ان طلبہ کو یہ دعا دون کہ اِنکو زمانہ طالب علمی مین اور نیز اُسکے بعد کامیابی حاصل ہو۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ طلبہ اس امر کا خیال رکھینگے کہ حالانکہ ہم لوگ اسکول کی تعلیم کو یونیورسٹی کی تیاری کا سامان اور یونیورسٹی کی تعلیم کو سرکاری ملازمت کی تیاری کا سامان کہا کرتے ہین لیکن تعلیم کا محض منشا یہ ہی نہین ہے کہ کثیر المنفعت پیشے یا تعلیمی اعزاز یا سرکاری ملازمت ہاتھ آوین خواہ کوئی آدمی امیر ہو یا غریب لیکن اِس بات کا آپ یقین رکھیے کہ اگر وہ اپنے کام کو ہوشیاری اور وقعیت اور فکر اور خوش ترتیبی کے ساتھ کرے گا تو اُسکا کام ہمیشہ بہتر ہوگا۔ مین امید کرتا ہون کہ وہ زمانہ قریب ہے جب جہالت اور بے علمی خاص کر متمول لوگون کے لڑکون مین ایک عیب خیال کی جاوے گی اور جب ایسے مدارس کی جیسا کہ یہ ہے نہایت مربیانہ اور فیاضانہ طور پر اعانت کیجاوے گی۔ لیکن یہ اعانت محض اس خیال سے ہی نہ کیجاوے گی کہ سول سروس مین عمدہ نوکریان

ملین یا عمدہ پیشے ہاتھ آوین بلکہ اِس اعانت کا یہ منشا ہوگا کہ ہمارے
نوجوان طلبہ کو ایسی دماغی تعلیم دیجاوے جو خود مفید ہے اور جسکی وجہ
سے یہ لوگ بشّاش رہین اور زیادہ تر ہوشیار اور نفع رسان ممبران
سوسائٹی ہون -

نمبر ۶۹

اسپیچ بوقت رونق افروزی بمقام بھرتپور

۲۸- نومبر ۱۸۹۰ء

در اثناء قیام آگرہ مین حضور وایسرائے تھوڑی دیر کے لیے بھرتپور تشریف لے گئے وہان مہاراجہ صاحب بہادر نے جناب محتشم الیہ کی بہت خاطر تواضع کی - جس روز جناب محتشم الیہ بھرتپور رونق افروز ہوئے - اُسکی شب کو مہاراجہ صاحب نے جناب محتشم الیہ کی مع پارٹی کے دعوت فرمائی - بعد تناول طعام کے مہاراجہ صاحب بہادر نے اول جنابہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی اور بعد ازان جناب محتشم الیہ کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز عبارت ذیل مین پیش کی !-

یور اکسلنسی وجنٹلمین - آپ کے آج یہان قدم رنجہ فرمانے سے مجھکو ازبس افتخار وانبساط حاصل ہوا - میرے لیے یہ سال بہت مبارک آیا ہے - کیونکہ اسکے شروع مین ہز رائل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر نے اپنی رونق افروزی سے مجھکو افتخار بخشا - اور جنابہ ملکہ معظمہ قیصرہ کی سالگرہ کی تقریب پر ماہ مئی مین گورنمنٹ نے میری سلامی کی تعداد ۱۷ تو پون سے ۱۹ توپون کی کردی اور آج میری خوش نصیبی سے آپ تشریف لائے ہین - اگر آپ کے ساتھ ہز اکسلنسی لیڈی لینسڈون صاحبہ بھی تشریف لاتین تو میری خوشی پوری ہوجاتی -

جو فوائد کہ مجھکو عہد سلطنت برطانیہ مین حاصل ہوے ہین اُنسے مین بخوبی واقفت ہون اور مین اس بات سے بہت خوش ہون کہ مجھکو اپنی عمدہ سے عمدہ فوج کو گورنمنٹ کے سپرد کرنے کا موقع ملا - آپ براہ مہربانی کل اُس فوج کا ملاحظہ فرماوینگے - مجھکو یقین کامل ہے کہ اگر ایسا اتفاق پڑا کہ اس فوج کو سلطنت کی حفاظت مین کام کرنا پڑے تو یہ فوج اپنی خدمتگزاری سے اُس خیرخواہی اور وفاداری کا خوب اظہار کرے گی جو یہ فوج اور اسکا والی جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی جانب رکھتا ہے -

مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ آپ کا قیام یہان بہت تھوڑی دیر رہے گا لیکن تاہم مجھکو اس قیام پر ہمیشہ فخر رہے گا - اور مجھکو امید ہے کہ آپ کو یہان کی سیر سے لطف حاصل ہوگا اور اس سیر کی خوشگوار یاد رہے گی - اے صاحبو اب مین آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ ہزاکسلنسی حضور وایسراے کی تندرستی کا جام نوش کرین اور اسکے ساتھ جنابہ لیڈی لینسڈون کی تندرستی کا جام بھی شامل کرین -

(حضور وایسراے نے اسکے جواب مین یون ارشاد فرمایا :-)

جن دوستانہ الفاظ مین آپ نے میری تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی ہے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون - حالانکہ جب مین آگرہ مین ٹھہرا ہوا تھا تو آپ سے کئی مرتبہ ملازمت حاصل ہوئی تھی لیکن آپ کی ریاست مین آکر آپ سے پھر ملاقات کرنے مین مجھکو نہایت خوشی حاصل ہوئی - مجھکو اسوقت یہ بھی یاد ہے کہ میرے اس ملک مین آنے کے بعد جسکو عرصہ دو سال کا گذرا آپ ہی اول والی ملک تھے جو مجھ سے ملنے کے لیے کلکتہ تشریف لے گئے تھے -

جو ذکر آپ نے اُن اعزازون کا کیا ہے جو آپ کو امسال حاصل ہوے ہین یعنی

اول تو ڈیوک آف کلیرنس آپ کی ریاست مین تشریف لائے اور دوم آپ کی سلامی کی توپون کی تعداد زیادہ ہوئی اُسکو مین نے بکمال خوشی سُنا ہے۔

مین آپ سے کہہ سکتا ہون کہ ہز رائل ہائنس پرنس وکٹر آپ کی ریاست کی سیر کرکے بہت خوش ہوے تھے جس وجہ سے کہ گورنمنٹ ہند نے آپ کی سلامی بڑھائی وہ یہ ہے کہ چونکہ مجھکو اس امر کا یقین کامل تھا کہ آپ عادل اور منصف حکمران اور جاٹون کی اعلیٰ ریاست کے سردار ہین لہذا آپ اس اعزاز کے مستحق ہین۔ چنانچہ یہ اعزاز مین نے آپ کو بکمال خوشی عطا کیا تھا۔

مین یقین کرتا ہون کہ آپ برٹش تاج کی خیرخواہی اور برکات سلطنت برطانیہ کا اظہار صدق دل سے کرتے ہین۔ آپ نے اس صدق دلی کا ثبوت اُسوقت دیا تھا جبکہ آپ میرے پیش رو لارڈ ڈفرن کو امداد دینے کے لیے آمادہ ہوے تھے اور بہت سا روپیہ حفاظت سلطنت کے لیے آپ نے دینے کا ارادہ کیا تھا اور کُل پیداوار ریاست کی گورنمنٹ ہند کے سپرد کرنے پر مستعدی ظاہر کی تھی۔ آپ کی اول تجویز کو ہم پبلک پالیسی کی رو سے ہم قبول نہ کرسکے۔ لیکن بدریافت اِس امر کے مین خوش ہوا کہ اسوقت آپ کے ایک رجمنٹ سوارون کی اور ایک پیدلون کی خاص تعلیم اس غرض سے پا رہی ہے کہ سلطنت کی حفاظت مین لڑنے کے قابل ہوجاوے۔

مین امید کرتا ہون کہ کل صبح مین اِس منتخب شدہ فوج کی پریڈ دیکھونگا۔ آپ کے سوارون کے رجمنٹ کے نیزون کی قواعد جو اُسکے بہادر کمان افسر نے نہایت عمدگی کے ساتھ کرائی تھی اُسکو مین پہلے ہی دیکھ چکا ہون۔ افسران معائنہ کنندہ کی رپورٹون سے یہ حال دیکھکر مین بہت خوش ہوا ہون کہ

اِن دونون رجمنٹون نے بہت ترقی کی ہے۔ آپ خود اتنے عمدہ سپاہی ہین کہ مجھکو اِس بات کے کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ یہ فوج اِس قلیل عرصہ مین جسمین کہ یہ زیر تعلیم رہی ہے کابل ہوگئی ہے۔ ایسی فوج رفتہ رفتہ میدان جنگ مین شامل ہونے کے لائق ہوتی ہے لیکن میرے خیال مین اسکا آغاز نہایت ہی عمدہ ہوا ہے۔ ابتدا مین یہ بات آسان نہین ہے کہ ایسی فوج کے لیے عمدہ لائق افسر لوگ دستیاب ہوجاوین لیکن اِسمین شک نہین کہ رفتہ رفتہ ایسے افسر لوگ بھی ملجاوینگے۔

مین یہ بھی امید کرتا ہون کہ آپ تھوڑے دنون مین ان دونون رجمنٹون مین اپنی ریاست کی رعایا مین سے رنگروٹ بھرتی کرسکینگے اِس شرط کے پورا کرنے کو ہم نہایت ضروری سمجھتے ہین۔ بالفعل یہ بات قابل اطمینان ہے کہ اِس فوج نے عمدہ ترقی کی ہے اگر آپ خود اِسکی تربیت اور قواعد مین ذاتی دلچسپی نہ ظاہر کرتے تو یہ ترقی نہ حاصل ہوتی آپ کی فوج اور والی ریاست بھرتپور کی خیرخواہی اور وفاداری مین کوئی کلام نہین ہے بیٹھنے سے قبل اب مجھکو صرف یہ کہنا باقی ہے کہ جس عمدگی سے آپ نے لیڈی لینسڈون کی عدم موجودگی کا ذکر کیا ہے اُسکا مشکور ہون۔ مین خوش ہون کہ آپ سے اور آپ کے خاندان کے بچون سے لیڈی لینسڈون کی ملاقات ہوچکی ہے میری بھی خواہش ہے کہ وہ اس موقع پر میرے ساتھ آسکتین۔

اب مین آپ کی تندرستی کا جام نوش کرتا ہون اور جو خاطر تواضع آپ نے کی ہے اُسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون۔

نمبر ۳۰

اسپیچ بوقت افتتاح میٹرنٹی اسپتال آگرہ

۲- دسمبر ۱۹۰۶ء

۲- دسمبر کو ہز اکسلینسی نے آگرہ میٹرنٹی اسپتال متعلقہ ڈفرن فنڈ افتتاح فرمایا - یہ جلسہ ایک عظیم خیمہ مین منعقد ہوا - ہز آنر لفٹننٹ گورنر اور بہت سے تماشائی شریک جلسہ تھے - مسٹر نیل چیرمین کمیٹی نے ایک ایڈریس پڑھا - اس ایڈریس مین کل حال عمارت کی وضع او قطع کا درج تھا اور ڈاکٹر ولکاکس سول سرجن اور مسٹر شیریدن اکزکٹو انجنیر کے خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا تھا -

ایڈریس کے جواب مین حضور وایسراے نے یون ارشاد فرمایا :-

یور آنر - لیڈیز و جنٹلمین - لیڈی لینسڈون نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اُنکی جانب سے آپ کے ایڈریس کا شکریہ ادا کرون اور اُس خوشی کا اظہار کرون جو اُنکو اس اسپتال کے افتتاح کرنے سے حاصل ہوئی ہے - آپ لوگ واقف ہین کہ لیڈی لینسڈون اس ایسوسی ایشن کے کام مین کیا دل لگاتی ہین اور اُنکو اس بات کی کتنی فکر ہے کہ جو کام اُنکے پیشرو لیڈی ڈفرن نے کیا ہے اُسمین کسی طرح خرابی نہ پیدا ہو - اُنکی یہ خواہش ہے کہ مین اُس امداد کا شکریہ ادا کرون جو اِس فنڈ کو صوبہ ہذا مین ملی ہے اور اِس اسپتال کے تعمیر کرانے سے زیادہ تر اور کونسی امداد ہو سکتی ہے جب عمارت

سابق مین یہ عمارت اور اضافہ ہوجاوے گی تو مجملاً اس سے زیادہ مکمل اور کوئی اسپتال کل ہندوستان مین نہ نکلے گا - اور نہ کسی اور جگہ دونون مقاصد جو ایسوسی ایشن کے پیش نظر ہین ایسی عمدگی سے حاصل ہونگے - اول مقصد تو یہ ہے کہ اس ملک کی نسوان کو وہ طبی امداد پہونچائی جاوے جو ابتک اُنکو بہم نہ پہونچتی تھی اور جسکی اُنکو سخت حاجت تھی اور دوسرے یہ کہ ہندوستانی نسوان طلبہ کو طبی تعلیم دیجاوے - اِن دونون مقاصد مین باہم بہت تعلق ہے یہ کہنا کچھ مبالغہ نہین ہے کہ اس معاملہ کی کامیابی کا دارمدار اِس بات پر ہے کہ ہم ہندوستان مین نسوان کی کافی تعداد کو وہ ضروری ہنر اور تجربہ سکھا سکین جسکے ذریعہ سے وہ اس ملک کی عورتون مین پیشہ ڈاکٹری کرسکین جبتک یہ بات نہ حاصل ہو اور جبتک ایسی نسوان ڈاکٹر نہ پیدا ہون جنکا مین نے ذکر اوپر کیا ہے عمدہ سی عمدہ اسپتالون کی عمارتون سے کچھ فائدہ نہ حاصل ہوگا - اور اصلی ترقی مطلق نہ ہوگی - یہ جدید میٹرنٹی اسپتال دونون مقاصد کے لیے ہے - اِس اسپتال مین مریض رکھے جاوینگے اور اُنکے علاج کا انسبا بندوبست کیا جاے گا کہ ہر فرقہ کے مذہبی پرہیز وغیرہ کا پورا پورا لحاظ کرا یاجاے گا - علاوہ برین طلبہ کو بہت کثیر منفعت یہ حاصل ہوگی کہ مریضون کو دیکھکر تعلیم پانے کا موقع ملے گا - یہ بات اور کسی جگہ نہین حاصل ہوسکتی - جتنے تجربون کی آزمائش ابتک اِس ملک مین ہوئی ہے اُن سب مین یہ نہایت ضروری ہے -

ہم کو اُس کراہیت کو رفع کرنا ہے جو زمانۂ قدیم سے مغربی طبی و جراحی طرائق کی بابت ظاہر کیجاتی ہے اور اُن تعصبات پر غالب ہونا ہے جنکی وجہ سے ابتک یہ پیشہ ذلیل اور ادنی طبقہ کے لوگون کے لائق خیال کیا جاتا ہے -

یہ قباحتیں واقعی خوفناک ہین لیکن حالانکہ اِنکو حقیر سمجھنا غلط فہمی ہے پھر بھی بہت سے ایسے وجوہات ہین جنکی وجہ سے اِنکے رفع ہوجانے کا خیال ہوسکتا ہے۔

مین خوش ہون کہ لیڈی لینسڈون کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مجملاً کُل نسوان طلبہ نے اپنے پیشہ کے علمی حصہ کے پڑھنے مین قابل تعریف استعداد ظاہر کی ہے اور یہ بات کہ یہ طلبہ اپنے عمل سے یہ بات ظاہر کردین کہ اُنمین وہ لیاقت موجود ہے جو کسی سخت دلی کے پیشہ مین کامیابی حاصل کرنے کے لیے درکار ہے رفتہ رفتہ معلوم ہوگی۔ اِس نتیجہ کا دارمدار زیادہ تر اُن لوگون کے ذاتی اثر پر ہے جو کہ ان جوان نسوان کی تعلیم کے جواب دہ ہین۔

میری راے مین یہ بات تو ثابت ہوچکی ہے کہ ایسی تعلیم یافتہ نسوان ڈاکٹرون کو خوب گنجائش ملے گی اور آئندہ چند سال مین اُنکی ضرورت بہت بڑھ جاوے گی۔

یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے اِس معاملہ کی تائید مین حال مین ایسے احکام جاری کردیے ہین جنکے رو سے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈس کو یہ اختیار حاصل ہوگیا ہے کہ نسوان تعلیم یافتہ طلبہ کو ہاسپٹل اسسٹنٹون کے عہدون پر مقرر کیا کرین اِس سرکاری اعانت سے ہمارے طلبہ کو نوکریان ضرور ملین گی اور نسوان ڈاکٹرون سے علاج کرانے کے رواج کو ترقی ہوگی۔

پس میرے خیال مین ہم یہ کہ سکتے ہین کہ ان واقعات سے یہ نتائج پیدا ہوتے ہین کہ اول تو نسوان ہند کے لیے یہ ایک جدید پیشہ ملجاوے گا جسکی تعلیم یہان ہوا کرے گی دوم یہ کہ ہمارے طلبہ یہ بات ثابت کرینگے کہ وہ اس پیشہ کا کام نہایت ہوشیاری کے ساتھ انجام دینے کے لائق ہین۔ سوم یہ کہ وہ وقت بھی قریب ہے جبکہ یہ پیشہ ذلیل نہ خیال کیا جاے گا بلکہ ہندوستان کی نسوان کے لیے نہایت معزز پیشہ سمجھا جاے گا

اور جبکہ کُل ہندوستان کی اقوام اِس امر کو تسلیم کرینگی کہ اُس عورت سے بڑھکر اور کسی کا پیشہ عمدہ نہین ہے جو کہ اپنے علم و ہنر کی وجہ سے اشد ضرورت مین اپنی بہنون کی تکالیف رفع کر سکے۔

لیڈی لینسڈون کی یہ خواہش ہے کہ مین اُنکی جانب سے اِس عمارت کے خوش قطع ہونے کی تعریف کرون۔ اِس قطع کے موجد مسٹر سی جے شیر یڈن کو آفرین ہے۔ لیڈی لینسڈون کو یقین ہے کہ جو فکر اِس عمارت کے انتظام کے لیے کی گئی ہے اُسکی مناسب قدر دانی ہوگی۔

لیڈی لینسڈون کی یہ بھی خواہش ہے کہ اُنکو وہ حال سُنکر بہت خوشی ہوئی جو جسمین نے لیڈی لائل اسپتال کے کاروبار کا سُنایا ہے یہ اسپتال گذشتہ موسم گرما مین کھولا گیا تھا اور لیڈی لینسڈون نے اسکو حال مین ملاحظہ کیا ہے۔

اُن مریضون کی تعداد سے جنکا اس اسپتال مین معالجہ ہوا ہے اور جو کہ سال حال مین شفاخانہ مین آئے ہین یہ بات صاف ظاہر ہے کہ جنکے لیے یہ اسپتال کھولا گیا ہے اُنھون نے یہان کی برکات سے مستفید ہونے مین تامل نہین کیا ہے لیڈی لینسڈون کو یہ بات سُنکر بہت خوشی ہوئی کہ جو طلبہ میڈیکل اسکول مین پڑھتے ہین اُنھون نے نہایت عمدہ تعلیم پائی ہے اور اُنمین سے بہتون نے صرف مدرسہ مین ہی اعزاز نہین پائے ہین بلکہ بعد مدرسہ چھوڑنے کے نہایت عمدگی سے کام کیا ہے۔ ان باتون سے میرے خیال مین صرف کیٹی کو ہی اطمینان نہ ہوگا بلکہ اُن دونامی لیڈی ڈاکٹرون کو یعنی مس ہورس اور مس پریری کو بہت خوشی ہوگی جنکے سپرد کہ یہ مدرسہ اور اسپتال رہا ہے۔

لیڈی لینسڈون کی جانب سے مین ڈاکٹر ولکاکس کا جنکی خدمات کا ایڈریس مین ذکر ہے اور ڈاکٹر انڈرسن کا شکریہ ادا کرتا ہون جو کہ سال ۱۸۸۸ء مین

کچھ دنون تک آگرہ میڈیکل اسکول کے پرنسپل رہے ہین اور جنکی قابل قدر امداد کا سالانہ رپورٹ سال گذشتہ مین خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے - ایسوسی ایشن کو خوب معلوم ہے کہ اس معاملہ کی کامیابی زیادہ تر اُن صاحبان سول سرجن کی امداد پر منحصر ہے جنھون نے تمام ہندوستان مین نہایت وفاداری اور استقلال کے ساتھ مدد دی ہے -

آخر مین لیڈی لینسڈون صوبۂ ہذا کے اُن اصحاب کا شکریہ ادا کرتی ہین جنھون نے اس ایسوسی ایشن کو فیاضانہ امداد دی ہے - وہ امید کرتی ہین کہ جو تمثیل شیخ حافظ عبد الکریم ساکن میرٹھ نے پیش کی ہے اُسکی تقلید اور لوگ بھی کرینگے اور اُنکے زمانہ سرپرستی مین ایسوسی ایشن کو اُسی فیاضی سے امداد ملتی رہے گی جیسی کہ ابتداء از زمانہ ایسوسی ایشن سے ملتی آئی ہے -

مین اب صرف اُس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہون جو مجھکو اس جلسہ افتتاح مین شریک ہونے سے حاصل ہوئی ہے اور تہ دل سے دعا کرتا ہون کہ اس جدید ڈسپنسری اسپتال کو کماحقہ کامیابی حاصل ہو -

نمبر ۱۷

اسپیچ بوقت افتتاح کارخانہ بہم رسانی آب بمقام آگرہ

۳ - دسمبر ۱۹۰۰ع

[۳ - دسمبر کی سہ پہر کو حضور وایسراے نے آگرہ کا کارخانہ بہم رسانی آب افتتاح فرمایا یہ کارخانہ مینوسپلٹی نے بہ امداد گورنمنٹ بنایا ہے - حاضرین جلسہ کی تعداد کثیر تھی - کارخانہ کے ملاحظہ اور افتتاح کرنے سے قبل جناب محتشم الیہ کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا - اسمین کارخانہ مذکور کی نوعیت کا اور اُن مشکلات کا ذکر تھا جو درپیش آئی ہین - ایڈریس کے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا :-]

یور آنر - لیڈیز و جنٹلمین - مین آپ کا مشکور ہون کہ آپ نے اس عظیم مفید عام کام کے تکملہ مین مجھکو بھی اپنا شریک کیا - جو کیفیت کہ حضر مین نے اُن حالات کی بیان کی ہے جسکی وجہ سے مینوسپلٹی نے یہ کام شروع کیا ہے اور جس طریقہ سے کہ شہر والون کو صاف پانی ملنے سے بے انتہا برکتین حاصل ہونگی وہ سب حالات مین نے خوب دل لگاکر سُنے ہین -

مین امید کرتا ہون کہ اس کارخانہ کے جاری ہونے سے شہر آگرہ کی بابت جیسا کہ آپ نے اپنے ایڈریس مین کہا ہے یہ بات کہنا اب ہر وقت غیر ممکن ہوگا کہ اس شہر مین چند موسمون مین شیرین پانی کا ایک قطرہ نعمت غیر مترقبہ ہوتا ہے -

مین بہت خوش ہون کہ کُل ہندوستان کی سربرآوردہ مینوسپلٹیان ہمہ تن اِس کام مین مصروف ہین کہ مسئلہ بہم رسانی آب طے کیا جاے اور ہمین شک نہین کہ اگر ایسے کامون مین کچھ روپیہ کا نقصان بھی ہو مثلاً ٹکس زیادہ ہوجاے تو اُسکا معاوضہ اُن فوائد سے بخوبی ہوسکتا ہے جو تندرستی عام مین اصلاح پیدا ہونے اور موتون مین کمی ہونے سے حاصل ہونگے۔

مین نے سُنا ہے کہ اس صوبہ کے بڑے بڑے شہرون مین حال مین موت کا حساب ۵۰ سے ۵۵ فی ہزار ہے اور اِس سے یہ نتیجہ نکالنا بجا ہے کہ پانچ بڑی مینوسپلٹیون مین اُن اموات کی تعداد جو ایسی بیماریون سے ہوتی ہین جنکا انسداد ممکن ہے پچیس ہزار سے تیس ہزار تک ہے۔ اگر کسی وبائی بیماری کے ایکبارگی پھیلنے سے اتنی اموات ہوتین تو تمام لوگ دنگ رہجاتے اور غالباً عام طور پر طیش ظاہر کرتے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اب ہم یہ بات سمجھتے جاتے ہین کہ ایسے اسباب سے جو بیماریان پیدا ہوتی ہین یا جو اموات واقع ہوتے ہین وہ اُن لوگون پر دھبہ لگاتی ہین جو رعایا کی تندرستی اور بہبودی کے جواب دہ ہین اور یہ کہ ہم اب اصلاحات پیدا کرنے مین سرگرمی سے کوشش کررہے ہین۔

میرے خیال مین اِس بات کا ثبوت کہ یہ خرابی دفع ہوسکتی ہے اور حصص دنیا کے تجربون سے ہوسکتا ہے۔ سترھوین صدی مین شہر لندن کے اموات کا حساب ۷۰ سے ۸۰ فی ہزار تھا۔ اٹھارھوین صدی ۵۰ فی ہزار رہا اور حال مین ۱۹یا ۲۰ فی ہزار ہے چنانچہ ہم کو یہ امید کرنی چاہیے کہ آگرہ کی حالت حفظان صحت کسی زمانہ مین لندن کی موجودہ حالت کے برابر ہوجاوے گی نہ کہ لندن کے سو سال قبل کی حالت کے برابر ہوگی۔

مین امید کرتا ہون کہ آگرہ کے باشندے مینوسپلٹی کو دلی امداد دینگے یعنی

جو کچھ ضروری ٹکس کی وجہ سے نقصان زر ہوگا اُسکو بدل وجان قبول کرینگے اور میرے خیال مین یہ نقصان اُن فوائد کے مقابلہ مین جو اُنکو حاصل ہونگے کچھ بھی حقیقت نہین رکھتا۔ اور اُن قواعد حفظان صحت کی پابندی کرینگے جنپر عدم توجہی کرنے کا بدلا بہت جلد اور بُرا ملتا ہے۔ فی ہزار گیلن پانی پر تین آنہ اور پانچ آنہ کے درمیان کچھ دینا میرے خیال مین کوئی بڑا بھاری ٹکس نہین ہے۔ پس مجھکو یقین ہے کہ سب لوگ اِس ٹکس کو نہایت خوشی کے ساتھ ادا کرینگے۔

اور جو کہ آپ نے اپنے ایڈریس مین کہا ہے کہ لوگ نلون کے پانی کے استعمال کرنے سے پرہیز کرتے ہین اُسکی بابت میرا یہ خیال ہے کہ رفتہ رفتہ یہ بات بالکل دور ہوجاوے گی۔ بہرحال اسکے جواب مین مین یہ کہہ سکتا ہون کہ کلکتہ کے باشندے نلون کے پانی کو بہت شوق سے استعمال کرتے ہین۔

کلکتہ کے پانی پر میرے حد علم مین ایک مرتبہ صرف اعتراض کیا گیا تھا اور یہ اعتراض بھی عجیب قسم کا تھا۔ صوبہ بنگال کے کسی دور کے شہر سے ایک معزز شخص کلکتہ مین کچھ دنون تک قیام کرنے کے لیے آئے تھے اور اُنھون نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ پانی اسوجہ سے قابل پسند نہین ہے کہ اسمین ذائقہ مطلق نہین ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اگر یہ صاحب کچھ دنون تک کلکتہ مین اور قیام کرتے تو انکو اُس خوش ذائقہ پانی کا ذائقہ یاد نہ رہتا جسکے پینے کے یہ عادی ہو رہے تھے۔

مین بہت خوش ہوا کہ آپ نے اپنی ایڈریس مین مسٹر اے جے لارنس کا جو اب میرٹھ کے کمشنر ہین اور اس جلسہ مین شریک ہین اس بات کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اس تجویز مفید عام کے موجد وہی ہین۔ انکو اس کام کے تکمیل پانے سے بہت اطمینان اور فخر حاصل ہوا ہوگا۔

مین مسٹر فنلی کی خدمات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہون جنکی انتظامی لیاقت

اور سرگرمی کی وجہ سے یہ اہم کام ہر طرح سے کامیابی کے ساتھ موجودہ حالت کو پہونچا ہے اور مسٹر ہیوز سپرنٹنڈنگ (نگران) انجنیر نے بھی جنکی لیاقت کی آپ نے داد اچھی دی ہے عمدہ کام کیا ہے - میرا صرف اب یہ کام باقی رہا ہے کہ جدید کارخانہ کو افتتاح کرون - مین امید کرتا ہون کہ اس کارخانہ کے ذریعہ سے اِس شہر کو آیندہ وہ تندرستی اور آسائش اور بے انتہا برکات حاصل ہون جو بہم رسانی آب صاف سے بہرہ ور ہونے والون کو حاصل ہوتے ہین -

نمبر ۷۲

اسپیچ بجواب ایڈریس میونسپلٹی بنارس

۴- دسمبر ۱۹۰۵ء

[۴- دسمبر کو صبح کے وقت حضور والیسراے بنارس مین رونق افروز ہوے- مہاراجہ صاحب بہادر بنارس اور ملکی و فوجی حکام نے جناب محتشم الیہ کا اسٹیشن ریلوے پر استقبال کیا- میونسپل کمشنران بنارس نے ایک ایڈریس پیش کیا- اُسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا:-]

مسٹر پریسیڈنٹ و ممبران میونسپلٹی بنارس- جو میرا خیر مقدم آپ نے بہ حیثیت جائز قائم مقامان شہر ہٰذا کیا ہے اُسکا مشکور ہون- مین آپ کے اظہارات خیرخواہی اور دوستی کی دو وجہ سے خاص قدر کرتا ہون اول یہ کہ اِس صوبہ کی میونسپلٹیون مین آپ کی میونسپلٹی اپنا کار مفوضہ سرگرمی اور آزادی سے انجام دینے مین سربرآوردہ رہی ہے اور دوسرے یہ کہ آپ کا اظہار جو ایسے شہر کے باشندون کی جانب سے ہے جسکا رتبہ ہندو مذہب کے لوگون کی نگاہ مین بہت عالی ہے معمولی سے زیادہ خیال کرنا چاہیے-

جیسا کہ آپ نے کہا ہے گورنمنٹ ہند اِس بات کا پورا لحاظ رکھتی ہے کہ رعایاے ہند کے مذہبی معاملات مین دست اندازی نہ کیجاوے- چنانچہ مین بھی اِس مساوات کی خلاف ورزی نہین کرتا ہون اور آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جو

کوشش آپ ہند و مذہب کی نہایت عمدہ اور عالی رسم و رواج پر ثابت قدم رہنے اور اُنکے برقرار رکھنے کے لیے اِس زمانہ تبدل مین کرینگے مین اُسکے ساتھ ہمدردی رکھتا ہون۔

چونکہ اس شہر کو تمام ہندوستان کے ہندو مقدس اور متبرک مانتے ہین اسکی وجہ سے اُن لوگون کو جو اس شہر کے مقامی معاملات کے انتظام کے جواب دہ ہین بہت سی قباحتین پیش آتی ہین۔ وہ کثیر از دحام جاترِیون کا جو آپ کے متبرک مقامات اور مندرون مین ہر سال آتا ہے بلاشک تھوڑی سی دولت بھی لاتا ہے جس سے یہان کے باشندے خوش حال ہو جاتے ہین لیکن اسکے ساتھ ساتھ ایسی خرابیان بھی لاتا ہے جو ایسے شہر مین جہان کافی گنجائش نہو کثیر از دحام اور ہجوم کے باعث ضرور پیدا ہوتی ہین۔ یہ سُنکر مین خوش ہوا کہ آپ ان قباحتون سے مقابلہ کرنے مین ہمت سے کام لیتے ہین اور اس صوبہ کی گورنمنٹ سے بہت آپ کو فیاضانہ امداد ملتی ہے۔ میری راے مین یہ ایسی بات ہے جسمین آپکو اپنے اور حصہ ہند کے ہم مذہبون سے بھی کسی قدر مدد ملنی چاہیے اور یہ بات معلوم ہونے سے مجھکو بہت اطمینان ہوا کہ اِس قسم کی امداد مہیا کرنے کے لیے ایک خاص بندوبست ہو رہا ہے۔

آپ نے جو یہ امید از راہ مہربانی ظاہر کی ہے کہ جب آپ کا جدید کام حفظان صحت کا تکملہ کو پہونچ جاوے اُسوقت مین اُسکے افتتاح کرنے مین شامل ہون اسکو مین نے بغور سُنا ہے۔ حالانکہ یہ بات تو ناممکن ہے کہ مین ٹھیک ٹھیک وعدہ کر دون لیکن جب یہ وقت آوے گا تو مین بخوشی حسب موقع آپ کی درخواست پر غور کامل کرونگا۔

نمبر ۴۳

اسپیچ بجواب ایڈریس کاشی گنگا پرشاد نی سبھا بنارس

۴ - دسمبر ۱۹۰۸ء

بتاریخ ۴ - دسمبر بوقت دوپہر ایک ڈیپوٹیشن منجانب کمیٹی کارکن کاشی گنگا پرشاد نی سبھا حضور وایسرائے کی خدمت مین حاضر ہوا اور ایڈریس پیش کیا - اُسکے جواب مین جناب معظم الیہ نے یون ارشاد فرمایا :-

جنٹلمین - جو حالات کاشی گنگا پرساد نی سبھا کے آپ نے میرے روبرو بیان کئے ہین انکو مینے بکمال دلچسپی سُنا ہے - ہمین شک نہین کہ آپ کے ایسوسی ایشن کا منشا میری رائے مین قابل تحسین و آفرین ہے - آپ دیگر حصص ہندوستان کے معتقد ہندون سے امداد حاصل کرکے اپنے شہر والون کو اُن ٹکسون سے کسی قدر سبکدوشی دینا چاہتے ہین جو کہ انکو چند ضروری مینونسپل اصلاحات کے اخراجات کے باعث دینے پڑتے ہین یا دینا پڑینگے واقعی یہ بار ٹکس سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے اور میری رائے مین بنارس کے باشندے اس بات کے مستحق ہین کہ اس بار کے اٹھانے مین انکو ہندو مذہب کے متمول لوگون سے امداد ملے - کیونکہ اس شہر مین ہر سال تقریباً ۵۰ ہزار ہندو جاتری آتے ہین جنکی وجہ سے یہان کے انتظام حفظان صحت کرنے مین سخت دقت پیش آتی ہے - یہ سُنکر مین بہت خوش ہوا کہ آپ کو خوب کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اُن والیان ملک اور روسا عظام نے جنسے آپ نے درخواست

کی ہے آپ کو فیاضانہ امداد دی ہے۔

آپ نے براہ مہربانی یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اِس سبھا کی سرپرستی قبول کرکے مین اِسکو سرکاری طور پر تسلیم کرون۔ چنانچہ اِس درخواست کے منظور کرنے مین مجھکو مطلق تامل نہین ہے اور اگر میرے عہد تعلق سبھا ہذا مین آپ کو کمایننفی کامیابی حاصل ہوجاے تو مین بہت خوش ہونگا۔

نمبر ۴۲

اسپیچ بوقت نصب کرنے سنگ بنیادی انفیری اسپتال بمقام بنارس

۴ - دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء

[بتاریخ ۴ - دسمبر بوقت سہ پہر ہر اکسلنسی لیڈی لینسڈون نے انفیری اسپتال بنارس کا سنگ بنیادی نصب فرمایا - یہ اسپتال ڈفرن فنڈ کے متعلق جاری ہوا ہے - جنابہ لیڈی صاحبہ موصوفہ کے ہمراہ حضور وایسراے اور ممبران اسٹاف تھے اور جنابہ موصوفہ کا استقبال اسپتال کے قریب مہاراجہ صاحب بنارس اور ممبران کمیٹی اسپتال نے کیا - ایک مختصر سا ایڈریس جسمین لیڈی ڈفرن فنڈ کے بنارس کی شاخ کی کارگزاری کا حال درج تھا پڑھا گیا اور ہر اکسلنسی کو نذر کیا گیا لیڈی صاحبہ موصوفہ کی جانب سے لارڈ لینسڈون نے یون ارشاد فرمایا :-]

یور ہائنس - لیڈیز و جنٹلمین - لیڈی لینسڈون نے مجھسے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ جو ایڈریس آپ نے براہ مہربانی نذر کیا ہے اُسکا شکریہ ادا کرون لیڈی لینسڈون کو اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ جس ضروری معاملہ کی بنیاد لیڈی ڈفرن نے نسوان ہند کو طبی امداد بہم پہونچانے کی غرض سے ڈالی تھی اُسکو اس شہر مین جو ہندون کے طرز معاشرت سے بالکل مشابہ ہے خوب امداد ملی ہے - اُنکی یہ خواہش ہے کہ مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کی فیاضی کا شکریہ ادا کرون - مہاراجہ صاحب موصوف کے آغاز کرنے کی وجہ سے ہی یہ بات حاصل ہوئی ہے کہ آج ہم یہان

اِس جدید اسپتال کا سنگ بنیاد ی نصب کرنے کے لیے جمع ہوے ہین۔

ہز ہائنس سابق مہاراجہ صاحب بنارس سے بڑھکر اور کسی کے نام سے موزون طور پر یہ اسپتال موسوم نہین ہو سکتا تھا اور جو لوگ کہ اُنسے واقف تھے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا یورپین وہ اُنکو نہایت محبت اور عزت کے ساتھہ یاد کرتے ہین۔

آپ نے اِس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ جو نظیر مہاراجہ صاحب نے پیش کی تھی اور جسکی تقلید مہاراجہ صاحبان بتیا و وزیانگرم نے کی تھی اُسکی پیروی اور لوگون نے آپ کے حسب خواہش نہین کی۔

مثل آپ کے لیڈی لینسڈون کی بھی یہی خواہش ہے کہ اس ایسوسی ایشن کا دارمدار اُن نامی محسنون کی محض شاہانہ عطایا پر نہ رہنا چاہیے جنھون نے کہ ابتک خاص امداد دی ہے۔ لیڈی لینسڈون کو امید ہے کہ آیندہ اس فنڈ کی مالی حالت کی بنیاد وسیع ہو جاوے گی۔

لیکن لیڈی لینسڈون کو یہ بات بہت ناپسند ہے کہ اس ایسوسی ایشن کے قائم رکھنے کے لیے ناراضی سے چندہ وصول کیا جاے۔ اور علیٰ ہذا القیاس سنٹرل کمیٹی کا بھی یہ منشا نہین ہے کہ کسی امیر یا غریب پر اس فنڈ مین چندہ دینے کی غرض سے کسی قسم کا دباؤ ڈالا جاوے۔ ابتدا مین ہندوستان کے والیان ملک اور روساء عظام نے بہت روپیہ عطا کر کے امداد کی تھی۔ لیکن ہم اُسوقت کے منتظر ہین جبکہ مختلف مقامی کمیٹیان دوامی طور پر مقامی چندے تھوڑی تعداد کے قائم کرلین۔ جب لوگون کو اِن اسپتالون کے بے انتہا فوائد معلوم ہونگے اُسوقت وہ اقوام جنکو انسے براہ راست فوائد حاصل ہونگے خود اس بات کی کوشش کرینگے کہ ان اسپتالون کے قائم رکھنے کے لیے روپیہ

فراہم کیا جاے —

لیڈی لینسڈون امید کرتی ہین کہ آپ کو اِس اسپتال کے تکملہ پر پہونچانے مین کچھ دقت نہ پیش آوے گی اور یہ اسپتال اِس شہر کے اور اسپتالون کا ہر طرح سے مقابلہ کرے گا —

ہندوستان کے اور کسی شہر مین آپ کے شہر سے زیادہ اسپتالون کی ضرورت نہین ہے کیونکہ آپ کو صرف اپنے شہر کے باشندون کا ہی انتظام نہین کرنا پڑتا ہے بلکہ اُس کثیر اژدحام جاتریون کے لیئے نگرانی کرنی پڑتی ہے جو یہان جوق کے جوق ہر سال متبرک مقامات اور مندرون مین آتے ہین —

لیڈی لینسڈون جدید اسپتال کی کامیابی تہ دل سے چاہتی ہین اور اب اگر آپ اجازت دین تو سنگ بنیادی نصب کر دین —

نمبر ۷۵

اسپیچ لارڈ لینسڈون جلسۂ لیجس لیٹیف کونسل دربارہ مسودۂ قانون عمر رضامندی

۹ جنوری ۱۸۹۱ء

جو جلسہ لیجس لیٹیف کونسل کا بروز جمعہ تاریخ ۹ جنوری ۱۸۹۱ء منعقد ہوا تھا اُسمین سر اے اسکوبل نے ایک بل کے پیش کرنے کی اجازت حاصل کی یہ بل قوانین تعزیرات ہند و ضابطۂ فوجداری کے اس ترمیم کی غرض سے تھا کہ ہندوستان کی لڑکیون کی عمر رضامندی دس سال سے بارہ سال کی کردیجاوے۔ سر اے اسکوبل نے اس قانون کی توضیح مین ایک طولانی تقریر کی۔ اِسکے بعد سر رومیش چندر متر نے اِسکے خلاف یہ تقریر کی کہ اس قانون کے اجراسے ہندؤن کے قوانین و رواج قدیمہ مین دست اندازی ہوگی۔ مسٹر نلکر نے جو دوسرے ہندو ممبر منجانب صوبۂ بمبئی تھے سر اے اسکوبل کی تحریک کی تائید کی۔ ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے بوقت اختتام مباحثہ تقریر ذیل ارشاد فرمائی۔

اِس مسودۂ قانون کی حمایت مین جو کہ ہمارے روبرو اِسوقت پیش ہے جو کچھ کہا گیا ہے مین کچھ اُسمین اضافہ کرنا غیر ضروری سمجھتا ہون۔ لیکن صرف یہ کہنا چاہتا ہون کہ اگرچہ ہم آنریبل سر رومیش چندر متر کی راے کی ہمیشہ نہایت وقعت کرینگے۔ لیکن بوجوہات متذکرۂ آنریبل ممبر ہتمم بل ہذا گورنمنٹ آف انڈیا اِس امر کو نہین تسلیم کرسکتے کہ صرف قانون فوجداری اُن لوگون کے تحفظ کے لیے کافی ہے

جنکو ہم از روے بل ہذا محفوظ کیا چاہتے ہین اور نہ ہم سر رولیش چندر متر کی اس
راے کو تسلیم کرسکتے ہین کہ ۱۸۵۸ء کا فرمان شاہی جسکی کہ گورنمنٹ آف انڈیا
ہمہ جہت پابند ہے ہماری دست اندازی کرنے کا محض اسوجہ سے مانع ہے
کہ اس بل کے اغراض کے لیے ہر دو منکوحہ اور غیر منکوحہ لڑکیون کے لیے ایک ہی
تحفظ موجود ہے - علاوہ برین ہم کو اس بات سے بھی اتفاق نہین ہے کہ چونکہ
تعزیرات ہند کی موجودہ دفعہ کے بموجب بھی جسمین دس برس کی عمر کی حد ہے
کوئی مقدمہ نہین ہوا ہے لہذا اُس دفعہ کو بالکل بیکار یا معدوم سمجھنا چاہیے مین
یقین کرتا ہون کہ وہ لوگ جنکو اس ملک کے قانون سے بمقابلہ میرے زیادہ واقفیت
ہے میری تائید کرینگے کہ اس ملک مین قانون کا اثر بلحاظ اخذ کرنے عمل کے
اور اُن نتائج کے جو قانونی کارروائیون یا نالشات سے حاصل ہون ایک ہی سی
وقعت رکھتا ہے - لیکن یہ اُمور اِس قسم کے ہین کہ اِس بل کی آیندہ حالت مین
اُن امور پر بخوبی بحث ہو سکتی ہے - اسوقت کونسل سے خطاب کرنے مین میرا یہ
مقصد ہے کہ مین آنریبل ممبرون کو اور نیز پبلک کو خاص امر مندرجہ بل ہذا ہی
نہین بلکہ چند دیگر اُمور کی بابت جو عام لوگون کے خیال کے بموجب اِس امر
مندرجہ بل سے متعلق ہین - گورنمنٹ آف انڈیا کی راے سے بخوبی
آگاہ کر دون -

آنریبل ممبر مہتمم بل ہذا کی راے بالکل درست ہے کہ اِس بل کو ہندوستان
کے قانون شادی سے کچھ تعلق نہین ہے - جہان تک کہ مجھکو علم ہے ہندوون مین
کوئی ایسا سوشل یا مذہبی رواج یا رسم نہین ہے جسکو اِس بل کی وجہ سے
کچھ بھی مضرت پہونچتی ہو - ہمارا منشا صرف یہ ہے کہ جو خرابیان کم عمری مین یا بلحاظ
وقت زنا کے باعث اُن بیشمار ہندوستان کی لڑکیون کو عارض ہوتی ہین

جنکی عمر کہ ذیل (جس عمر تک کہ بموجب قانون مجریہ حال تحفظ ہے) اور ۱۲ سال (جس عمر تک کہ ہم اب تحفظ کیا چاہتے ہین) کے درمیان ہے ان خرابیون سے بیچاری لڑکیون کو محفوظ رکھین - پس ہندوستان کے رواج شادی سے ہمارے اس قانون کو صرف اتنا تعلق ہوگا جتنا کہ یہ تحفظ منکوحہ اور غیر منکوحہ لڑکیون سے متعلق ہے - بموجب قانون مجریہ خاص اس غرض سے ان دونون مین کوئی امتیاز نہین کیا گیا ہے اور نہ ہماری راے ہے کہ اصولاً اب کوئی امتیاز اس قسم کا کیا جاوے - کسی کم عمر لڑکی کی نابلوغیت مین اُسکی منکوحہ یا غیر منکوحہ ہونے کی وجہ سے کچھ فرق نہین ہوتا لہذا ہم یہ نہین کرسکتے کہ منکوحہ لڑکیون کا تحفظ کردین اور غیر منکوحہ لڑکیون کا تحفظ نہ کرین - پس صرف اتنا ہی تعلق بل ہٰذا کو ہندوستان کے قوانین شادی سے ہے -

لیکن آنریبل ممبر صاحبان کو معلوم ہے اور ہمارے آنریبل ساتھی مسٹر تلکھر نے اس بارہ مین بہت زور سے گفتگو کی ہے کہ جو تجویز بل ہٰذا مین درج ہے اُسکے ساتھ حال مین اور تجاویز شامل کردی گئی ہین جو اُس سے بالکل مختلف ہین - اور ان تجاویز کو ہندوٗن کے قوانین شادی اور سوشل اور مذہبی طریقہ سے بہت زیادہ تعلق ہے - اور یہ تجاویز اس طور پر شامل کی گئی ہین کہ کل معاملہ ہر طور سے ایک ہی معلوم ہوتا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اگر گورنمنٹ آف انڈیا اس معاملہ کے کسی ایک حصہ کا تدارک کریگی تو بہر حال کسی قدر باقی ماندہ حصون کا بھی تدارک کرنا پڑےگا -

مین اس غلط فہمی کو رفع کرنا چاہتا ہون اور اگر آنریبل ممبر صاحبان اجازت دین تو مین اُنکو اور پبلک کو اپنی منشا سے آگاہ کردون اور اُنسے صاف صاف کہدون کہ ہم کل مجموعۂ تجاویز متذکرہ کے بارہ مین کیا کیا چاہتے ہین اور کیا نہین کیا چاہتے

یہ تبا و نز جنکا کہ مین نے ذکر کیا ہے اور جنپر کہ حال مین ہماری توجہ دلائی گئی ہے اُن
تمام رزولیوشنون مین درج ہین جو گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس ایک
انگلستان کمیٹی نے بھیجے تھے - اس کمیٹی مین بہت سے سربرآوردہ لوگ شامل ہین اور
یہ لوگ ایک وقت مین اس ملک کے معزز عہدون پر ممتاز تھے - لہذا اس
مشہور جماعت ریفارمران کی صدق دلی پر یا اُن مقاصد کی عمدگی پر جو یہ لوگ
حاصل کرنا چاہتے ہین شک و شبہہ کرنا غیر ممکن ہے - ان لوگون کی راے سے
پورا اتفاق ہم کو اسوجہ سے نہین ہے کہ بمقابلہ اُن لوگون کے ہم کو یہان کے
عام لوگون کے خیالات کا حال زیادہ معلوم ہے لہذا ہم اُن نازک معاملات سے
بخوبی واقف ہین کہ واقعی ہندوستان کے باشندون کے کسی بڑے فرقہ کے مذہبی یا سوشل
طرائق مین مداخلت ہوتی ہو بمقابلہ اُن لوگون کے زیادہ واقف ہین -
سہولیت کے لیے مین اس کمیٹی کے اُن رزولیوشنون کا جو سکرٹری
آف اسٹیٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس بھیجے گئے ہین ترتیب وار
ذکر کرون گا -

اول رزولیوشن مین اس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ رضامندی کی عمر
۱۲ سال کی کردیجاوے - اور یہی تجویز ہمارے اس بل مین درج ہے - اس
بارہ مین زیادہ ذکر کرنا فضول ہے لیکن صرف یہ بات اور کہنا چاہتا ہون کہ
شروع ماہ جولائی گذشتہ مین ہمارا ارادہ اس معاملہ پر غور کرنے کا تھا لہذا اُس
وقت تک ہم کو اس کارروائی کا علم بھی نہ تھا جو انگلستان
مین ہو رہی تھی -

تذکرتاً مین یہ بھی کہتا ہون کہ ایک طرح پر پہلے سے اس بل کے ذریعے
شوہرون اور بیویون کو بہت بڑی محافظت ہاتھ آئے گی جو کہ آج کل نہین ہے نہ

یعنی یہ کہ اُنکے بارہ مین کوئی غیر واجب اور تحقیقاتی مداخلت نہ ہوسکے گی۔ یہ اسطرح ہوگا کہ میرے آنریبل دوست نے بیان کیا ہے کہ بلحاظ اسکے کہ باہمی نالشات نہون اور پولیس کو بدنام اور بیعزتی کرنے کا موقع کم ملے یہ جُرم اُن حالتون مین جب شوہر ملزم ہو قابل دست اندازی پولیس نہوگا۔ اور آج کل قانون کے بموجب جسمین عمر کی حد کم ہے یہ جُرم قابل دست اندازی پولیس کے ہے خواہ اسکا ارتکاب کرنے والا شوہر ہی کیون نہو۔ لہذا ایک طرح پر تو عمر کی حد زیادہ کرنے سے ہم نے قانون کو کسی قدر سخت کردیا ہے لیکن دوسری طرح پر ہم نے خوب پیش بندیان کردی ہین کہ اس قانون کا ناجائز طور پر نفاذ نہونے پاوے اور اُن لوگون کو جو ابتک اس سے محروم ہین اس جدید حفاظت سے بہت فائدہ ملے گا۔

دوسرے رزولیوشن مین اس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ جو شادیان کم عمری مین ہوا کرین وہ مقررہ عمر کے درمیان کسی معقول وقت پر مصدقہ کیجایا کرین اور یہ شرط کردیجاوے کہ جو شادیان اس طرح سے مصدقہ ہوئی ہون وہ ناجائز قرار دیجاوین۔ بہت سے باوقعت لوگون نے اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ لیکن میری راے مین جن لوگون نے اس تجویز کو منظور کیا ہے اُنکو یہ نہین معلوم کہ یہ معاملہ بہت نازک ہے اسمین مطلق مبالغہ نہین کہ اس تبدیلی سے ہندوون کے سوشل طرائق بالکل اُلٹ پلٹ ہوجاوینگے۔ ہم کو معلوم ہے کہ ہندوون مین شادی خواہ کسی عمر مین ہوئی ہو نہایت متبرک اور قابل پابندی خیال کیجاتی ہے۔ پس ایسے قانون وضع کرنے سے جسکی رو سے معاہدہٗ شادی منسوخ ہوجاوے یعنی یہ کہ اصلی شادی محض بہ حیثیت ایک براے نام منگنی کے رہجاوے ضرور

ہندوستان کے لوگون کے خانگی طرائق مین مداخلت ہوگی اور نہ تو مین خود اور میرے ساتھی اس بات کو تسلیم کر سکتے ہین- اور اگر اس مداخلت کو اس بنا پر جائز قرار دیا جاوے کہ ہندوستان کی رسوم کو ان رسوم سے تشابہ کیا جاوے جو نصاریٰ مذہب کے یورپین باشندون مین کم عمری کی شادی کے بارہ مین عام طور پر رائج نہین تو میری راے مین یہ بات بے تکی ہوگی- میری سمجھ مین تو یہ نہین آتا کہ اگر بالفرض ایسا قانون جاری بھی کیا جاوے تو اسکا نفاذ کس طرح پر ہوگا اور نیز اس رزولیوشن کے موجدون کو بھی یہ امر تو تسلیم ہے کہ بدون استصواب راے ہندوستانی آدمیون کے اسکا نفاذ نہ ہو سکے گا- بلکہ ان لوگون کی یہ بھی صلاح ہے کہ اگر اس تجویز پر لوگ زیادہ مخالفت ظاہر کرین تو اسکا نفاذ اول ان اقوام مین کرایا جاوے جو باضابطہ اسکو منظور کر لین-

رزولیوشن سوم مین ان نالشات کا ذکر ہے جو نان نفقہ کے لیے ہوتی ہین- لیکن اس بارہ مین بہت مباحثے ہو چکے ہین- یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسی نالشات صورت بسر مین قابل اعتراض ہین اور اس قانون کی ترمیم ہونی چاہیے جسکی رو سے کہ نان نفقہ کی ڈگریون کا نفاذ بذریعہ قید ہوتا ہے- گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی گئی ہے کہ باشندگان ہندوستان کے قوانین شادی اور رسم و دستور کو مدنظر رکھکر اس معاملہ پر دوبارہ غور کرے- لیکن مین یہ کہ سکتا ہون کہ جس دوبارہ غور کی اس رزولیوشن کے موجدون نے درخواست کی ہے وہ غور گورنمنٹ آف انڈیا کئی مرتبہ کر چکی ہے- یہ معاملہ نہایت پیچیدہ ہے اور اسوقت اسپر کامل طور سے بحث نہین ہو سکتی- لیکن جو کچھ تفتیش کہ ہمنے اس معاملہ مین کی ہے اس سے ہمکو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ نان و نفقہ کی نالشات بہت تھوڑے مقامات مین دائر ہوتی ہین اور اکثر نیچ قومون مین ہوتی ہین جنکے خیالات ان نالشات کے بارہ مین ان لوگون

کے خیالات سے جو اعلی قوم کے ہین مختلف ہین - پس یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر ہم نیچ قومون کو اس قانونی چارہ جوئی سے بھی محروم کردین تو ان بیچارون کو کیا خیال پیدا ہوگا -

اس بات پر خیال رکھنا چاہیے کہ جن صورتون مین شوہر یا بیوی کے پاس جائداد ہوتی ہے عدالت کو اختیار ہے کہ اُسکو قرق کرے اور بعد مدت معہودہ کے مدعی کو معاوضہ دلا وے - لہذا صرف اُنھین صورتون مین جبکہ جائداد نہین ہوتی ہے ڈگری کا بذریعہ قید نفاذ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسی صورتون مین اکثر سواے اسکے اور کوئی چارہ نہین ہوتا - ہماری راے مین اگر یہ قانون جاری کردیا جاے کہ اس طرح پر بھی چارہ جوئی نہ کیجاوے تو بیچارے غربا پر سخت ظلم ہوگا - ایسے ملک مین جہان شادی کے دستور نہایت بے قید اور آزاد ہین اور جہان کہ ہمارا یہ فرض ہے کہ شادی کے معاہدون کی خوب پابندی کرادین اس قانون کے اجرا سے اور بھی بے قید شادی کے دستورون کی رغبت پیدا ہوگی - اس ملک کے زیادہ تعلیم یافتہ لوگون کی خواہ کچھ راے ہو لیکن ہم تو اس بات کو نہین یقین کرتے کہ نان نفقہ کی ڈگری کا بذریعہ قید شوہر یا بیوی کے حسب اختیار عدالت نافذ ہونا فریقین کو باعث بے حرمتی معلوم ہوتا ہو لیکن ہماری یہ راے ہے کہ موجودہ قانون قابل اصلاح ہے - موجودہ قانون کے مطابق ڈگریدار کو اختیار ہے کہ ڈگری کا نفاذ بذریعہ قید کراے - پس اگر وہ اس طور پر نفاذ کرادے تو عدالت کو کیا اختیار ہے - ہماری راے مین عدالت کو ایسا اختیار دیا جاوے اور یہ کافی ہوگا کہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۶۰ - مین ایک شرط اس مضمون کی اضافہ کردیجاوے کہ عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی منحرف شوہر یا بیوی کو جیلخانہ بھیجنے سے انکار کرے یا اگر عدالت قید کا حکم دے تو اُنکے قید کی مناسب میعاد مقرر کردے

لیکن ہم اس معاملہ کو بہت سخت ضروری نہین سمجھتے۔ ہم اسکا تدارک اسوقت
کرینگے جب آیندہ ہمکو ضابطہ دیوانی کی نظر ثانی کرنے کا موقع ملے۔ بہر حال اسوقت
جبکہ ہمکو ایک علیحدہ معاملہ کی بابت جسکا ذکر بل ہذا مین ہے قانون بنانے
کی ضرورت ہے اس معاملہ کی بابت قانون بنانے کی کوئی وجہ
نہین معلوم ہوتی۔

رزولیوشن چہارم مین ازدواج ثانی بیوگان کا ذکر ہے اور یہ درخواست
کی گئی ہے کہ جو قانونی مزاحمات ابتک اس معاملہ مین حائل ہین وہ دور کردیے جاوین
اس بارہ مین دو تجاویز پیش کی گئی ہین منجملہ انکے اول یہ ہے کہ ایکٹ نمبر ۱۵۔
۱۸۵۶ء کی دفعہ ۲۔ کو ترمیم کیا جاے جسکی رو سے بیوہ کا بوجہ ازدواج ثانی
اپنے متوفی شوہر کی جائداد سے استحقاق جاتا رہتا ہے۔ بلاشک اس دفعہ کی رو
سے اُس بیچاری ہندو بیوہ کی بہت خراب حالت ہوتی ہے جو ازدواج ثانی
کرے اور یہ حالت جیسا کہ اس رزولیوشن کے بانیون نے لکھا ہے اسوجہ سے
اور بھی قابل ترحم ہے کہ وہ اُس بیوہ کی حالت سے بھی زیادہ خراب ہے جو ازدواج ثانی
نہ کرے اور فاحشہ ہوجاوے۔ لیکن ہم اس دفعہ کو منسوخ نہین کرسکتے۔ جو طولانی
مباحثات اس بارہ مین ہوے ہین اُنسے یہ بات تو صاف ثابت ہوگئی ہے کہ ہندو
بیوہ کا اپنے شوہر کی جائداد مین استحقاق نہایت ہی سختی کے ساتھ محدود کیا گیا ہے
اُسکا حق اپنے شوہر کی جائداد مین بطور وارث کے نہین ہے اور نہ یہ بات ہے کہ
وہ اُس جائداد کو جس طرح مناسب معلوم ہو تصرف مین لاوے بلکہ یہ استحقاق
اسوجہ سے ہے کہ اُسکو اپنے متوفی شوہر کی بہبودی کے لیے چند ضروری مذہبی
فرائض ادا کرنے ہوتے ہین پس اگر وہ دوسرے شخص سے شادی کریگی تو پھر وہ
فرائض بخوبی ادا نہین ہوسکتے جسوقت کہ اس لیجس لیٹیف کونسل مین ایکٹ ۱۸۵۶ء

پر مباحثہ ہوا تھا تو اس امر پر خوب غور کیا گیا تھا۔ اُس مباحثہ مین جو اسپیچ جیمس کالون
نے دی تھی اُسکا خلاصہ مین آپ کو ترجمہ کر سناتا ہون سر جیمس کالون نے
اس معاملہ کے بارہ مین نہایت مستحکم راے ایسے الفاظ مین اور ایسے
اعتبار کے ساتھ دی تھی کہ جو میرے قابو سے باہر ہے۔ اُنکی راے
مندرجۂ ذیل ہے۔

جو استحقاق اس طرح پر بیوہ کو اپنے شوہر کی جائداد مین ملا تھا وہ خاص قسم کا
تھا اور نہایت محدود تھا۔ اُس جائداد پر اُسکو پورا اختیار حاصل نہ تھا
کیونکہ بغیر کسی اشد ضروری پالسی ایسے متبرک کام کے جس سے اُسکے متوفی شوہر
کی روح کو فائدہ پہونچے وہ اُس جائداد کا کوئی حصہ علٰحدہ نہین کر سکتی تھی۔
حقیقت تو یہ ہے کہ یہ جائداد اُسکو قانوناً اپنے فائدہ کے لیے نہین ملی تھی بلکہ
اس غرض سے ملی تھی کہ اُسکی دعا اور قربانیون کے ذریعہ سے اور روپیہ کی
خیرات مین صرف ہونے سے اُسکے متوفی شوہر کو دوسری حالت زندگی مین
فائدہ پہونچے گا۔ پس اگر اس بل کے بموجب وہ اس جائداد کو دوسرے
شخص کے ہان یا دوسرے خاندان مین لیجانے کی مستحق ہو جاوے گی تو اس
بل کے مخالفین کو اعتراض کرنے کی معقول وجہ پیدا ہو جاوے گی اور اسکی
وجہ سے اُن خراب نتائج کو جو موجودہ قانون سے پیدا ہوتے ہین اور بھی زیادہ
ترقی ہوگی۔ علاوہ برین یہ بات دھرم شاستر اور ہندوون کے خیالات کے خلاف
ہوگی کہ وہ اپنے متوفی شوہر کی جائداد کو بلا پابندی اُن شرائط اور معاہدون
کے جنکی رو سے کہ قانوناً اُسکو یہ جائداد ملی ہے تصرف مین لاوے گی،،۔

میری دانست مین یہ راے اسوقت بھی ایسی ہی مستحکم معلوم ہوتی ہے جیسی کہ
سر جیمس کالون کے زمانہ مین تھی اور جو عاقلانہ پالسی کہ فقرۂ متذکرۂ بالا مین درج

ہے ہم اُسکے خلاف عمل نہ کرینگے۔

منجملہ مزاحمات مذکورۂ بالاکے دوم یہ ہے کہ اُن بیوگان کو جو بموجب دفعہ ۱۔ ایکٹ مذبور ازدواج ثانی کی خواہان ہین کافی مدد نہین دیجاتی اس دفعہ کا یہ مضمون ہے۔ کہ "کسی ہندو عورت کی شادی کے وقت جو الفاظ کہے جا دین جو رسمیات کہ ادا کیجاوین اور جو معاہدات کہے جا دین جنسی شادی جائز قرار پا وے اُنکا وہی اثر ہوگا اگر کسی ہندو بیوہ کی شادی کے وقت کہے جادین یا ادا کیے جادین یا دیجاوین اور اس بنا پر کہ یہ الفاظ۔ رسمیات یا معاہدات کسی بیوہ سے متعلق ہوے ہون کوئی شادی ناجائز قرار نہ دیجاوے گی،،۔

اس دفعہ کا مدعا یہ مقصد تھا کہ ازدواج ثانی مین سہولیت ہو کیونکہ اُسکو باوصف مخالفت مذہبی لوگون کے جائز قرار دیاگیا ہے۔ لیکن یہ بیان کیاجاتا ہے کہ ہندؤن کے پوجاری لوگ ضروری رسمیات شادی کی انجام دہی سے انکار کرتے ہین لہذا اس سہولیت سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا اور یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ سرکار استحاناً ایسا بندوبست کرے کہ اُن عورتون کی شادی جو ازدواج ثانی کی خواہش مند ہون ایک رجسٹرار کے روبرو بطور ملکی شادی کے ہوا کرے۔

میری راے یہ ہے کہ جو لوگ ان قباحتون کے لیے ایسے علاج بتاتے ہین وہ لوگ اُن مشکلات کا ٹھیک اندازہ نہین کرسکتے جنکا اُنکو تدارک کرنا ہے۔ بنظر مزید تشریح اس امر کے بہتر ہوگا کہ جو کچھ اس معاملہ کی بابت ایک شخص نے جو ہندوستانی معاملات سے خوب واقف ہے۔ اخبار ٹائمس لندن مین لکھا ہے اُسکا حوالہ دیاجاے۔ اس شخص نے یہ صلاح دی ہے کہ شادی کا دوسرا طریقہ نہ قائم کیاجاے بلکہ مخصوص ہندؤن کو جو استحقاق عطیہ ازروے قوانین سرکار سے مستفید ہونا چاہین ان ضرورتون سے محفوظ رکھاجاے جو ہندؤن کے مذہبی قوانین کے بموجب دیے جاتے ہین

اس شخص نے نہایت بلیغ عبارت مین اُن تمام قباحتون کا مشرح حال لکھا ہے جو بوجہ ناقص ہونے ہمارے قانون کے ہندو عورتون کو آج کل پیش آتے ہین اور جسکی وجہ سے ہندون کے نہبی قانون کو اُن عورتون کو سزا دینے کا موقع ملتا ہے جو اپنے ملکی استحقاق عمل مین لاتے ہین - اور یہ بیان کیا ہے کہ ان سب باتون کا علاج انگلو انڈین قانون کے اختیار مین ہے - کہ ہندو مذہبی قانون کو یہ اختیار نہ دیا جاسے کہ عورتون کو اپنے ملکی استحقاق پر جائز عمل کرنے مین سزا دے سکے -

مین خیال کرتا ہون کہ آنریبل ممبر صاحبان مجھسے اتفاق کرینگے کہ جب ہم "ہندو مذہبی قانون" کا اور اُسکے اختیار کم کرنے کا ذکر کرین تو ہم کو اول صاف طور پر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس لفظ "ہندو مذہبی قانون" سے مراد کیا ہے - لیکن یہ اچھی بات ہے کہ خود اُس شخص نے جسکی تحریر کا مین نے حوالہ دیا ہے اس لفظ کی پوری اور صاف تعریف لکھی ہے یعنی یہ لکھا ہے کہ لفظ "ہندو مذہبی قانون" مین کل مرکب مجموعۂ قوانین و رسوم و ضوابط جو ذات کی مذہبی صورت سے بامتیاز سوشل یا تجارتی صورت کے متعلق ہون شامل ہین پس وہ امورات اہم جنکے طے کرنے کی درخواست ہندوستان کے واضعان قانون سے کی گئی ہے ایسے امور ہین کہ جنکی مخالفت مین کل ہندون کی مذہبی ذات ہے - اگرچہ ہم بخیال دیگر امور کے بازنہ رہین لیکن جب اُن سزاؤن کی نوعیت پر خیال کیا جاسے جنکے ذریعہ سے کہ اس مذہبی قانون کے احکام کا نفاذ ہوتا ہے تو صاف معلوم ہوجاسے گا کہ اس معاملہ مین تصفیہ کرنے سے بجز نا امیدی کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا - اب ان سزاؤن کا حال سُنیے - اُسی شخص نے لکھا ہے کہ جو سزائین بموجب ہندو مذہبی قانون مصرحۂ بالا کے اُن شوہر و بیوی کو دیجاتی ہے جو ایکٹ شادی مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء

سے مستفید ہووین وہ تین ہین منجملہ انکے اول سزا سوشل قسم کی ہے - وہ یہ ہے کہ دونون دولہا دلہن اور دیگر رفقا انکے معاون برادری اور خاندان سے بالکل خارج کردیے جاتے ہین - پس اس بارہ مین خود اُسی شخص کا بیان ہے کہ برٹش قانون دست اندازی نہین کرسکتا - لہذا ہم کو یہ فرض کرلینا چاہیے کہ ہم خواہ کوئی قانون بناوین یہ سزا اپنی خوفناک شکل مین بہرحال نفاذ پذیر رہے گی - لیکن علاوہ اسکے دو مذہبی سزائین اور ہین - ایسی عورت کو مندر مین اپنے معمولی مذہبی فرائض ادا کرنے کے لیے جانے کی اجازت نہین ہوتی گویا اُسپر بدا کلنک لگ گیا اور وہ گنہگار ہے ماسوا اسکے ایسے دولہا دلہن اور اُنکے معاونین کے خلاف ایسا قانون جاری ہوسکتا ہے جسکے باعث اُنکے تمام حقوق جنکے کہ وہ بحیثیت ہندو ہونے کے مستحق ہون زائل ہوجاوینگے -

ہم سے درخواست کی گئی ہے کہ اُن لوگون کی جو مستوجب سزا ہاے مذکورہ بالا ہین حفاظت کیجاوے اور اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ تحفظ اس طور پر کیا جاوے کہ سرکاری قانون کو اس طور پر بدل دیا جاوے کہ جسکی رو سے ایسی سزاؤن کے نفاذ کے پاداش مین سزا بموجب قانون تعزیرات ہند دیجاوے - ہمنے اس تجویز پر بہت فکر کے ساتھ غور کیا ہے اور ہماری یہ راے ہے کہ ہمارا ایک ایسی ایجاد کرنا بیجا نہین ہے کہ ہم کسی شخص کو خلاف مذہبی خیالات ہندوون کے جبراً کسی مندر مین داخل ہونے کی اجازت دین - علاوہ برین اگر ہم قانوناً ایسا جبر بھی مقرر کردین تو بھی اس سے جبتک برادری سے خارج کرنے کا طریقہ جاری ہے کیا فائدہ ہوگا اور یہ بات تسلیم ہوچکی ہے کہ اس طریقہ مین ہم مداخلت نہین کرسکتے - برادری سے خارج کرنا یا مذہب سے خارج کرنا ایک ہی معاملہ کی دو صورتین ہین اور جبتک کہ ہندوون کی راے اس بارہ مین ایسی رہے گی جیسی کہ اب ہے ہم ان مذہبی

اور سوشل قباحتون کے دفعیہ کی ہزار کوشش کرین لیکن وہ محض
بیکار اور فضول ہونگی اگر ان معاملات مین کچھ اصلاح پیدا ہو سکتی ہے
تو اس صورت مین ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ خود کوشش کرین نہ کہ غیر لوگ ان پر دباؤ
ڈالین۔ بلکہ یہ بات اُسوقت حاصل ہوگی جب عام لوگون کے خیالات مین کچھ تبدل
واقع ہوگا اور برٹش گورنمنٹ کے دباؤ ڈالنے سے نہ ہوگی۔ لیکن خوشی کی بات
ہے کہ زیادہ تعلیم یافتہ اور روشن ضمیر لوگون مین اس تبدل کے آثار پائے جاتے ہین
لہذا بوجوہات مندرجۂ صدر ہم باستثناء اُن امور کے جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے
ان رزولیوشنون کے مطابق کارروائی نہین کرنا چاہتے۔ بالفعل جیسا کہ میرے
آنریبل دوست نے فرمایا ہے ہم اس طور پر قانون بناوینگے کہ جس سے کوئی جدید
جرم نہ پیدا ہوگا اور نہ قانون شادی پر اثر پڑے گا۔ ہمارا مقصد اُن بیچاریون کی
حفاظت کرنے کا ہے جو کہ اپنی حفاظت خود نہین کر سکتی ہین۔ بلکہ ہم اُنکو جسمانی
ایذا سے محفوظ رکھنا چاہتے ہین اور اس ایذا رسانی کو عام سمجھدار لوگ ہندوستان
کے نہایت قبیح خیال کرتے ہین اور جہان تک مجھکو علم ہے مذہب کے بموجب بھی
یہ کام درست نہین ہے اور اسکے پاداش مین ہمارے انگریزی قانون کے مطابق
حبس دوام کی سزا بلا کسی رورعایت کے مقرر ہے۔
مین امید کرتا ہون کہ ان پابندیون اور شرائط کے ساتھ اس قانون کو عام
لوگ پسند کرینگے اور مین اسکو کونسل کے روبرو بایں امید پیش کرتا ہون کہ وہ بھی بسر غور
فرماکر پسند کرینگے۔

نمبر ۶

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت جلسہ کلکتہ یونیورسٹی

۲۴ جنوری ۱۸۹۱ء

بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۸۹۱ء بروز شنبہ بوقت شام سالانہ جلسہ **کلکتہ** یونیورسٹی کا بغرض عطا کرنے ڈگریون کے منعقد ہوا - ہزاکسلینسی چانسلر صدر انجمن تھے - حاضرین جلسہ کی تعداد کثیر تھی - جب ڈگریان عطا ہوچکین ہزاکسلینسی چانسلر نے جلسہ سے یون خطاب کیا -

مسٹر وائس چانسلر - یور آنرز - لیڈیز و جنٹلمین - مجھکو نہایت خوشی حاصل ہے کہ آج ممبران جلسہ سے مجھکو ملاقات کا پھر موقع ملا - مین پھر مبارک سال نو کی دعا مانگتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اس سال مین یونیورسٹی کو اور نیز اُن اصحاب کو جو اس یونیورسٹی سے متعلق ہون سرسبزی و خوشی حاصل ہو - ایسے موقعون پر ہم کو زیادہ تر اُس سال کا خیال آیا کرتا ہے جو ابھی گذر چکا ہے - گذشتہ سال مین ایک ایسا معاملہ ہوگیا ہے کہ جسپر عام لوگون کی توجہ زیادہ رہی تھی اور جسکا ہم کو نہایت افسوس ہے - اس امر کے کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ میرا مطلب **رپن کالج** سے اور اُن سخت بد انتظامیون سے ہے جو مدرسہ مذکور مین ہوئی تھین - اگرچہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ اسکا ذکر نہ کرنا ہی بہتر ہے لیکن اُسکو فراموش کردینا محض نادانی کی بات ہوگی کیونکہ یہ معاملہ گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس بھیجا گیا تھا - علاوہ برین

جو کچھ کارروائی یا یون کہیے کہ سستی ہم نے اس معاملہ مین کی تھی اُسپر بھی بہت اعتراضات پیش ہوے ہین - لہذا مین خیال کرتا ہون کہ مجھکو اس معاملہ مین کچھ نہ کچھ ضرور کہنا چاہیے - مین یہ ذکر اس غرض سے نہین کرتا ہون کہ جو تنازعات کہ فرو ہو چکے ہین وہ ازسرنو بھرپا ہون بلکہ اس غرض سے کہ جو کچھ کارروائی اس معاملہ مین گورنمنٹ آف انڈیا نے کی تھی اُسکی نسبت غلط فہمیان نہ ہونے پاوین -

ایک امر پر تو کوئی بحث نہین ہوسکتی یعنی یہ کہ جو واقعات کہ منکشف ہوئے اُنسے نہایت سخت بدانتظامی ثابت تھی - اور یہ بدانتظامیان ایسی ہین کہ جنکے باعث اس مدرسہ کو اور نیز اس یونیورسٹی کو بہت ذلت حاصل ہوئی - مین اسوقت اُن کارروائیون پر سخت نفرین کہتا ہون اور اگر ہم کو اُسوقت یہ بات معلوم ہو جاتی کہ حکام یونیورسٹی ایسی کارروائیون کو روا رکھینگے یا چشم پوشی کرینگے تو گورنمنٹ آف انڈیا اس معاملہ مین ضرور مداخلت کرتی -

لیکن اس امر کا یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ جسوقت یہ معاملہ ہمارے روبرو پیش ہوا اُسوقت اسکی کیا صورت تھی - اس معاملہ پر اول غور سنڈیکیٹ نے کیا تھا جنکو کہ یونیورسٹی کے معمولی کاروبار کے افسران انتظامی کہنا چاہیے - اور جہانتک کہ مین آپ کے نظم و نسق کو سمجھتا ہون یہ لوگ زیر حکم سینیٹ کے ہین اور اُسی کے احکام کی تعمیل کرتے ہین - لیکن جسوقت یہ معاملہ گورنمنٹ آف انڈیا کے روبرو پیش ہوا تھا اُسوقت سینیٹ نے اس معاملہ کو سنڈیکیٹ کے ہاتھون سے نکال کر اپنے ہاتھون مین کر لیا تھا اور خود اس معاملہ مین مصروف تھے - پس جو بات کہ ہم کو طے کرنی پڑی وہ یہ نہ تھی کہ سنڈیکیٹ کی سخت تدابیر یا سینیٹ کی ملائم تدابیر سے معاملہ طے ہو جاوے گا بلکہ وہ بات یہ تھی کہ جب

سینیٹ ایسے معاملہ کے تصفیہ کرنے مین مصروف تھے جو بلا شک اُس سے متعلق تھا
تو گورنمنٹ آف انڈیا کو مداخلت کرنی چاہئے تھی یا نہ کرنی چاہیے تھی اور یہ کہ اگر
یہ فرض کر لیا جاتا کہ سینیٹ کے ایسے معاملہ مین تصفیہ کرنے پر اعتماد نہ کرنا چاہیے
تو گورنمنٹ آف انڈیا کو ایسی گھات کی حکمت عملی سے کام لینا مناسب تھا
یا نہین جس سے کہ اُسوقت سینیٹ اور سنڈیکیٹ دونون کے اختیارات
رد ہو جاتے - لہذا ہم نے یہ خیال کیا کہ جسوقت تک یہ معاملہ زیر تجویز ہے اگر
ہم اسکو یونیورسٹی کے ہاتھ سے نکال لینگے تو یونیورسٹی کے اختیارات کے حق مین
یہ عمل ہمارا نہایت ہی مفید ہوگا -

باستماع اس امر کے مجھکو خوشی ہوئی کہ جو لوگ رپن کالج کے انتظام کے ذمہ دار
ہین اُنھون نے یونیورسٹی کا اطمینان کر دیا ہے کہ ایسے معاملات کے وقوع
کا آیندہ کے لیے بخوبی انسداد کر دیا گیا ہے اور یہ کہ یہ معاملہ یونیورسٹی ہی نے اپنے
ہان سے طے کر دیا اور گورنمنٹ کی مداخلت کی ضرورت نہ ہوئی - اور یہ مداخلت
صرف اُن صورتون مین ہونی چاہیے جبکہ اور کوئی تدبیر کارگر نہو -

فی الواقع یہ معاملہ قابل افسوس تھا لیکن مین یقین کرتا ہون کہ اس معاملہ سے
صرف اُن لوگون کو ہی عبرت نہین حاصل ہوئی ہوگی جنکا کہ اُس سے تعلق تھا بلکہ
اُن تمام لوگون کو بھی جو کہ اس یونیورسٹی کے تعلیمی کاروبار سے کسی نہ کسی طرح
تعلق رکھتے ہین عبرت حاصل ہوئی ہوگی - یہ صرف یونیورسٹی کا ہی فرض نہین ہے
بلکہ اُن تمام مدارس کا جو اُس سے متعلق ہین اور اُن تمام طلبا کا جو کہ اُس سے
اُمیدین رکھتے ہین یہ فرض ہے کہ اُس راست بازی اور اخلاق کو قائم رکھین
جنکی خلاف ورزی کہ معاملہ متذکرہ بالا مین نہایت خراب طور
پر ہوئی ہے -

وائس چانسلر نے اُس مباحثہ کے اختتام پر جو ستمبر کو ہوا تھا اس متبرک فرض کا ذکر نہایت باوقعت الفاظ مین کیا تھا اور مین اس موقع پر نہایت خوشی کے ساتھ اُن باتون سے اتفاق ظاہر کرتا ہون جو مشارٌالیہ نے اُسوقت فرمائی تھین۔

ختم کلام کرنے سے قبل مین ایک اور معاملہ کا ذکر کرنا چاہتا ہون جس سے یونیورسٹی کو دلچسپی ہے۔ اور اس معاملہ کا ذکر بلا اظہار کسی افسوس یا تاسف کے کرسکتا ہون گذشتہ سال مین جب مین اس جلسہ مین آیا تھا تو مین نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ یونیورسٹی کے فیلوشپ کا عہدہ بجاے طریقۂ مروجہ کے کسی قدر مختلف اصول پر عطا کیا جاوے۔ اور مین نے یہ بھی منظور کیا تھا کہ آیندہ جب جگہ خالی ہون تو جو دو ایک اصحاب کے نام کہ میرے پاس اس یونیورسٹی کے گریجوایٹ اس عہدہ کے لیے منتخب کرکے بھیجنگے اُنپر مین لحاظ کرونگا مین نے اپنا یہ وعدہ پورا کردیا ہے اور تھوڑا عرصہ منقضی ہوا کہ گریجوایٹون کو انتخاب کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ اُن لوگون نے انتخاب کرکے میرے پاس دو ایک اصحاب کے نام بھیجے ہین چنانچہ ایک انمین سے بابو جگندرچندر گھوش اور دوسرے بابو مہندرناتھ راے ہین۔ مجھکو یہ بھی دریافت ہوگیا ہے کہ بلحاظ نیک چلنی وغیرہ ان دونون اصحاب کا انتخاب نہایت مناسب وبجا ہوا ہے۔ بابو جگندرچندر گھوش کو امتحان ایم اے پاس کیے ہوے عرصہ آٹھ سال کا منقضی ہوا ہے اور وہ عرصہ چھ سال سے ہائی کورٹ کلکتہ مین وکالت کرتے ہین یہ بابو صاحب بہت ہوشیار اور لائق ہین اور علم کو اور اپنے ملک کو انھون نے یہ بہت بڑا فائدہ پہونچایا ہے کہ ہندوستان کے نامی ریفارمر رام موہن راے کے کلام کو ایک جا فراہم کرکے تالیف کیا ہے

اور اُسکا دیباچہ لکھا ہے۔

بابو مہندر ناتھ رائے کو امتحان ایم اے پاس کیے ہوے عرصہ چھ سال کا منقضی ہوا ہے اور یہ اس یونیورسٹی کے نامی گرامی گریجنٹون مین سے ہین۔ انکا زمانہ تعلیم قابل تعریف تھا۔ یہ امتحان ایف اے و بی اے و ایم اے سب مین اول رہے ہین اور انھون نے کل بڑے بڑے انعامات وظائف اور میڈل پائے ہین۔ بالفعل یہ بابو صاحب سٹی کالج مین اور سائنٹفک (؟) اسوسی ایشن بنا بر ترقی علوم مین اعلی یا نیچرل لکچر دیتے ہین۔ لہذا مین بخوشی تمام ان دونون صاحبان کو فیلو مقرر کرتا ہون۔

یہ بھی آپ لوگون نے خیال فرمایا ہوگا کہ بموجب نظیر سال گذشتہ کے منجملہ ۱۲ جگھون کے جو خالی ہوئی ہین صرف آٹھ جگھون پر تقرر کیا گیا ہے۔ یہ طریقہ اس غرض سے جاری کیا گیا ہے کہ بتدریج فیلوز کی تعداد معقول رہجاوے۔ جو چھوٹا سا تجربہ انتخاب کا جاری کیا گیا ہے اُسکا نتیجہ دیکھکر مجھکو بہت خوشی ہوئی اور مین آپ سے وعدہ کرتا ہون کہ سال آیندہ بھی یہ تجربہ کیا جاوے گا۔ مین امین صرف یہ بات ایزاد کرنے کا مشورہ دیتا ہون کہ آپ اپنے باہر کی رائے دینے والون کو مثلاً اُن ایم اے پاس شدہ صاحبون کو جو مفصل مین رہتے ہین اور نیز اُن صاحبان کو جو کلکتہ مین یا اُسکے گرد نواح مین بود و باش رکھتے ہین اظہار رائے کا موقع دینگے مین اس موقع پر اُس گریجنٹون کی جماعت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہون جس نے کہ مجھکو براہ مہربانی اس جدید استحقاق عطا کرنے کے شکریہ مین خط لکھا تھا۔ مجھکو اس بات کے دریافت ہونے سے اطمینان ہوا کہ یہ لوگ اس استحقاق کے قدرشناس ہین اور یقین ہے کہ یہ لوگ اسپر نہایت ہوشیاری سے عمل کرینگے۔

مسٹر وائس چانسلر۔ مین اب اُن لوگون کو مبارکباد اور دعا دیتا ہون

جنھون نے کہ آج آپ کے ہاتھون سے ڈگریان پائی ہین اور خاص کر
مبارکباد اُن لیڈیون کو دیتا ہون جو آپ کے روبرو آئی ہین اور جنکی
کامیابی سے اُن لوگون کو جن سے مین خطاب کر رہا ہون بہت خوشی حاصل
ہوئی ہوگی - مین اب وائس چانسلر سے درخواست کرتا ہون کہ جلسہ
سے خطاب کرین —

نمبر

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت جلسہ نیشنل ایسوسی ایشن

۹- فروری سنہ ۱۸۹۱ء

چھٹا سالانہ جلسہ عام نیشنل ایسوسی ایشن کا جو ہندوستان کے نسوان کو میڈیکل مدد پہونچانے کے لیے قائم ہوئی ہے ٹاون ہال **کلکتہ** مین بتاریخ ۹- فروری بروز دوشنبہ بوقت ۴- بجے دن کے منعقد ہوا- وایسرا جنکے ہمراہ لیڈی **لینسڈون** صاحبہ بھی تشریف لائی تھین صدر انجمن جلسہ مذکور تھے- آنریبل اے **ہکوبل** نے رپورٹ پیش کی اور ایک طولانی اسپیچ دی- اس جلسہ مین ڈاکٹر مہندر **لال** سرکار ومسٹر امیر **علی** وسر کومر پیٹرم ومسٹر خیندر ما دھب گھوش وشاہزادہ **فرخ شاہ** نے اسپیچین دین- سر چارلس **ایلیٹ** نے تحریک پیش کی کہ حضور وایسرا کا شکریہ ادا کیا جاے کہ صدر انجمن ہونا قبول فرمایا- اس تحریک کی تائید مہاراجہ صاحب **بتیا** نے کی- ہز اکسلنسی حضور وایسرا نے شکریہ ادا کرتے وقت یہ ارشاد فرمایا-

یور آنر- لیڈیز و جنٹلمین- جو ووٹ کہ آپ نے ابھی حال پاس کی ہے اُسکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون- جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون مین نے اپنے اُس مذاق کی جو مین اس ڈفرن فنڈ کی کارروائی سے رکھتا ہون اکثر اظہار کردیا ہے بوجہ اسکے اس بات کا یقین دلانا فضول سمجھتا ہون کہ اگر میری موجودگی

مین ہی اسکے کاروبار مین کچھ ترقی ہو تو مجھکو اپنے خدمات کمیٹی کے کام مین صرف کرنے مین نہایت خوشی حاصل ہوگی۔ کارروائی کی ابتدا مین جو کچھ کہ سرا سے اسکوبل نے فرمایا اُسکو مین نے بکمال غور اور نہایت خوشی سے سُنا۔ مشارٌ الیہ نے اپنی تقریر مین سالانہ رپورٹ کا نہایت صاف خلاصہ کر دیا ہے۔ جو کچھ اس رپورٹ مین ایسوسی ایشن کی جان فشانی اور ترقی کی بابت کہا گیا ہے وہ بالکل بجا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ اس سال مین جو قریب الاختتام ہے اس معاملہ کو واقعی استحکام حاصل ہوا ہے یہ امر قابل غور ہے کہ اُن مریضون کی تعداد جنکا کہ معالجہ کیا گیا ہے ۱۸۹۸ء مین دو لاکھ اسّی ہزار تھی اور ۱۸۹۹ء مین چار لاکھ گیارہ ہزار ہوگئی اور سب سے زیادہ امید بخش یہ بات ہے کہ ہمارے طلبہ نے نہایت عمدہ ترقی کی ہے اور مینونسپلٹیون اور دیگر لوکل جماعتون نے بھی انکی قرار واقعی قدرشناسی کی ہے میرے خیال مین یہ بات تو اب صاف ثابت ہے کہ اب اس بات کی فکر نہین ہی کہ ہمارے نسوان ڈاکٹرون کو ہندوستان مین کام نہین ملے گا۔ بلکہ اب یہ فکر ہے کہ جسقدر اب ہندوستان مین ضرورت ہے اُتنی تعداد نسوان ڈاکٹرون کی مہیا ہو سکے گی یا نہین۔

لیکن میرا یہ ہمیشہ سے خیال رہا ہے کہ اس معاملہ کے بارہ مین ہمکو بہت زیادہ قوی امید نہ کرنا چاہیے۔ جو کچھ کامیابی اس معاملہ کو اتبک ہوئی ہے وہ کچھ تو اُن تھوڑے سے حامیون کی فیاضانہ امداد سے ہوئی ہے جنکی اس امداد کا پورا پورا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے اور کچھ اُن لیڈیز اور جنٹلمین کی جان فشانی سے ہوئی ہے جو کہ پراونشل شاخون کے مہتمم رہے ہین اور ان شاخون کی ترقی انھین لیڈیز اور جنٹلمین کی سعی کے باعث ہوئی۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ فی الحال ان دونون صورتون مین تخفیف سرگرمی کے آثار نہین پائے جاتے۔ اپنے حال کے

دورہ مین یہ بات دیکھکر مین بہت خوش ہوا کہ دیسی ریاستون اور برٹش انڈیا مین جدید اسپتال قائم ہوتے جاتے ہین - اور اُنکی امداد کے لیے ہندوستانی سردار اور حکمران روپیہ عطا فرماتے ہین - مجھکو ایسے اسپتال کے افتتاح کرنے یا سنگ بنیادی نصب کرنے کا موقع پٹیالہ مین جہان کہ مہاراجہ صاحب نے ایک جدید اسپتال قائم کیا ہے اور بنارس مین جہان کہ مہاراجہ صاحب نے جنکے یہان آج تشریف لانے پر آپ کو بھی خوشی ہوئی ہوگی قائم کیا ہے - اور بمقام آگرہ ہوا تھا - اودیپور اور الور مین اس قسم کے اسپتال موجود ہین اور جے پور اور جودھپور مین بھی اس معاملہ کی ترقی کے لیے کوشش ہو رہی ہے - بد ریافت اس امر کے مجھکو خوشی ہوئی کہ اس صوبہ مین بھی ایسی ہی دریا دلی کا اظہار خصوصاً اُن اصحاب کی جانب سے ہو رہا ہے جو اس جلسہ مین اسوقت تشریف رکھتے ہین یعنی مہاراجہ صاحب دربھنگہ جو کہ اس ایسوایشن کے وایس پریسیڈنٹ ہین اور مین جانتا ہون کہ اپنے راج مین اس مد کے متعلق ایک اور اسپتال تیار کیا چاہتے ہین اور سر جوتیندر موہن ٹگور جو سنٹرل کمیٹی کے ممبر ہین اور مہاراجہ صاحب دیتیا جنھون نے کہ اس فنڈ کو نہایت دریا دلی کے ساتھ چندہ دیا ہے اور آج مزید چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے - لیکن جس طور پر کہ ان اصحاب نے بنگال کی ناموری رکھی ہے اُسی طور سے یہ بات بھی پوشیدہ نہین رکھنا چاہیے کہ جو عام دلچسپی اس صوبہ کے متمول لوگون نے ظاہر کی ہے اُس سے بہت نا امیدی پیدا ہوتی ہے مین آپ سے یہ بھی کہے دیتا ہون کہ مین آج شام کو اسی ارادہ سے آیا تھا کہ بنگال کے لوگون نے اس ایسوسی ایشن کی امداد دینے مین جو کنجوسی ظاہر کی ہے اُسپر خوب سخت ملامت کرون - لیکن جسوقت سے کہ مین اس کمرے مین داخل ہوا ہون مین نے اسپیچ پر اسپیچ اسی بارہ مین سُنی ہے اور میرے دل مین اب یہ خیال آتا ہے جو کہ

ہر ایک انگریز کے دل مین آتا ہے کہ میرے پر دو لاتین نہ مارنی چاہئین لہذا جو کچھ کہ سخت باتین بنگال کی بابت کہی گئی ہین اُنکے علاوہ اور مین نہین کہنا چاہتا -

علاوہ برین یہ بھی بات ہے کہ اگرچہ گورنر جنرل ایک بے قیام افسر ہے لیکن ہال کے ایک حصہ مین وہ خود ہی بنگال کا باشندہ ہوتا ہے اور اس حالت مین میرے دوست لفٹننٹ گورنر کا رعایا ہوتا ہے پس جو کچھ ملامت کہ بنگال کی کیجاے اُس ملامت کا اثر کسی قدر اُسپر بھی پڑنا چاہیے - بدیں وجہ صرف یہی کافی ہے کہ مین آپ لوگون کی توجہ اُس بات پر دلاؤن کہ جسکا ذکر گذشتہ سال سر اسٹوارٹ بیلی نے کیا تھا اور جو کچھ اُن اصحاب نے جنھون نے آج اسپیچین دی ہین اس جلسہ مین کیا ہے - اور سر چارلس الیٹ نے بھی کیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ قبل جلسہ سال آئندہ کے یہ تہمت اس متمول اور نامی گرامی صوبہ کی گردن سے بالکل دور ہو جاے گی -

پیشتر اختتام کارروائی اس جلسہ کے ایک اور امر کی بابت ذکر کرنا ضروری ہے - مین لیڈی لینسڈون صاحبہ کی جانب سے اُن لیڈیز اور جنٹلمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہون جنھون نے کہ گذشتہ سال مین اس ایسوسی ایشن کے کاروبار مین نہایت محنت اور سرگرمی کی ہے - پراونشل اور مقامی سکرٹری صاحبان اور صاحبان سول سرجن اور اُن لیڈیون نے جو مختلف کمیٹیون کی ممبر ہین اپنی سعی اور کوشش مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا - مجھکو تو یقین نہین ہے کہ اس ملک مین کسی اور معاملہ مین اتنا کم صرف ہوا ہو اور ایسی شفقت اور جان فشانی کی گئی ہو کیونکہ اسمین کچھ مبالغہ نہین ہے کہ اس فنڈ کا کل کام آنریری اہلکارون نے انجام دیا ہے - سنٹرل کمیٹی نے عرصہ چھ سال مین اوسطاً مبلغ چار ہزار روپیہ سے کسی قدر زیادہ سالانہ صرف کیا ہوگا اور اسمین تنخواہ اور اصراف عملہ و دفاتر بھی شامل ہین پس میری راے مین

اس سے صاف ثابت ہے کہ کمیٹی کا یہ ارادہ ہے کہ جو کچھ روپیہ ہاتھ مین ہو وہ کُل اُن کامون مین صرف ہو جو اس فنڈ کے ذریعہ سے قائم ہوئے ہین اور اس روپیہ مین حتی الامکان کسی طرح کی منہائی نہو۔

سر اے اسکوبل نے کپتان اسٹریٹ فیلڈ صاحب کے تشریف لیجانے کا افسوس نہایت مناسب طور پر ظاہر کیا ہے۔ کپتان صاحب موصوف نے اپنے عہدہ کا کام نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے اور انکے تشریف لیجانے سے ہم لوگون کو بہت نقصان برداشت کرنا ہوگا۔ لیکن ایسوسی ایشن ہذا اکے خوش قسمت ہونے مین شک نہین کیونکہ اسکے کامون کے انجام دہی کی غرض سے کوئی نہ کوئی صاحب آمادہ ہو جاتے ہین اور اُنکی وجہ سے کام نہایت عمدگی سے سر انجام پاتا ہے۔ جب میجر کوپر ہندوستان سے تشریف لے گئے تو مسٹر لارنس نے کام انجام دیا۔ جب مسٹر لارنس کلکتہ سے تشریف لے گئے تو اُنکے جانشین کپتان اسٹریٹ فیلڈ ہوئے۔ اب چونکہ کپتان اسٹریٹ فیلڈ صاحب تشریف لیجانے والے ہین تو مسٹر ہویٹ سے امداد ملے گی۔ حالانکہ جو کام مسٹر ہویٹ کے سپرد گورنمنٹ آف انڈیا مین ہے وہ بہت کثیر ہے لیکن پھر بھی صاحب موصوف نے اس ایسوسی ایشن کا کاروبار کرنا منظور کر لیا ہے۔ لیڈی لینسڈون صاحبہ کی خواہش ہے کہ مین اُن ممبران سنٹرل کمیٹی کا شکریہ ادا کرون جنھون نے کہ لیڈی صاحبہ موصوفہ کو بہت امداد دی ہے اور جنکے یہان کے عہدون سے علٰحدہ ہونے کا لیڈی صاحبہ موصوفہ کو نہایت افسوس ہے۔ میری مراد سر انڈریو اسکوبل اور سر الیگزنڈر رولسن سے ہے۔ سر الیگزنڈر رولسن کلکتہ سے جہان کہ اُنھون نے ایسے ایسے کارنمایان کیے ہین ایک ایسی ضرورت کی وجہ سے تشریف لیے جاتے ہین کہ جسکے باعث یہان اُنکے کُل رفیقون کو

نہایت افسوس ہے۔ سر انڈریو اسکوبل نے اس فنڈ کے معاملات مین
لیڈی صاحبہ موصوفہ کو گذشتہ دو سال مین بہت امداد اور صلاح دی ہے
اور لیڈی صاحبہ موصوفہ کو انکی عدم موجودگی اُسی قدر شاق گذرے گی جسقدر
کہ مجھکو اُسوقت شاق گذرے گی جب یہ وایسرا ے کی کونسل مین انکی مدت
عہدہ ختم ہوجاوے گی۔

نمبر ۶۸

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت تقسیم انعام مدرسہ بیتھون اسکول

۱۲۔ فروری ۱۸۹۱ء

بتاریخ ۱۲۔ فروری ۱۸۹۱ء بروز جمعہ بوقت شام ہر اکسلنسی لیڈی لینسڈون نے مدرسہ نسوان بیتھون اسکول مین انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ جلسہ ایک شامیانہ کے اندر ہوا تھا جوکہ مدرسہ کے احاطہ مین کھڑا کیا گیا تھا۔ بہت سے لیڈیز اور جنٹلمین شریک جلسہ تھے۔ سالانہ رپورٹ پڑھی اور چند بنگالی اور انگریزی گیت گائے جانے کے بعد ہز اکسلنسی حضور وایسراے نے یون فرمایا۔

سر کامر میڈم۔ لیڈیز اور جنٹلمین جب سے مین ہندوستان مین آیا ہون مجھکو اس ملک کی نسوان کی تعلیم کا مدرسہ دیکھنے کا اتفاق یہ اول ہی مرتبہ ہوا ہے اس مدرسہ سے مجھکو بہت ذوق ہے اور مین آج یہان آکر اور شریک کارروائی جلسہ ہوکر نہایت خوش ہوا ہمکو یہ امر تسلیم کر لینا پڑے گا کہ گذشتہ عرصہ مین ہندوستان کی نصف آبادی یعنے ذکور مین تعلیم نے کیسا فروغ پایا ہے لیکن باقی نصف آبادی یعنی اناث مین اس معاملہ مین بہت ہی کم ترقی ہوئی ہے جسوقت ۱۸۸۲ء کی تعلیمی کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کی تھی اُسوقت بنگال کی نسوان مین ایک ہزار مین تقریباً ایک عورت خواندہ ہوگی اور یہ تعداد بمبئی اور مدراس کے مقابلہ مین بہت ہی کم تھی۔ حال کی رپورٹون سے معلوم ہوا ہے کہ بنگال مین

اب تعلیم نسوان کی تعداد زیادہ ہے لیکن پھر بھی تعداد ہماری خواہش سے اب بھی بہت کم ہے۔ ہندوستان مین تعلیم نسوان کے بارہ مین جو قباحتین درپیش ہین وہ ہر ایک کو بخوبی معلوم ہین۔ اور زیادہ تر قباحتین بوجہ سوشل طرایق اس ملک کے ہین۔ پس ان قباحتون کا فراموش کرنا یا انکا دفعیہ جلد اور بلا مشقت کرنیکی امید کرنا محض فضول امر ہے۔ ہمکو کسی قدر تسکین اسوجہ سے ہے کہ ہندوستان مین کچھ عورتون نے ایسی تعلیم پائی تو ہے جسکو عمدہ تعلیم کہہ سکتے ہین لیکن صرف ہندوستان ہی ایسا ملک نہین ہے جسمین خواہ اتفاقیہ یا دیدہ ودانستہ نسوان تعلیم پانے سے محروم رہتی ہین۔ چند سال گذشتہ کے بعد کا خیال کیجیے تو ہمارے انگلستان مین بھی ایسی نسوان بہت کم تھین جنھون نے عمدہ تعلیم پائی ہو۔ یہ آپ لوگون کو معلوم ہے کہ اس معاملہ مین وہان بہت جلد ترقی ہوئی اور ایک سخت تبدیلی واقع ہوگئی۔ اور اب وہان ہر ایک گانون کے لڑکے اور لڑکیون کو جبراً تعلیم دلائی جاتی ہے۔ ہر ایک بڑے شہر مین ہائی اسکول قائم ہوتے جاتے ہین اور بڑی بڑی یونیورسٹیون مین کالج علی الخصوص تعلیم نسوان کے لیے قائم کیے گئے ہین۔ اور یہ نسوان صرف وہی ڈگریان نہین حاصل کرتی ہین جو مردون کے واسطے مقرر ہین بلکہ حال مین نسوانون نے بہت نام پیدا کیا ہے اور مردون سے فوق لے گئی ہین اور وہ تعلیمی اعزاز پائے ہین جو یونیورسٹیون مین سب سے اعلی شمار کیے جاتے ہین۔

یہان ہندوستان مین اس اشد ضروری ریفارم کا بھی آغاز ہے۔ اور یہ معاملہ اس قسم کا نہین ہے کہ جسمین گورنمنٹ اس ملک کے لوگون پر دباؤ ڈالے حالانکہ گورنمنٹ سہولیت پیدا کرنے کے لیے بہت کچھ کوشش کرسکتی ہے اور کررہی ہے۔ یہ معاملہ تو ایسا ہے کہ جسکے بارہ مین ہم پیش گوئی کرسکتے ہین کہ ایک

وقت پر ہندوستان کے لوگ خود سرانجام دہی کرینگے لیکن بہرحال اس مدرسہ سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اس معاملہ مین جو ابتک بڑا بھاری قصور یہ تھا کہ تعلیم یافتہ معلمہ نہین دستیاب ہوتی تھین وہ رفع ہوجاوے گا۔ ۱۸۸۲ء کے کمیشن نے یہ کہا تھا کہ تعلیم نسوان مین ایک سخت امر یہ حائل ہے کہ اوستادون کی تعداد بہت کم مہیا ہوسکتی ہے اور جو مہیا ہوسکتی ہے وہ بھی قابل اطمینان لیاقت دار نہین ہوتی بلاشک اس قسم کے سکول سے کل قوم کو فائدہ عظیم پہونچے گا اگر مدرسہ ہذا سے اس ملک کے حصہ کے لیے معلمہ بہم پہونچینگی۔ اس بات کے جتانے کی کچھ ضرورت نہین سمجھتا ہون کہ اس مدرسہ کی لیڈی سپرنٹنڈنٹ اور معلمہ دویم دونون اسی مدرسہ کی تعلیم یافتہ ہین اور یہ امر بھی قابل گزارش ہے کہ مس بوس پہلی ہی ہندوستانی لیڈی ہین جنکے کہ سپرد ہندوستان مین ایسی درسگاہ کا کل انتظام کیا گیا ہے۔

میرے خیال مین یہ بات تو بلاشک وشبہ صحیح ہے کہ بلحاظ تیزی طبیعت اور قابلیت تعلیم پذیری کے ہندوستان کی نسوان ایسی قدردانی کی مستحق ہونگی۔ ۱۸۸۲ء کے کمیشن نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی نسوان کی تیزی طبیعت بہت زیادہ ہے لیکن انکو مدارس مین تعلیم پانے کا موقع نہین ملتا۔ اور اس تیزی طبیعت سے ایسے آثار نمایان ہین کہ آیندہ یہ نسوان خوب تعلیم حاصل کرینگی۔ میرے خیال مین یہی رائے اُن تمام آدمیون کی ہے جنھون نے اس معاملہ پر چشم انصاف سے غور کیا ہے۔ یہ تو دریافت ہوچکا ہے کہ بلشبہ ڈاکٹری مین نسوان طلبا نام پیدا کررہی ہین۔ چند روز کی ہی بات ہے کہ ایک نوجوان لیڈی مس سائمکس نے کلکتہ میڈیکل کالج مین بمقابلہ کل مردون کے جراحی (سرجری) کا گولڈ (سنہری) میڈیل پایا ہے اور یہ دوسرا مرتبہ تھا کہ بنگال مین یہ کار نمایان ظہور مین آیا ہے

علاوہ برین لاہور مین دوسری نوجوان لیڈی مس او کانر نے میڈیکل و سرجری کی ڈگری کے امتحان مین کل مردون کو زک دی ہے۔ منجملہ ان طلبا کے جنھون نے اس مدرسہ کے کالج ڈپارٹمنٹ مین تعلیم پائی ہے سات آج کل پیشہ ڈاکٹری کا کرتی ہین۔

بہ حیثیت چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کے مین بکمال خوشی اس امر کا اظہار کرنا چاہتا ہون کہ ۱۸۸۴ء سے یہ مدرسہ کلکتہ یونیورسٹی مین ملحق ہو گیا ہے۔ چند روز کا عرصہ منقضی ہوا کہ جب مین کلکتہ یونیورسٹی کے جلسہ مین بہ حیثیت صدر انجمن موجود تھا تو مین آپ کے کالج کے طلباؤن کو دیکھکر جو کہ وہان اپنی ڈگریان لینے کے واسطے گئی تھین بہت محظوظ ہوا۔ اور جس جوش کے ساتھ کہ اُنکا استقبال کیا جاتا تھا اُس سے مجھکو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اُنکی کامیابی مردون کو ناگوار نہین گذری ہے۔ بدریافت اس امر کے نہایت خوشی ہوئی کہ گذشتہ سال مین جو تین طلبا اس مدرسہ سے بی اے امتحان مین شامل ہوے ہین وہ سب انگریزی مین آنرز سے پاس ہوے۔ اور جو تین طلبا کہ امتحان ایف اے مین شامل ہوے تھے وہ بھی کامیاب ہوے۔ بہ خیال اُس قابل تحسین کامیابی کے جو آپ کے طلبا نے ایک دو سال گذشتہ مین امتحانات یونیورسٹی مین حاصل کی ہے مجھکو اس بات کے معلوم ہونے سے بہت خوشی ہوئی کہ اس مدرسہ کے کالج ڈپارٹمنٹ مین حال مین اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

مسٹر جسٹس گرو داس بنرجی وائس چانسلر کلکتہ۔ یونیورسٹی نے جو بلیغ اسپیچ جلسہ یونیورسٹی مذکور بصدر مین دی تھی اُسمین انھون نے اس مسئلہ کے صادق ہونے کو تسلیم کیا تھا کہ کسی قوم کو تعلیم یافتہ نہین کہنا چاہیے تاوقتیکہ اُسکی نسوان تعلیم یافتہ نہون اور تعلیم یافتہ سے مراد یہی نہین ہے کہ صرف پڑھنا اور لکھنا جانتی ہون بلکہ

اس لفظ کے پورے اور اصلی معنون کے بموجب تعلیم یافتہ ہون۔ بعد ازان مسٹر بنرجی نے ہنود کے قوانین کے بانی منوجی کے کلام کا حوالہ دیا "جس جگہ کہ استریون کا ادرستکار کیا جاے گا وہان دیوتا بھی پرشن یعنی خوش رہینگے۔ اور جس جگہ کہ انکا ستکار نہ کیا جاے گا وہان ساری ریت یعنی رسم وغیرہ اکارتھ یعنی بیکار وفضول ہین"۔ پس اس مدرسہ کے قائم ہونے کا مقصد ان دونون مسلون سے ثابت ہوجاے گا۔ اور اس مدرسہ کو از روے انصاف اس قسم کے بڑے اور عظیم کامون کا پیشوا خیال کرنا چاہیے۔

اب صرف یہ بات باقی رہی ہے کہ مین اُن طلبا کو مبارکباد دون جنھون نے کہ انعامات پائے ہین اور یہ امید ظاہر کرون کہ اس کامیابی سے ان طلبا کو یہ حوصلہ پیدا ہوگا کہ اپنی محنت کے عادات برابر قائم رکھین اور بعد مدرسہ چھوڑنے کے بھی علمی ترقی کرتی رہین یہ بات سچ مانو کہ اگر تم ایسا کروگی تو تمھاری زندگی بوجہ اس تعلیم کے جو تم نے یہان پائی ہے اور بھی زیادہ کارآمد اور نامی گرامی ہوگی۔ اسکی وجہ سے تم خود خوش رہوگی اور دوسرون کو خوش کروگی۔ اور تم اپنی اُن بہنون کے لیے نظیر قائم کروگی جو ہر سال کثرت سے تمھاری تقلید کرینگی۔ اور ان سب باتون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جس قوم کی کہ تم ہو اُسکو بے انتہا فوائد حاصل ہونگے۔

وہ جدید عمارت جسکا کہ مین سنگ بنیاد نصب کرنے والا ہون اس غرض سے تعمیر کرائی گئی ہے کہ بورڈرونکے بود وباش کے لیے کام آوے۔ اسمین قریب ۶۰ یا ۷۰ بورڈرونکے رہ سکینگے اور مین امید کرتا ہون کہ یہ مکان رفتہ رفتہ بھر جاوے گا۔ اس مکان کی لاگت کے صرف مین کچھ فیاضانہ امداد تو بنگال گورنمنٹ نے دی ہے اور کچھ اُس سرمایہ کے روپیہ سے ہوئی ہے جو عرصہ چندسال کا منقضی ہوا کہ مسٹر بیتھون بانی اسکول ہذا کی یادگار

قائم کرنے کی غرض سے فراہم کیا گیا تھا جو کچھ سلوک کہ اس مدرسہ کے ساتھ مسٹر ٹیھون نے کیا ہے اُسکی یادگار میری راے مین سواے اسکے اور کسی طریقہ سے عمدہ قائم نہین رہے گی۔

مین پھر اُس خوشی کا اظہار کرتا ہون جو لیڈی لینسڈون صاحبہ کو اور مجھکو آج اس جلسہ مین آنے سے حاصل ہوئی ہے۔

نمبر ۱۷۱

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت افتتاح بنگال ناگپور ریلوے

۳ - مارچ ۱۸۹۱ء

بتاریخ ۲ - مارچ ۱۸۹۱ء بروز دوشنبہ بوقت شب حضور وایسرا ے مع ایک حصہ اپنی اسٹاف کے کلکتہ سے چکہر دارپور کو اسپیشل ٹرین مین تشریف لے گئے - دوسرے روز وہان ہز اکسیلنسی کا استقبال مسٹر سیمول ہور ایم پی چیرمین کمپنی و مسٹر ملر بنجنگ ڈائرکٹر و مسٹر واین صاحب انجنیر و مسٹر گریلی کمشنر چہوٹا ناگپور اور تقریباً ۲۵۰ مہمانون نے کیا - ہز اکسیلنسی نے باضابطہ ریلوے لائن کو افتتاح فرمایا اور کل پارٹی کھانا کھانے کے واسطے گئی - اسکے بعد چیرمین مسٹر ہور نے ملکہ معظمہ کی ٹوسٹ تجویز کی اور بعد ازان ایک طولانی اسپیچ مین حضور وایسرا ے کی ہلتہہ تجویز کی - اسکے جواب مین حضور وایسرا ے نے یون فرمایا -

مسٹر ہور - مسٹر گریلی - لیڈیز و جنٹلمین - مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو منصب اسوقت مجھکو دیا گیا وہ کسی قدر جعلی ہے کیونکہ اس عظیم ریلوے کے آغاز سے جسکے انجام پانے کی یہ رسمیات ادا ہوئی ہین مجھکو کچھ تعلق نہ تھا - اس ریلوے کی منظوری اور شروعات میرے ہندوستان مین آنے سے بہت دنون قبل ہو چکی تھی - لیکن مین ہی غالباً پہلا ایسا اعلی حاکم نہین ہون جسکو یہ جعلی منصب ملا ہو کیونکہ مین جانتا ہون کہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ وہ وایسرا ے یا گورنر یا

ممبر صیغۂ تعمیرات جو کسی جدید تعمیر کا بانی ہوتا ہے اس ملک سے قبل تکمیل اُس تعمیر کے چلا جاتا ہے اور پھر یہ ہوتا ہے کہ انکے جانشینان نہ کہ وہ لوگ مبارکباد پاتے ہین - لہذا اس تقدیری امر سے گریز کرنا غیر ممکن ہے اور چونکہ اُن ریلون کی تعمیر کی بابت جو گورنمنٹ آف انڈیا نے میرے عہد حکومت مین منظور کی ہین پا کرے اور جو میری مدت ملازمت کے ختم ہونے کے بعد تکمیل پاوینگی کسی اور شخص کو مبارکباد ملے گی لہذا جو مبارکباد دیان کہ اس لائن کے افتتاح کرنے پر آپ نے مجھکو دی ہین اُنکے قبول کرنے مین کوئی ہرج نہین ہے لیکن جس حالت مین کہ آپ اس عظیم ریلوے کو ملکہ معظمہ کے قائم مقام کے نام سے متعلق کرتے ہین تو مجھکو یقین ہے کہ یہ معاملہ صرف ذاتی نہین ہے - آپ کی مراد یہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا خواہ اُسکا کوئی وسیرائے یا ممبر صیغۂ تعمیرات کسی خاص وقت پر ہو اس ملک مین ریلوے کی توسیع سے بہت دلچسپی رکھتی ہے -

مین بھی تہ دل سے آپ کی اس راے سے اتفاق کرتا ہون اور یہ کہتا ہون کہ گورنمنٹ آف انڈیا اور کسی فرض کی اتنی پابند نہین ہے جتنی کہ ہندوستان کے ریلون کی ترقی اور اصلاح کرنے کی پابند ہے - اور اسمین بھی کچھ مبالغہ نہین ہے کہ جسقدر اصلاحات گورنمنٹ آف انڈیا کے انتظام سے متعلق ہین اُن سب مین ریلویون کی ترقی کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتے اور یہ سب سے زیادہ ضروری ہے - بفرض محال اگر ہمارے جانے کے بعد کوئی اور یادگار نہ رہتی تو یہ ریلوے بہرحال ہمارے سلطنت کی رعیت نوازی اور فوائد کی شاہد رہے گی - اس بات کے خیال کرنے کے لیے بہت کوشش کرنی پڑے گی کہ جو ۱۵۰۰۰ میل ریلون کے ہمنے غدر کے زمانہ سے آج تک تعمیر کی ہے اگر یہ سب یکبارگی نیست و نابود کردیے جاوین تو ہندوستان کی کیا شکل ہوجاوے گی - مجھکو یاد ہے کہ جب مین انگلستان سے روانہ ہونے کو تھا مین نے ایک مختصر ریویو جو حسب الحکم سکرٹری آف اسٹیٹ شائع ہوئی تھی اُن

نتائج کی پڑھی تھی جو ہندوستان مین ہمارے گذشتہ ۳۰ سال کی حکومت سے حاصل ہوئی ہین - اُسمین یہ تحریر تھا کہ ہندوستان کے اُن لوگون کو جو اجناس کی پیداوار کرتے ہین اور اِن اجناس کی تجارت کرتے ہین اور اُن مسافرون کو جو ریل مین سفر کرتے ہین بوجہ اسکے بہ نسبت پُرانے زمانہ کے سواریون وغیرہ کی ریل کے سفر اور تجارت مین بہت کفایت پڑتی ہے تقریباً چھ کڑور روپیہ کا فائدہ ہوا ہے اور اس حساب مین وہ وقت نہین شمار کیا گیا ہے جو بچا ہے ۲۰ میل فی یوم سفر کرنے کے ۴۰۰ میل فی یوم سفر کرنے مین بچتا ہے - اب اسمین وہ فوائد جو بوجہ خوش انتظامی اور مزید حفاظت بہ باعث سہولیت اور سرعت روانگی افواج اور بوجہ ترقی جدید ذرایع تمول و بوجہ رفع تکالیف قحط وغیرہ اور بوجہ افزونی آمدنی سرکار حاصل ہوئے ہین اضافہ کیجیے تو کُل فوائد کا شمار وہم وقیاس سے باہر ہو جائے گا -

منجملہ اُن کُل ریلویون کے جنکے ذریعہ سے کہ فوائد متذکرہ بالا حاصل ہوئے ہین یہ بنگال ناگپور ریلوے بھی اپنا کثیر حصہ فوائد کا پہونچائے گی - چھ سال قبل اگر کوئی شخص ہندوستان کی ریلون کا نقشہ دیکھتا تو اُسکو ضرور حیرت ہوتی کہ باوجودیکہ ہندوستان کے شمال اور جنوب کے ممالک مین تو بہت سی ریلوے لائن ہین لیکن اِن حصص ملک مین جو بشکل دو متوازی الاضلاعون کے بجانب شمال و مغرب و جنوب و مشرق اُس حصہ ملک کے واقع ہین جو بمبئی اور ممالک مغربی و شمالی کے درمیان واقع ہے ریلوے کا نام ندارد - ایک سمت ریل نہونے کی وجہ تو یہ تھی کہ اُس متوازی الاضلاع کے وسط مین راجپوتانہ کا ریگستان واقع تھا پس اسی ریگستان کی ہیبتون کو خیال کرکے بڑے بڑے جوانمرد ریل نکالنے والے بھی کچھ عرصہ تک تامل مین رہے لیکن دوسرے متوازی الاضلاع مین ایک سمت سے اُس ملک سے جسمین دریاے گوداوری بہتی ہے - اور تینون سمتون مین گریٹ انڈین پنشولا ریلوے اور ایسٹ انڈین ریلوے

سے محدود کہنا چاہیے کوئی ایسی وجہ معقول حائل نہ تھی - اِس ملک کے زیادہ تر حصہ مین بہت گنجان آبادی ہے - ماسواے اِسکے اِس ملک مین کُل جزیرہ نما کے اضلاع مین سب سے زیادہ چند زرخیز اضلاع واقع ہین یہ اضلاع ایسے ہین کہ جنمین اسقدر پیداوار غلہ کی ہوتی ہے کہ اُسپر ہمیشہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے بلکہ اِس ملک کو مشرقی ہندوستان کا ذخیرۂ اناج کہنا چاہیے لیکن برخلاف اِسکے اِس ملک مین چند ایسے اضلاع بھی واقع ہین کہ جو ہمیشہ سے قحط سالی کی وجہ سے بدنام چلے آتے ہین کیونکہ ان اضلاع مین ایسی ایسی شدید قحط سالیان ہوئی ہین جنکو اِس ملک کے لوگ ابتک آفات متوالی مین شمار کرتے ہین - لیکن اگر وہی شخص اب ہندوستان کے ایسے نقشہ کو دیکھے جسمین وہ کُل ریلین جو موجود ہین اور وہ جو کہ زیر تعمیر ہین دکھلائی گئی ہون تو اُسکو معلوم ہو جاے گا کہ یہ جگہ جو کہ خالی تھی اب اِسکے درمیان دو بہت بڑی ریلوے لائن نکالی گئی ہین منجملہ اُنکے ایک لائن یہ ہے جو کہ آج باضابطہ افتتاح کی گئی ہے - اور دوسری گریٹ ایسٹ کوسٹ ریلوے ہے جو بیزواڈا سے کٹک تک گئی ہے اور بالآخر کلکتہ تک پہونچ جاوے گی اور جب اس لائن کو کلکتہ تک وسعت دیجاوے گی تو جیسا کہ چیرمین نے فرمایا ہے اِسکی توسیع بنگال ناگپور ریلوے کمپنی کے مطلب کی ہے -

بنگال ناگپور ریلوے کے بارہ مین یہ کہنا درست ہے کہ جو کچھ تقویت اِس لائن کو گورنمنٹ آف انڈیا سے ملی ہے اور کسی لائن کو نہین ملی - اُسوقت سے جبکہ سر رچارڈ ٹمپل نے اور اُنکے بعد سر جارج کیمبل نے اپنے عہد چیف کمشنری ممالک متوسط مین ناگپور سے ایک ریلوے لائن ممالک متوسط کے وسط مین نکالنے کی تجویز پیش کی تھی بہت سے مدبران سلطنت کی یہی راے چلی آئی ہے - اور یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ یہی راے چند گورنمنٹ ہاے انڈیا کی برابر چلی آئی ہے - جن لوگون کو اِس ریلوے کا

کل حال معلوم ہے وہ اس بات سے واقف ہین کہ حالانکہ یہ لائن چار سال سے
شروع ہوئی ہے۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا اِس لائن کے بارہ مین سکرٹری آف اسٹیٹ کو
بہت عرصہ سے برابر لکھ رہی تھی۔ اور اگر یہ بات بھی فرض کر لیجاوے کہ کمپنیون کو ریلوے
تعمیر کرانے مین گورنمنٹ سے ہمیشہ اتنی ہی مدد ملتی رہے گی جتنی کہ اس کمپنی کو ملی ہے تو بھی
کوئی اور نظیر اس بات کی نہین پائی جاتی کہ جسقدر مستحکم دلائل گورنر جنرل اور اُنکی کونسل نے
اِس تجویز کی تائید مین وقتاً فوقتاً پیش کیے ہین اُنسے زیادہ مستحکم دلائل کبھی پیش کیے ہون۔
ابتک جسقدر ریلوے لائنون کی سفارش کی گئی ہے وہ بخیال انسداد قحط یا بخیال تجارت
یا بخیال فوائد ترتیب آرائی فوج کی گئی ہے۔ لیکن میرے خیال مین کسی ریلوے لائن
کی اسقدر فوائد کے لحاظ سے سفارش نہین کی گئی ہے جسقدر کہ اِس ریلوے سے حاصل ہونگے
اِس بات کے ثابت کرنے کی تو کچھ ضرورت نہین ہے کہ یہ لائن انسداد قحط کے لیے کارآمد
ہوگی۔ یہ تو آپ کو بھی معلوم ہے کہ اصل مین اس لائن کی قحط کی بنا پر ہی سفارش کی گئی تھی
اور اِسی وجہ سے ہاوس آف کامنس کی کمیٹی نے اسکی تائید کی تھی۔ میری رائے مین
یہ امر تو مسلم ہے کہ ہندوستان مین کسی سال ایسی پیداوار نہین ہوتی جو کل آبادی کی
خوراک کے لیے کافی نہو۔ جو وفاتین کہ قحط سے ہوتی تھین اُنکی وجہ یہ نہین ہے کہ لوگون
کے لیے کھانا نہین تھا بلکہ یہ وجہ ہے کہ کھانا اور جگہ تھا اور لوگ اور جگہ اور ایسا کوئی
ذریعہ نہین تھا کہ جلدی سے وہ کھانا اُن لوگون کو ملجاوے چنانچہ اُن اضلاع مین بھی
جنکے درمیان کہ بنگال ناگپور ریلوے گذرے گی یہی حال تھا کہ ایک حصہ ملک مین تو
بوجہ قحط سالی کے سخت مصیبت نازل ہوتی تھی اور دوسرے حصہ مین غلہ کثرت سے
پیدا ہوتا تھا لیکن ایسے وسائل بہت کم تھے کہ جنکے باعث ایک حصہ کی پیداوار غلہ
سے دوسرے حصہ کی محتاجی رفع ہوجاوے۔ ضلع چھتیس گڈھ کے اُن مقامات مین
جہان کہ گندم کی پیداوار ہوتی ہے اور جنکی زرخیزی باستثناء وادی دریا ریدی کو

کے دنیا کے پردہ پر اپنا جواب نہین رکھتی - میری دانست مین کبھی ایسا نہین ہوتا کہ بالکل قحط سالی ہو یعنی بالکل غلہ نہ پیدا ہو - ان مقامات کو ہندوستان کا "ذخیرہ اناج" کہنا چاہیئے بلکہ اس ذخیرہ مین یہ خصوصیت ہے کہ ہمیشہ بھرا رہتا ہے حالانکہ اور ذخیرے خالی ہوجاتے ہین لیکن گذشتہ زمانے مین ضلع چھتیس گڈھ کی زائد پیداوار بوجہ اسکے کہ اسکو بازار مین فروخت کرنے کے لیے لیجانے کے کوئی وسائل نہین تھے محض برباد گئی ہے اور ہزارہا ایکڑ زرخیز زمین محض اس خیال سے کہ اسکی پیداوار فضول برباد جاوے گی غیر کاشت پڑی رہی ہے یا اگر کاشت ہوئی بھی ہے تو ناکمل طور پر - اگر مشیت ایزدی سے کسی حصہ شمالی ہندوستان مین پیداوار غلہ نہوئی تو ہم کو اس بات کا اطمینان ہے کہ اس ریلوے لائن کے ذریعہ سے ممالک متوسط کے ذخیرہ ہاے اناج سے غلہ بہار اور اپر بنگال مین پہونچ جاوے گا اور اسوجہ سے لوگون کی سب تکالیف اور مصیبت رفع ہو جاوینگی اور ماسوا اسکے جو بار کہ گورنمنٹ کی آمدنی پر پڑتا وہ بھی نہ پڑے گا —

جو تجارتی فوائد اس لائن سے ہونگے اُنسے لوگ خود واقف ہین لیکن بنظر اسکے کہ یہ لائن ایسے ممالک مین گذرے گی جسمین صرف معمولی تجارتی اشیا ہی بخوبی نہین پیدا ہوتی ہین بلکہ اس ملک کے وسیع اضلاع فلزاتی ہین جنمین کہ کوئلہ - لوہا - اور چونا پایا جاتا ہے - علاوہ اسکے بہت وسیع جنگلات موجود ہین جو کہ ابھی تک پورے پورے طور پر پختہ نہین ہوے ہین لہذا بنظر ان امورات کے میری راے مین تجارتی آثار بلاشک عمدہ ہین اور کمپنی کا اس لائن کی آیندہ حالت پر قوی امید کرنا بجا ہے - مین اس قسم کے دیگر کارہاے عظیم کا ذکر بھی نہین کرتا ہون جیسا کہ ایک کام ہم نے آج صبح دیکھا تھا جو دوسرے دھات پیدا کرنے سے متعلق ہین - ہمارے اتنے دوستون نے سونے کی کان کے معاملات مین روپیہ لگا رکھا ہے کہ مین اس بارہ مین مزید تذکرہ کر کے حصون کے نرخ مین خلل انداز ہونے کی ہمت نہین کرتا

لیکن ہمین شک نہین کہ اگر ہمارے مورخ اور محققان حالات سلف ارضی تمام مطالب کا ٹھیک ٹھیک پتہ لگا کر مقام بتا سکین تو وہ فلزاتی ارضی اس نیگال ناگپور ریلوے کے قریب ہی ملے گی -

معمولی مسافر کو خواہ وہ اپنی آسائش کے لیے اس حصہ ملک مین آوے یا مشرق سے مغرب کی جانب ۱۲۰ میل کا فاصلہ بچانے کی غرض سے کلکتہ سے بمبئی جاوے یہ راستہ نہایت موزون اور خوشگوار معلوم ہوگا -

میری یہ امید دلی ہے کہ جملہ اشخاص کو جو اس معاملہ سے متعلق ہین آمدنی کے فوائد سے بھی اطمینان حاصل ہو - اِس امید کے اظہار مین مین بالکل بے تعلق نہین ہون کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا اور حصہ داران کمپنی ہذا اِس معاملہ مین بحیثیت حصہ داران ہین پس کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ دونون حصہ داران اس سے کیون مستفید نہون اور اس بات پر مجھکو ایک اور امر کا خیال آیا جسوقت مین نے یہ اسپیچ شروع کی تھی تو یہ امید ظاہر کی تھی کہ میرے آج یہان موجود ہونے سے یہ خیال کرنا چاہیے کہ گورنمنٹ آف انڈیا اِس ملک مین ریلویون کی توسیع سے نہایت دلچسپی رکھتی ہے - لہذا اگر علاوہ اس بات کے میرے یہان موجود ہونے سے ایک اور خیال بھی پیدا ہو تو مجھکو افسوس نہوگا - یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ ریلوے بذریعہ کمپنیون کے تعمیر کرانا گورنمنٹ آف انڈیا کو منظور نہین ہے اور گورنمنٹ اِس بات کے خلاف ہے اور مین نے یہ بھی سُنا ہے کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ ریلوے تعمیرات ہم بالکل اپنے ہاتھ مین رکھنا چاہتے ہین اور اِسی غرض سے ہم ہمیشہ اُن لوگون کے خارج کرنے کے لیے جو نجی طور پر ریلوے بنانا چاہین کوئی نہ کوئی عذر کر دیتے ہین چنانچہ مین اِس موقع پر صاف صاف کہتا ہون کہ اس سے بڑھکر اور کوئی غلط فہمی نہین ہوسکتی - جو کام انتظامی اور عملی کہ اب تک ہمارے سپرد ہے وہ ہی اتنا کثیر ہے کہ آپ یقین جانیے کہ اگر اُسکا کوئی جزو ہمارے ہاتھ سے

کمپنیان سے لین تو ہم نہایت ہی خوش ہونگے - اور جو کہ اکثر اُن تجاویز پر ہم نے
بمجبوری اعتراضات کیے ہین جو ہمارے روبرو نجی طور پر ریلوے بنانے والون نے
پیش کیے ہین اُسکی وجہ یہ ہوئی ہے کہ ان تجاویز مین بہت سی باتین ایسی
تھین جنسے رعایا کا سخت نقصان متصور تھا اور بدینوجہ اُنکا منظور کرنا بالکل
غیر ممکن تھا - بعض صورتون مین تو یہ تجاویز پیش کی گئی ہین کہ اگر اُس سودہ مین
خسارہ آوے تو اُسکی اصلی ذمہ داری ہمارے سر پر ہے - بعض مین ہم سے یہ درخواست
کی گئی ہے کہ ہم وسیع رقبات اراضی جو کہ جائداد ملک ہین بلا کافی معاوضہ
کے منتقل کر دین - بعض مین ہم پر یہ دباؤ ڈالا گیا ہے کہ ہم بلا تحقیق اس امر کے
کہ ہم کیا چیز منتقل کرتے ہین لکڑی یا فلزات کا اجارہ دیدین اور بعض صورتون
مین ہم نے نجی طور پر ریلوے بنانے والون کا یہ مطلب دیکھا ہے کہ وہ کسی عظیم ریلوے
کے کسی منتخب جزو کا بنانا چاہتے ہین جو کہ بہ آسانی بن جاوے اور اُسمین فائدہ
کثیر ہو - باقی جزو کے بارہ مین جسکا بنانا دقت طلب ہو اور جسکی آمدنی اچھی نہو
اُن لوگون کو یہ یقین ہوتا ہے کہ آخر کار گورنمنٹ اُس جزو کو ضرور بنا دے گی -
علاوہ برین ہم سے ایسی ریلوے لائنون کے بنانے کی منظوری مانگی جاتی ہے
جو موجودہ ریلوے لائنون کے مقابلہ مین چلائی جاوین اور جنکے بنانے کی وجہ
سے موجودہ لائنون کی آمدنی مین ضرور فرق پڑے - لیکن براہ مہربانی میری
ان باتون سے یہ اخذ نہ کیجیے کہ مین یہ کہتا ہون کہ ریلوے بنانے والے
گورنمنٹ آف انڈیا سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی فکر مین ہین بلکہ یہ لوگ بھی
مثل دیگر تجارت پیشون کے فائدہ سے معاملہ کرنا چاہتے ہین اور جبتک کہ
مبادلہ کی تغیر پذیر حالت سے ہندوستان کو نقصان پہونچتا ہے اِس امر کا
پوشیدہ رکھنا فضول ہے کہ ہر ایک ہندوستانی تجارت مین خطرہ اور

غیر اطمینانی ہے - اور اس امر کی امید رکھنا بھی فضول ہے کہ وہ لوگ جو اس تجارت مین روپیہ لگاوینگے وہ اُن نقصانات سے محفوظ رہنے کی کوشش نہ کرینگے جو آج کل روپیہ کی تغیر پذیر حالت کی وجہ سے عارض ہوتے ہین -

لیکن یہ اس قسم کے معاملات ہین جنکا ذکر کھانے کے بعد کی اسپیچ مین کرنا غیر ممکن ہے اور مجھکو صرف یہ کہنا ضروری ہے کہ ہم صرف آمادہ ہی نہین بلکہ اس بات کی فکر مین ہین کہ حتی الامکان ہر ایک قسم کی سہولیت دے کر اور معقول شرائط پر اور خطرات اور ذمہ داری معاملہ کا معقول حصہ اپنے ذمہ کرکے نجی طور پر ریل بنانے والون کو حوصلہ دین -

اے صاحبان آپ سے اب صرف یہ درخواست کرنا باقی ہے کہ آج صبح کی ٹوسٹ نوش کیجیے - مین بنگال ناگپور ریلوے کی کامیابی کے اخلاص کا جام نوش کرتا ہون - خدا کرے اِس ریلوے سے صرف کمپنی کو اور گورنمنٹ کو ہی نہین بلکہ اس حصہ کے لوگون کو بہت فائدہ حاصل ہو کیونکہ اِن لوگون کو اِس معاملہ سے بہ نسبت کمپنی یا گورنمنٹ کے بہت زیادہ تعلق ہے - مجھکو یقین ہے کہ اس ریلوے کے یہان جاری ہونے سے ایک فائدہ یہ ہوگا کہ اِن اضلاع کے جو ابتک بالکل علحدہ تھے حالات اور ضروریات سے بخوبی واقفیت ہو جاوے گی - اور یہان کے سربرآوردہ لوگون کو معلوم ہوگا کہ اب ہم باقی حصص ہندوستان سے علحدہ اور بے تعلق نہین ہین - اور یہان کے سردارون اور زمیندارون کو مقامی اصلاحات عمل مین لانے کا جوش پیدا ہوگا - اور اس ملک کی جو کہ ابتک بدرجۂ مجبوری ترقیات سے محروم رہا ہے بے انتہا قدرتی ذرایع

۸۰ مین ہر سال ترقیان اور اصلاحات پیدا ہونگے - جیسا کہ میرے ایک دوست

نے جو اسوقت ہمارے ساتھ ہین کہا ہے اِن لوگون کے ملک کی کبھی تواریخ نہین ہوئی ہے۔ فی الحقیقت آج سے اِس ملک کی تواریخ شروع ہوگی۔ اور مین دعا کرتا ہون کہ یہ تواریخ پُر از متواتر ترقی و روز افزون قناعت و بہبودی کہ وہ ازراجہ تا رعیت ہو۔ مسٹر ہور چیرمین بورڈ داکٹران لندن کو مین یہان دیکھکر نہایت خوش ہوا۔ صاحب موصوف ہندوستان مین صرف اِس جلسہ مین شریک ہونے کی غرض سے تشریف لائے ہین اور مین امید کرتا ہون کہ بہت عرصہ تک اس معاملہ مین اور اسکی امکان ترقی مین بخوبی دل لگاتے رہینگے۔ مین نے سُنا ہے کہ سابق مین ایک کمشنر چھوٹے ناگپور نے ریلون اور سڑکون اور سراے وغیرہ بنانے کی راے اسوجہ سے نہین دی تھی کہ ان سہولتیون کے باعث اولوالعزم یورپین لوگ یہان آوینگے اور اِس ملک کے حالات دریافت کر لیجاوینگے اسے صاحبان مسٹر ہور کو ایسے ہی اولو العزم یورپین لوگون کا عمدہ نمونہ خیال کرنا چاہیے۔ اور ہم کو اس بات کی نہایت خوشی ہے کہ صاحب موصوف کے جیسے رتبہ کے لوگ ہندوستان مین تشریف لاوین اور یہان کے حالات سے ایسی واقفیت حاصل کرین جیسی کہ صاحب موصوف نے حاصل کی ہے۔

عرصہ دس برس کا منقضی ہوا کہ اس کمپنی نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے خط و کتابت شروع کی تھی اور اِسمین شبہہ نہین کہ اِس معاملہ مین کامیابی کمپنی مذکور کی اور خاص کر مسٹر ملر کی جان فشانی کے باعث ہوئی۔ جو کچھ مشقت کہ مسٹر ملر نے کمپنی مذکور کے کاروبار مین کی ہے اسکا مین خود شاہد ہون۔

مین مسٹر واٹن کو بھی مبارکباد دیتا ہون جنھون نے کہ کمپنی کی چیف انجنیری اور اجنٹی کے دشوار عہدہ کا کام انجام دیا ہے (متصل اور زور سے نعرۂ خوشی) اے صاحبان آپ کے نعرہ ہاے خوشی بمقابلہ اُن الفاظ کے جو میری زبان سے نکلے ہین زیادہ فصیح ہین - مین صرف یہ کہنا چاہتا ہون کہ مسٹر واٹن ایک ایسے فرقہ کے قائم مقام ہین جسکی مین نہایت عزت و تحسین کرتا ہون - اِس فرقہ سے میری مراد فرقہ ریلوے انجنیر صاحبان ہندوستان ہے - آٹھ سو میل ریلوے کا ایک دشوار گذار ملک مین جسمین بہت سے پُلون اور زمین دوز رستون کے بنانے کی ضرورت پڑی ہے اندر عرصہ چار سال کے تیار کرلینا ایسا کام ہے کہ جسپر مسٹر واٹن کو اور اُنکے ماتحت انجنیرون کو جنمین سے اکثر اِس جلسہ مین شریک ہین ضرور ناز ان ہونا چاہیے - کیونکہ ہندوستان مین ریلوے بنانے والے انجنیرون کو اکثر ایسے خطرات و مشکلات و مصائب مین کام کرنا پڑتا ہے جنکا عام لوگون کو کبھی خیال بھی نہ گذرتا ہوگا - چونکہ یہ کام سب لوگون کی نگاہ کے سامنے نہین ہوتا لہذا اُنکو اسکا خیال بھی نہین ہوتا - یہ تو نہین کہونگا کہ لوگ اِسکے بالکل مشکور نہین ہوتے لیکن یہ بات تو ضرور ہے کہ جسقدر مشکوری کا یہ کام مستحق ہے اُس سے کم شکریہ ادا کیا جاتا ہے - ایسا اتفاق کم ہوتا ہے کہ بعد رفع خطرات و مشکلات کے اُن لوگون کا شکریہ ادا کیا جاتا ہو جنھون نے کہ اپنی جوانمردی سے اِن خطرات کا دفعیہ کیا ہو - چونکہ یہ بھی ایسا ہی اتفاق ہے لہذا مین اِس سے مستفید ہوکر مسٹر واٹن کو مبارکباد دیتا ہون اور شکریہ ادا کرتا ہون - اور اس ٹوسٹ مین

مسٹر وائن موصوف کو بھی شامل کرتا ہون۔

چونکہ مین نے اُن صحاب مین سے چند کا ذکر کیا ہے جو اسوقت یہان موجود ہین مجھکو اس بات پر افسوس ظاہر کرنے کی بھی اجازت ملنی چاہیے کہ سر چارلس کراسٹھویٹ ممبر کونسل صیغۂ تعمیرات اِسوقت یہان تشریف نہین رکھتے۔ اور مجھکو یقین ہے کہ جملہ سامعین کو اس بات پر افسوس ہوگا سر چارلس موصوف اگر آج اِسوقت یہان موجود ہوتے تو نہایت ہی خوش ہوتے اور ہم سب کو یہ بھی افسوس کرنا چاہیے کہ سر چارلس موصوف نے جو شفقت اور جان فشانی حال مین ایک اور کام مین کی ہے اُسکی وجہ سے یہ امر ضروری ہے کہ وہ کچھ عرصہ تک کاروبار ملازمت سے سبکدوش ہوکر آرام کرین۔ مین امید کرتا ہون کہ سر چارلس موصوف بعد صحت یابی پھر واپس تشریف لاوینگے۔ اور مجھکو یقین کامل ہے کہ بجز اُنکے اور کوئی منسٹر ریلویون کی ترقی کے بارہ مین ایسا مذاق نہین رکھتا۔ لیکن صیغۂ تعمیرات کی خوش نصیبی سے اُسکا چارج سر چارلس کی عدم موجودگی مین کرنل ہیگر کو ملا ہے جو کہ آج میرے ہمراہ یہان تشریف لائے ہین۔ کرنل صاحب موصوف کو اس عہدہ کے کاروبار سے پوری واقفیت حاصل ہے اور اِسوجہ سے بلاکسی دقت کے اُنھون نے اِس عہدہ کا کام بکمال خوبی انجام دینا شروع کیا ہے۔

اے صاحبان اب آپ اپنے جام پُر کیجیے اور بنگال ناگپور ریلوے کے اخلاص مین نوش کیجیے اور اس ٹوسٹ مین مسٹر وائن کا نام بھی شامل کیجیے (جام پیا گیا اور بہت زور سے متواتر نعرۂ خوشی جاری رہا)۔

] اسکے جواب مین مسٹر واٹسن نے اسپیچ دی اور اسکے بعد مسٹر ملر
اور مسٹر گریلی نے اسپیچین دین - بعد ازان کُل پارٹی اسپیشل ٹرین
مین مقام سرانڈا کو جو قریب ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے اُس زمین دوز
راستہ کو ملاحظہ کرنے کے واسطے گئی جو زیر تعمیر تھا - بعد وا پسی
حضور وائسراے نے سرداران مقامی کے لیے دربار منعقد فرمایا - اس
دربار مین کثرت سے لوگ جمع ہوے - شام کے وقت بعد تناول طعام حضور
وائسراے مع پارٹی کے کلکتہ کو روانہ ہوے - [

نمبر ۸

اسپیچ لارڈ لینسڈون جلسۂ لیجس لٹیف کونسل نقشۂ مالی

۱۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۱ء

بعد اختتام جلسۂ لیجس لٹیف کونسل منعقدہ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۸۹۱ء روز جمعہ ہز اکسلنسی پریسیڈنٹ نے یون فرمایا -

اگر آنریبل ممبر صاحبان کو کچھ تکلیف نہو تو میری راے یہ ہے کہ کونسل کا جلسہ ۱۹ - ماہ حال روز پنجشنبہ تک ملتوی رہے - اُس روز ہم مسودۂ قانون بابت عمر رضامندی شادی و مسودۂ قانون فیکٹری ہاے پر بحث کرینگے - میری راے ہے کہ ۲۱ - ماہ حال کو بروز شنبہ اور اجلاس کیا جاے اور اُس روز ہم باقی ماندہ کام کو ختم کر دین -

مین چاہتا ہون کہ ہمارے آنریبل ساتھی سر ڈیوڈ باربر کا مالی نقشہ آیندہ ہفتہ مین اشاعت کے لیے تیار ہو جاے گا - مجھکو احتمال ہے کہ اس سال ہم کونسل کو نقشۂ مذکور پر بحث کرنے کا موقع نہ دے سکینگے - آنریبل ممبر صاحبان واقف ہین کہ بموجب شرائط ایکٹ کونسل ہاے ہند اس قسم کا مباحثہ بجز اُس صورت کے جبکہ کسی قسم کی مالی توضیع قانون کی ضرورت ہو غیر ممکن ہے - جو نقشہ امسال ہمارے آنریبل ساتھی نے پیش کیا ہے اُسمین ایسی توضیع قانون کی ضرورت نہین ہے اور نہ کونسل کے روبرو کوئی ایسا بل پیش ہے جسکے متعلق

حالت مالی پر بحث کیجاوے -

آنریبل ممبر صاحبان کو یاد ہوگا کہ سال گذشتہ مین اور اُس سے ایک سال قبل ہم نے دو چھوٹے قوانین کے پاس کرنے کے وقت جنکا ضمناً تعلق بجٹ سے تھا عام مالی حالت پر مباحثہ کیا تھا - لیکن اسسال ہم کو ایسا موقع نہین ملے گا - آنریبل ممبر صاحبان کو بلا شک معلوم ہے کہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اپنا بل بغرض ترمیم ایکٹ کونسل ہاے ہند پارلیمنٹ مین پیش کردیا ہے اور اس بات کے امید کرنے کی پوری وجہ ہے کہ یہ بل پارلیمنٹ کے اِسی اجلاس مین منظور ہوکر قانون ہو جاے گا - اگر یہ امید بر آئی تو ہماری لیجس لیٹیف کونسل کا یہ آخری جلسہ ہوگا جسمین گورنمنٹ آف انڈیا کی مالی حالت اور تجاویز پر پوری بحث نہ ہوگی -

نمبر ۱۸

اسپیچ لیجسلٹیف کونسل مباحثہ مسودۂ قانون بابت عمر رضامندی - ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۹۱ع

[جو جلسہ لیجسلٹیف کونسل کا گورنمنٹ ہاوس کلکتہ مین بتاریخ ۱۹ - مارچ سنہ ۱۸۹۱ع منعقد ہوا تھا اوسمین مسودہ قانون بابت عمر رضامندی منظور ہو کر بحیثیت قانون نافذ ہوا کونسل کے روبرو یہ تحریک پیش ہوئی کہ کمیٹی منتخب شدہ کے اوس مسودۂ قانون کی رپورٹ پر بحث کی جاوے جو بغرض ترمیم قانون تعزیرات ہند و ضابطہ فوجداری مرتب ہوا ہے اس تحریک پر سر انڈریو اسکوبل نے ایک طولانی تقریر اون خاص دلائل کے بارہ مین کی جو اس قانون کی تائید اور تردید مین پیش ہوئی ہین - اسکے بعد راجہ بھنگا - مسٹر نیوجنٹ - مسٹر یونس مسٹر ملبس مسٹر نلکر مسٹر ہچینس سر جارج چیسنی - اور لفٹننٹ گورنر نے تقریرین کین - مباحثہ کے اختتام پر حضور والا ویسرائے نے یون ارشاد فرمایا -]

مین بھی اس معاملہ مین ہز آنر لفٹننٹ گورنر سے زیادہ اور کچھ گفتگو نہ کرتا لیکن چونکہ مجھسے بار بار یہ درخواست ذاتی طور پر کی گئی ہے کہ یا تو اس مسودۂ قانون کو بالکل ترک کر دیا جاوے یا مزید مباحثہ کے لیے ملتوی کیا جاے لہذا مین آپ کو مختصر طور پر یہ بتاتا ہون کہ گورنمنٹ ان دونون تجاویز مین سے کسیکو بھی کیون نہین منظور کرتی ہے یہ تو اب کوئی نہین کہہ سکتا ہے کہ اس اثنا مین جب سے یہ بل کونسل مین پیش ہوا ہے اسکے احکام پر پورے طور سے بحث نہین ہوئی ہے - روز پیشی سے آج تک

اس بل پر حیرت انگیز تیز فہمی کے ساتھ نکتہ چینی اور بحث ہوئی ہے اور اسکے مباحثہ مین اسقدر تلاش اور لیاقت کام مین لائی گئی ہے کہ ہمارا یہ خیال بجا ہے کہ اب ہماری تجویز کی تائید یا تردید مین کوئی بات کہنے کو باقی نہین رہی ہے۔ لہذا مین اون اصحاب کے ساتھ اتفاق نہین کر سکتا جنکی یہ راے ہے کہ مزید مباحثہ کے لیے اس بل کا منظور کرنا ملتوی رکھا جاوے کیونکہ اس مزید عرصہ مین اسکے سواے اور کچھ نہ ہوگا کہ عام لوگون کے دلونمین بے چینی پیدا ہو اور اس قانون کے منشاء اور احکام کی بابت غلط بیانات کیے جاوین۔

اس قانون کے بارہ مین تین قسم کے اعتراضات پیش کیے گئے ہین۔ اول یہ کہ عام لوگون کے دلون مین یہ شبہہ ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ایسے معاملہ مین قانون وضع کرنیکا ارادہ کیا ہے جسکو حالانکہ براہ راست کسی فرقہ کے رواج شادی سے تعلق نہین ہے لیکن جسکا ایک فرقہ کے سوشل رواج مین ضرور اثر پڑیگا۔ اور جو لوگ کہ محض جاہل مطلق ہین اونکو یہ سمجھایا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی اس کارروائی سے مذہب کو ضرور خطرہ پہونچیگا۔ اور اسبات کی وجہ سے وہ لوگ گھبرا رہے ہین جنکو اس بل کی اصلیت سے واقفیت نہین ہے یا جو لوگ کونسل کے یا اخبارات کے مباحثون کو نہین پڑھتے ہین یا جو لوگ کہ مخالف رزولیوشنون کے واضعان اور ایسے جلسون کے فراہم کرنے والون کے بیانات کے جنکی کیفیت آنریبل مسٹر نلو جنٹ نے نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کی ہے تصدیق کرنے کے لیے آمادہ رہتے ہین جنکو یہ اندیشہ ہے کہ ہمارے مذہبی معاملات مین ضرور خلل پڑیگا۔ چنانچہ اس قسم کے اعتراضات کی نسبت صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ محض عارضی ہین اور یہ کہ ہندوون کو اور نیز جاہل ہندوون کو رفتہ رفتہ یہ بات معلوم ہو جاویگی کہ ہم اپنی اس کارروائی سے اونکے مذہب مین خلل اندازی کرنا نہین چاہتے ہین۔ حالانکہ ہم اون صریح الاعتقاد لوگونکا قصور تو نہین بتا سکتے ہین جو اس قسم کی باتون کو آسانی

سے یقین کر لیتے ہین کیونکہ یہ باتین اونسے بظاہر عمدہ سند کے ساتھ کہی جاتی ہین لیکن میری رائے مین ہمارا اُن لوگون کی شکایت کرنا بجا ہے جو اپنی لاپروائی سے ایسی باتونکو مشہور کرتے ہین اور بلاوجہ خطرہ ناک انتشار کو بھڑکاتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ وہ لوگ بھی جو گورنمنٹ کی تائید نہ کر سکتے ہون بہر حال اتنی ایمانداری کو تو کام مین لاوین کہ اس امر کا خیال رکھین کہ اس قانون کے منشا اور اثر کی بابت مبالغہ یا غلط فہمی نہ ہونے پاوے اور اگر گورنمنٹ پر اعتراض کیا جاوے تو ایسے کامون پر تو اعتراض نہ کیا جاوے جو نہ گورنمنٹ نے کیے ہون اور نہ جنکے کرنیکا گورنمنٹ کا منشا ہی۔

لیکن زیادہ تر اعتراضات بوجوہات مندرجۂ بالا نہین ہوے ہین بلکہ اسوجہ سے ہوے ہین۔ کہ بظاہر بہت سے معتقد ہندوون کا یہ خیال ہے کہ جدید قانون کی وجہ سے اونکے مخصوص مذہبی فرائض مین ضرور خلل واقع ہوگا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوون کے مذہب کے بموجب جسوقت بیوی بالغ ہو جاوے اُسیوقت اُسکے ساتھ بھوگ کرنا لازمی ہے۔ اور اکثر عورتین ۱۲ سال کی عمر سے قبل بالغ ہو جاتی ہین پس اگر ان عورتون کے ساتھ بھوگ کیا جائیگا تو جو شخص بھوگ کریگا وہ ایسے فرض کے ادا کرنے کے باعث جسکا ادا کرنا مذہب کی رو سے لازمی ہی تعزیرات ہند کے بموجب مجرم قرار پاویگا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کا اس قسم کی دست اندازی کرنا جنابہ ملکہ معظمہ کے فرمان کے خلاف ہے۔ چنانچہ اس بل کی بے توقیری کرنے اور اس بل کے جاری کرنیوالی گورنمنٹ کو عہد شکنی کا ملزم ٹھہرانیکے لئے اکثر بے سوچے سمجھے یہ دلیل پیش کی گئی ہے اب اس دلیل کے بارہ مین یہ بات مین یکبارگی کہہ سکتا ہون کہ جو مطلب ملکہ معظمہ کے فرمان کا اس دلیل کے پیش کرنے والون نے نکالا ہے اسکو نہ تو کسی گورنمنٹ ہند نے اب تک تسلیم کیا ہی اور نہ میری دانست مین آیندہ کبھی گورنمنٹ ہند تسلیم کریگی۔ اگر یہ مطلب معاملہ زیر بحث سے متعلق کیا جاتا ہے تو ہمکو ملکہ معظمہ کے فرمان کو بطور ایک اس قسم کے

معاہدہ کے سمجھنا چاہیے کہ جب عام اخلاق اور بہبودی کے اور اس ملک کے کسی مذہب کے فرائض کے مابین اختلاف واقع ہو تو مذہب برقرار رکھا جاے اور تندرستی اور اخلاق اور آرام و آسایش رعایا ہند کا مطلق خیال نہ کیا جاے - یہ دلیل علانیہ طور پر محض لغو معلوم ہوتی ہے - اُس عظیم فرمان مین جو ۱۸۵۸ء مین ایسی ملکہ نے جاری کیا تھا جو تمام دنیا کے حکمرانون مین بلحاظ اپنی رحم دلی اور روشن ضمیری کے فائق ہے اس قسم کا معاہدہ ہونا محض ناموزون اور بے موقع ہوتا - مین کہہ سکتا ہون کہ ہر ایک معقول پسند مرد یا عورت کی نگاہ مین ملکہ معظمہ کے فرمان کے دعوون کو دو شرائط کے ساتھ سمجھنا چاہیے ان دونون شرائط پر گورنمنٹ نے ہمیشہ عمل کیا ہے اور یہ شرائط اوس معاہدہ کی عبارت مین صرف اس وجہ سے نہین درج ہین کہ اسکا ہمیشہ عمل درآمد ہوتا رہا ہے اور یہ بالکل واضح ولائح ہین - منجملہ انکے اول شرط یہ ہے کہ جس صورت مین مذہب کے نام سے ایسا دعوی پیش کیا جاے جسکی وجہ سے وہ باتین پیدا ہون جو شخصی حفاظت اور امن امان کے خلاف ہون اور تمام دنیا کے اخلاق اور قانون کے بموجب ناجائز ہون تو ایسی صورت مین مذہب کا خیال نہ کرنا چاہیے نہ کہ اخلاق کا - یہ پہلے ہی بیان ہوچکا ہے کہ اس شرط پر ہمیشہ عمل درآمد ہوا ہے اور ایسی نظیر پیش کی گئی ہین جنمین گورنمنٹ ہند نے وقتاً فوقتاً بغرض انسداد بعض ایسے افعال کے جو از روے مذہب جائز سمجھے اس غرض سے دست اندازی کی ہے کہ یہ افعال عام اغراض سوسائٹی کے لیے مضر تھے اسکے ثبوت مین وہ نظیرین پیش کی گئین ہین جو انسداد دختر کشی و رسم ستی و آزادی برہمنون کے بارہ مین قانون وضع کرنے سے پیدا ہوئی ہین - اب اگر ملکہ معظمہ کے فرمان کا محدود مطلب لیا جاے تو یہ سب قوانین مذہبی عقائد اور پرستش مین دست اندازی کرنے کی غرض سے بنائے گئے تھے - اور ایسی دست اندازی کی جنابہ ملکہ معظمہ نے سخت ممانعت کردی تھی - اون لوگون کو جو کہ فرمان موصوف کا یہ مطلب

لگاتے ہین اورجنکی یہ راے ہے کہ رعایاے ہند کے کسی مذہبی معاملہ مین دخل دینے کا گورنمنٹ
ہند کو مجاز نہین ہے سر اندریو اسکوبل نے نہایت مناسب طور پر اُس قانون کے
احکام کا حوالہ دیاہے جسکے بموجب ہم اسوقت کارروائی کر رہے ہین۔ میرا مطلب قانون
کونسل ہاے ہند مصدرہ ۱۸۶۱ء سے ہے جسکو اُن عام اصول کی جو فرمان شاہی
مین درج ہین ٹھیک طور پر قانونی شکل کہنا چاہیے۔ اس ایکٹ سے بجاے اسکے
کہ گورنمنٹ ہند کو مذہبی معاملات مین کارروائی کرنے کی ممانعت کی گئی ہو صاف
طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ گورنمنٹ ہند ایسے معاملات مین قانون وضع کرسکتی ہے
حالانکہ فضول دست اندازی کے روکنے کے لیے احتیاط کردی گئی ہے۔ اُنیسوین دفعہ
کی عبارت سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ مشیران جنابہ ملکہ معظمہ کو بہ پابندی شرائط
معقول ایسی توضیع قانونی کا خیال تھا۔ اور یہ مشیر لوگ فرمان شاہی کے بھی اور اس
قانون کے جسکا مین نے حوالہ دیا ہے جواب دہ تھے۔ لیکن بغرض اظہار اُس اصول کے
جسکا ایسے معاملات مین عمل درآمد ہوتا ہے مین پرائیوی کونسل کی اُس تجویز کی عبارت
پڑھتا ہون جو رسم ستی کی اپیل مین دی گئی تھی۔ کونسل موصوف نے لکھا ہے کہ اپیل
چار وجوہات سے نامنظور کیا گیا۔ منجملہ اُسکے تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ قانون بغرض انسداد
رسم ستی اُن صحیح اور مقررہ اصول مذہبی مساوات کے خلاف نہین معلوم ہوتا جنکی
پابندی پر گورنمنٹ ہند کے قیام کا دارمدار ہے اور یہ کہ اس رسم کا انسداد بلحاظ اُسکے
مذہبی فعل ہونے کے نہین کیا جاتا بلکہ اس غرض سے کیا جاتا ہے کہ یہ علانیہ جرم ہے اس
تجویز کے واضعان نے یہ بھی کہا ہے کہ "یہ بات مشتبہ ہے کہ یہ رسم ہندوون کے مذہبی قوانین
کے موجب جائز ہے۔ زمانہ حال کے تعلیم یافتہ بہت سے ہندو اس رسم کو گناہ
سمجھتے ہین"۔ چوتھی وجہ مین یہ تحریر ہے کہ گورنمنٹ کا یہ فرض تھا کہ ایسی رسم کا انسداد
کرے جس سے قومی خیالات اور چال چلن مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور جسکی وجہ سے

گمراہ مذہب عمدہ دلی خیالات پر غالب ہے" چنانچہ یہ رسم ناجائز قرار دی گئی اور اُسکی پابندی کا انسداد کیا گیا۔

جو الفاظ مین نے اوپر نقل کیے ہین وہ اس معاملہ سے بالکل متعلق معلوم ہوتے ہین کیونکہ اس معاملہ مین ہمکو ایسے ہی امور کا فیصلہ کرنا ہے جنکو علانیہ جرم کہنا بجا ہے اور میری راے مین اس شرط کا تمام ایسے معاملات مین جنمین جواز ہمارے اخلاق و مذہب کے مابین اختلاف ہو عمل درآمد ہونا چاہیے۔ ماسواے اسکے مین یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ کیا یہ شرط خاص کر ہندو مذہب کے لیے ضروری نہین ہے۔ مین امید کرتا ہون کہ یہان یا کسی اور جگہ میری زبان سے کبھی ایسا کلمہ نہ نکلیگا جس سے ہندو لوگون کے مذہب کی نے توقیری ہو۔ یہ ایسا مذہب ہے کہ جسکے بعض مسائل اس لائق ہین کہ دنیا کے سب سے زیادہ مہذب اقوام کے نہایت ہی نفیس اور متبرک مذاہب کے مسائل مین شامل کیے جا سکتے ہین۔ لیکن کسی اور مذہب مین اس مذہب کی طرح بالائی روایات اور مبہم اضافہ جات نہ کیے گئے ہونگے جنکے تغیر و تبدل پذیر ہونے کی وجہ سے اس مذہب کے معتقدون کو اور بھی قباحتین پیش آتی ہین۔ یہ مذہب اپنے معتقد کے سوشل پولٹیکل اور خانگی زندگی کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ ہندوون کی زندگی کا ہر ایک واقع اور روزمرہ کا ہر ایک کام مذہب سے تعلق رکھتا ہے میری دانست مین شاید یہ بات صحیح ہے کہ شاستر کے بموجب ہر شخص کو ہر ایک کام کسی مذہبی منشا سے کرنا چاہیے۔ ہمکو ایسے مذہب کی تحسین کرنی چاہیے جسکا معتقدون کے دل پر ایسا مستحکم قابو ہے اور جو اُنکی تمام زندگی مین اُنکے ساتھ رہتا ہے لیکن چونکہ ہمکو ایسے ہی مذہب سے کام پڑا ہے لہذا اُن لوگون کے لیے جو ملک ہذا کی گورنمنٹ کے جوابدہ ہین یہ امر اور بھی ضروری ہے کہ جب کسی ایسے فعل کے بارہ مین جسکا مسدود کرانا مقصود ہو کوئی مذہبی جواز واقع ہو تو اس امر کی احتیاط رکھین کہ مذہبی خیال کی

وجہ سے ایسے انسداد سے نہ باز رہین - یہ بات کہنا کہ ہر ایک مذہبی بات کو ایسی حد فاصل تسلیم کرلیا جائے جسپر عبور ناممکن ہے اور جسمین قانون کو کچھ دخل نہین ہوسکتا قانون کی ترمیمی قوت کو کمزور اور بیکار کرنا ہے - اب امر تصفیہ طلب ہے کہ آیا ہم ایک ایسے ترمیمی قانون کو جسکا جاری کرنا بغرض فاہ عام ضروری ہے اور جسکی وجہ سے ہندوون کی قوم مین نہایت عمدہ اصلاحات پیدا ہونگی اور جسکی تائید بہت سے ہندو لوگ کرتے ہین محض اس خیال سے ملتوی یا ترک کردین کہ کچھ آدمی ایک مشتبہ مذہبی مسئلہ کی بناپر اعتراض کرتے ہین اور وہ مذہبی مسئلہ بھی ایسا پوچ ہے کہ اوسکی خلاف ورزیکا نعم البدل کچھ خفیف سا جرمانہ ادا کرنے سے ہوسکتا ہے -

جو کچھ مین نے کہا ہے اُس سے منجملہ اُن دو شرائط کے جنکا ذکر مین نے ابھی حال کیا ہے دوسری شرط بھی صاف طور پر عیان ہوتی ہے - وہ یہ ہے کہ جب کبھی اخلاق اور مذہب کے مابین اختلاف واقع ہو تو واضعان قانون کا یہ فرض ہے کہ اگر ممکن ہو تو مذہب متعلقہ کے ضروری اور غیر ضروری امور کے مابین اور اصل اصول اور بالائی عقیدون اور افزون شدہ مسائل کے مابین امتیاز کرین اور خاص کر ہندو مذہب کے بارہ مین ایسا امتیاز کرنا بہت ہی ضروری ہے ہمارا اول سوال یہ ہے کہ بالفرض اگر وہ رسم جسمین ہمارے مجوزہ قانون سے خلل واقع ہوگا مذہبی طور سے جائز ہے تو کیا یہ رسم ایسی ہے جو نہایت ضروری اور لازمی ہے یا کچھ کم ضروری ہے اور اُسکی پابندی خفیف طور پر ہونی چاہیے ؟-

چنانچہ مین یہ بات دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ مباحثون سے یہ تو قرار واقعی ثابت ہوگیا ہے کہ یہ خاص رسم جسکے لحاظ کرنیکا ہم پر زور ڈالا جاتا ہے اول تو محض مقامی رسم ہے اور کل ہندو مذہب کے لوگ اُسکے پابند نہین ہین - اِس رسم کی پابندی خاصکر صوبۂ بنگال مین ہوتی ہے اور اُس صوبہ کے بھی کچھ حصہ مین یہ رسم جاری ہے سو بھی چند اقوام مین - یہ دلیل تو نہین کی جاسکتی کہ اِس محدود رتبہ کے علاوہ معتقد ہندو لوگ اور کسی جگہ نہین ہین

ہین لیکن اور جگہ کے ہندؤن کو اس بل کا اتنا خوف نہین ہے جتنا کہ بنگال کے ہندو نکو
ہے۔ سوا اسکے یہ بات مسلم ہے کہ جس مذہبی جواز کی رو سے اس رسم کی تائید ہوتی
ہے وہ بہت ہی پوچ ہے۔ جو تحقیق کتاب حال مین ڈاکٹر بھنڈر کار پروفیسر دکن کالج
پونا نے جنکی بات جملہ امور متعلق ہندو دھرم شاستر پر سب سے زیادہ قابل اعتبار
سمجھی جاہیے شایع کی ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کہ جن مسائل پر یہ رسم مبنی ہے اُنکو
محض مجازی خیال کرنا چاہیے۔ اس بات کو تو سب منظور کرتے ہین کہ بعض صورتون مین
یہ بھوگ جائز طور پر ملتوی رہ سکتا ہے اور اگر جائز طور پر ملتوی بھی نہ رکھا جاے تو اس
فعل کے ترک کرنیکا نعم البدل نہایت خفیف سزا سے ہوسکتا ہے چند روز ہوے
جب شہر بمبئی کے ایک جلسہ مین مسٹر جواری لال امیا شنکر یا جنیک نے
اپنی فصیح اسپیچ مین یہ کہا تھا کہ یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ منجملہ ایک کرور اسی
لاکھ ہندؤن کے بہت سے ایسے ہین جنکے ہان صرف رسم گربہ دھن کی غیر پابندی
ہی نہین ہے بلکہ وہ لوگ اس رسم سے واقف بھی نہین ہین۔ علاوہ برین جو شہادت
ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر جے پور نے راجپوتانہ کے روسا، عظام اور
والیان ملک کے اس معاملہ کی نسبت خیالات کے بارہ مین بھیجی ہے اُسکو ملاحظہ
کیجیے جیساکہ راو بہادر کانتی چندر مکرجی نے اپنی قابل تحسین چٹھی مین بالتشریح ذکر کیا ہے
یہ رؤسا و والیان ملک بڑے سچے اور ذی اعتقاد ہندو ہین اور اپنے مذہبی قوانین
کی خلاف ورزی کبھی بلا تامل نہین کرتے۔ پھر ہمارے آنریبل دوست مسٹر تلنگ اور
مسٹر تیلنگ کی صاف گوئی پر خیال کیجیے اور ہز ہائنس مہاراجہ صاحب
ٹراونکور و ہز ہائنس مہاراجہ صاحب وزیا نگرم و مسٹر جسٹس متو سوامی
آیر مدراس کی اور نیز بنگال کے ایسے اصحاب کی جیسے ہز ہائنس مہاراجہ
تبیا و مہاراجہ صاحب دربھنگا ہین یا خاص کلکتہ ہی ایسے اصحاب کی راے پر

خیال کیجیے جیسے کہ راجہ درگا چرن لا ہین جو کہ حال مین ہمارے لیجس لٹیف کونسل کے میمبر تھے یا جیسے بابو پی سی مذامدار ہین جنکے لکھے ہوے نوٹ کو خوب غور سے پڑھنا چاہیے یا جیسے کہ ڈاکٹر راش بہاری گھوش یہانکے نامی وکیل ہین جنکا بیان ہے کہ اونکی حد علم مین رسم گربہ دہن بہت سے معزز ہندو خاندانون مین نہین مانی جاتی ہے اور بہ نسبت پابندی کے اس رسم کی خلاف ورزی زیادہ باوقعت سمجھی جاتی ہے لہذا اس شہادت کے مقابلہ مین مین اپنے آنریبل ساتھی سر رومیش چندر مِتر کے اس بیان کو بلا اعتراض کیے ہوے نہین منظور کرسکتا کہ ہم جبرًا اس ریفارم کو بیچارے ہندوون پر ڈالے لیتے ہین "۔ اصحاب متذکرۂ بالا کا اور اُن اصحاب کا جنھون نے اس قانون کی تائید مین آواز بلند کی ہے مین عام طور پر شکریہ ادا کرتا ہون کہ انھون نے یہ بہت بڑا کام کیا ہے مجکو یقین ہے کہ وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ جب ہمارے ملک کے کل شہر والے یہ بات تسلیم کرلینگے کہ ایسے ہی آدمی اس ملک کی عام راسون کے سچّے رہنما ہین نہ کہ وہ لوگ جنھون نے بے سوچے سمجھے طوطے کی طرح یہ غل مچارکھا ہے کہ ہمارا مذہب خطرہ مین ہے"۔

لیکین مین اس مضمون پر اب زیادہ گفتگو نہ کرونگا کیونکہ اور اصحاب اس بارہ مین پہلے ہی قرار واقعی گفتگو کرچکے ہین۔ اگر ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ صرف زیادہ تر ہندو لوگ اس رسم کو غیر ضروری ہی نہین سمجھتے ہین بلکہ یہ رسم عقل اور تہذیب کے خلاف ہے اور اسکی پابندی کرنے والے ذلیل ہوتے ہین اور کُل قوم کی جسمانی اور اخلاقی بہبودی کو نقصان پہونچتا ہے تو میری راے مین ان خیالات کی وجہ سے اس رسم کو اُن مذہبی رسوم ورواج سے کچھ تعلق نہین رہا جنکے لیے فرمان شاہی کی امداد چاہی جاتی ہے اور جنکے لحاظ و تحفظ کے واضعان قانون برٹش ہند ذمہ دار ہین۔

اب مین تیسرے اعتراض کا ذکر کرتا ہون۔ یہ اعتراض اس خیال پر مبنی ہے

کہ اس قانون کے باعث پولیس کو تحقیقات کرنیکا موقع ملیگا اور دشمنی سے فوجداری
مین نالشین دائر کیجاوینگی اور گھر کی نہایت خفیہ باتون کی تحقیقات ہوا کریگی - اس
اعتراض کے بارہ مین یہ کہونگا کہ حالانکہ اور اعتراضات کے بارہ مین ہماری کچھ ہی
راے ہو لیکن واقعی یہ اعتراض نہایت صدق دلی کے ساتھ کیا گیا ہے - واقعی
جب اس ملک کے لوگون کی بود و باش کے طریقون کا خیال کیا جاے تو یہ اندیشہ
صحیح معلوم ہوتا ہے - اگر ہماری بھی یہ ہی حالت ہوتی تو ہمکو بھی غالبًا ایسے ہی
اندیشے پیدا ہوتے - لیکن اول تو مین پبلک سے یہ التجا کرتا ہون کہ اس امر کی احتیاط
رکھین کہ ایسے معاملات مین اُن دلائل پر زیادہ اعتماد نہ کرین جو اس خیال پر مبنی
ہین کہ جدید قانون کا نفاذ ایسی خرابیون کے ساتھ ہوگا - اگر گورنمنٹ ہند کسی
قانون کے وضع کرنے سے محض اس خیال سے باز رہجاتی کہ اُس قانون کی رو سے
پولیس کو یا اور شخصون کو ایسے اختیارات ملجاوینگے جنکو وہ بیجا طور پر استعمال کرینگے
تو بہت سے مفید قوانین آج تک نہ وضع ہوتے - اب سچی نالشون کے بارہ مین یہ
ہے کہ اس بات کا فرض کر لینا کہ جدید دفعہ کی رو سے اکثر مقدمات دائر ہوا کرینگے
صریحًا اس خیال پر مبنی ہے کہ قانون ہذا کی اکثر خلاف ورزی ہوا کریگی - لیکن مجکو توی
امید ہے کہ اس بات کا ہرگز ظہور نہ ہوگا - علاوہ برین ہماری تجاویز کو پبلک سے بہت
امداد ملی ہے اور اسمین شک نہین کہ ہندوستانی لوگ جو ایسے معاملات مین بالآخر
رضامندی ظاہر کر دیتے ہین اس معاملہ کو بھی آخر کار منظور کر لینگے - جب ایک مرتبہ
یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ رسم جسکو اس ملک کے زیادہ تر لوگ جرم خیال کرتے ہین
اور جسکو ہمارے آنریبل ساتھی سر رومیش چندر متر بھی قبیح سمجھتے ہین ایسا جرم
ہے جسکے مرتکب یا معاون کو فوجداری مین سزا ملیگی تو مین یہ خیال کرتا ہون کہ اس
جرم کا ارتکاب بہت کم ہوگا - یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ صرف انہین اندیشونکی

وجہ سے ہمنے یہ تجویز نہین منظور کی کہ بل مین بجاے عمر کی قید کے وہ زمانہ لکھدیا جاے جب لڑکی بلوغیت کو پہونچ جاوے۔ حالانکہ اس تجویز مین اور چند قباحتین بھی تھین لیکن یہ ایک بڑا عیب تھا کہ اسکے منظور کرنے سے اور بھی زیادہ موقع ایسی تحقیقاتون کا ملتا جو خانگی خیالات کے لحاظ سے بہت زیادہ ناگوار معلوم ہوتین۔

لیکن یہ دلیل پیش کیجاتی ہے کہ اس بل کی رو سے لوگون کو یہ ترغیب پیدا ہوگی کہ جھوٹے مقدمات دشمنی کے باعث ملزم کے خاندان کو ذلیل کرنے کے لیے دایر کیے جائینگے۔ اُس مصیبت اور ذلت کی جو ان مقدمات کی وجہ سے پیدا ہونگی اور مقدمہ فیصل ہونے سے قبل جو خرابیان کہ اُس عورت کی ہونگی اور ان معاملات پر عدالت مین عام طور پر بحث ہونے مین جو بدنامی ہوگی ان سب باتون کا پورا پورا حال بیان کیا جاتا ہے۔ مین کونسل کو یقین دلاسکتا ہون کہ اس دلیل پر گورنمنٹ ہند نے خوب غور کیا ہے۔ میری راے مین ان اندیشون سے محفوظ رکھنے کا ہمنے یہ بندوبست کر دیا ہے کہ اس جرم کو قابل دست اندازی پولیس نہین رکھا ہے۔ اسوجہ سے اُن مقدمات کے دائر کرنے مین زیادہ مشکلین پیش آوینگی جو محض تنگ کرنے کے لیے دائر کیے جاتے ہین۔ ہمنے اس قانون مین ایک ایسا فقرہ اضافہ کرنا بھی منظور کر لیا ہے جسکی رو سے اُن صورتون مین جہان شوہر اور بیوی ملزم ہون سواے مجسٹریٹ ضلع کے اور کسیکو مقدمہ فیصل کرنیکا اختیار نہ ہوگا۔ اور جب مجسٹریٹ حکم دے تو انسپکٹر سے کم درجہ کے اور کسی پولیس افسر کو تحقیقات کرنیکا اختیار نہ ہوگا۔

لیکن یہ کہا جائیگا کہ اُن احتیاطون سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یون کہا جائیگا کہ ہماری عزت اور نیکنامی پھر بھی موقوف شدہ ملازمون اور ناراضمند ہمسایون کے

ہاتھ رہیگی۔" مین ایسے خوفناک خیالات نہین کرسکتا اور نہ مین یہ یقین کرسکتا ہون کہ جیسا کہا جاتا ہے اُسقدر جھوٹے مقدمات دائر کیے جائینگے۔ جو شخص ایسے جھوٹے مقدمے دائر کریگا وہ اول تو نہایت سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔ یہ ہی بات کافی ہے کہ جب اس جرم کی پاداش مین اسقدر سخت سزا رکھی گئی ہے جیساکہ آنریبل ممبر ہوم ڈپارٹمنٹ نے کہا ہے جو شخص جھوٹا مقدمہ دائر کریگا اُسکو بہرحال اُس سے زیادہ سزا ملیگی۔ علاوہ برین یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ ایسے جھوٹے گواہون کی صرف قانون ہی خبر نہ لیگا بلکہ جب یہ الزام قابل نفرت ہے تو اس الزام کا موجد کسقدر قابل نفرت ہو جائیگا اور اُسکے لیے یہ سزا کیا کچھ کم ہوگی کہ کل اُسکی برادری کے لوگ اُس سے ناراض ہو جاوینگے۔ لیکن اس قسم کے خیالات سے ہم اس خطرہ کی حفاظت کرنا نہین چاہتے ہین ہمکو معلوم ہے کہ جو شخص اس قسم کا دعوی دائر کریگا اُسکو ایسا مقدمہ بنانا پڑیگا جو کسی شریف اور ذی رتبہ مجسٹریٹ کے اطمینان کے قابل ہو اور موجودہ قواعد کی رو سے ہی مجسٹریٹ کا یہ فرض ہے کہ اُس شخص کے چال چلن کا خیال کرلے جو دعوی دائر کرے۔ پس اس صورت مین یہ بات غیر ممکن ہے کہ جھوٹے مقدمات مین کامیابی حاصل ہو سکے۔ بلکہ اغلب تو یہ بات ہے کہ چاہ کنندہ را چاہ درپیش کا معاملہ ہوگا۔

تاہم مین اس دلیل پر زیادہ زور دینا نہین چاہتا ہون اور یہ بات جانتا ہون کہ باوصف ان احتیاطون کے ایسے مقدمات ہونگے جن مین دشمنی سے یا کسی اور بدنیتی سے جھوٹے الزام لگائے جاوینگے۔ لیکن میرا خیال یہ نہین ہے کہ ایسے مقدمات علی العموم ہونگے۔ خیر یہ بات بھی فرض کر لیجیے اب مین بل ہٰذا کے مخالفین سے صرف یہ عرض کرتا ہون کہ اس قانون کے فوائد اور نقصان پر اپنے دلون مین خیال کرین۔ اول تو اُن اندیشون پر خیال کرین جنکا مین نے ابھی حال ذکر کیا ہے اور جو میری

راے مین محض بے حقیقت اور ہیچ ہین اور پھر اس بات کو خیال کرین کہ اس قانون سے ہندوون کی قوم کا ایک دائمی دھبہ جاتا رہیگا اور اونکی بیویون اور لڑکیون کا تحفظ ہوگا اور اون ہیبت ناک حالات کے سننے سے جو اس معاملہ کے مباحثہ مین منکشف ہوے ہین اور اگر خوفناک نہوتے تو اور زیادہ سنے جاتے ہمارے یقین مین اس تحفظ کی سخت ضرورت تھی۔ اب ان دونون باتون مین سوچیے کہ کون سی بات عمدہ ہی۔ جو لوگ سچے محب وطن ہین وہ اسکا یہی جواب دینگے کہ ہمکو وہ خطرات اور تکالیف پسند ہین جو خانگی دشمنی یا منجر کی بدمعاشی سے ہمکو یا ہمارے گھر کے لوگون کو حاصل ہون کیونکہ قانون کی اس ترمیم سے ہماری اولاد کو بہت فائدہ پہونچیگا اور ہمارے لڑکون کے دلون سے بیرحمی کی ہوس جاتی رہیگی اور ہماری لڑکیان تکلیفات سے محفوظ رہینگی علاوہ برین کل ہندوون پر سے ذلت کا دھبہ جاتا رہیگا۔

مین نے وہ امور پہلے ہی بیان کر دیے ہین جنکی وجہ سے ہمنے یہ تجویز نامنظور کی کہ ہم عمر رضامندی کے بڑھانے کا قصد ترک کردین اور کل مسئلہ قانون شادی کا تصفیہ اس طور پر کرین کہ اب تک جو شادیان ۱۲ سال کی عمر سے کم مین ہوئی ہین اونکو ناجائز قرار دین مین امید کرتا ہون کہ اس قسم کی قانونی ترمیم کی بالآخر ہندو لوگ خود درخواست کرینگے۔ لیکن ابھی ایسا موقع نہین ہی کہ ہم یہ ترمیم کرین۔ میرے خیال مین جبتک ہم اپنی تجویز حال پر قائم رہینگے تب تک ہم کوئی رد و بدل کرنے کے مرتکب سمجھے جائینگے جو قانونی ترمیم ہمنے تجویز کی ہے اسمین کوئی ایجاد نہین کی گئی ہے۔ موجودہ قانون مین جسکو بانصاف تسلیم کیا جاتا ہے اوس عمر کی تصریح کی گئی ہے جسمین عورت کے ساتھ خواہ اوسکی رضامندی سے یا خلاف رضامندی جماع کرنا جرم ہے۔ اس قانون کا کوئی شاکی نہین ہے اور نہ غالبا کوئی ایسا دلیر آدمی پیدا ہوگا جو یہ تجویز پیش کرے کہ جو تحفظ ان کم عمر لڑکیون کا اب تک کیا جاتا ہے وہ نہ کیا جاے

عمر کی قید لگانے کو سب لوگ ضروری تسلیم کرتے ہین اب کونسل کو صرف یہ بات طے کرنی ہے کہ ہماری تجویز کے مطابق ٹھیک ٹھیک حد مقرر ہو جاتی ہے یا نہین - ہماری یہ دلیل ہے کہ جو حد ہمنے مقرر کی ہے وہ علم ترکیب اجسام حیوانات و نباتات کے بموجب بہ نسبت اور حدون کے زیادہ درست ہے - ہمسے اس سے بھی زیادہ عمر مقرر کرنیکا تقاضا کیا گیا ہے لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ ایسا کام کیا جاے جسمین کوئی خطرہ نہو - ہم اپنی تجویز کو یون جایز سمجھتے ہین کہ جب برٹش قانون اس ملک کے بچون کو اور خرابیون سے محفوظ رکھتا ہے تو اس خرابی سے جو کہ نہایت ہی ناپسندیدہ اور مضر ہے ان بچون کی حفاظت کیون نہ کیجاوے -

مین صرف ایک بات اور کہنا چاہتا ہون - یہ امید ظاہر کی گئی ہے کہ جب یہ مسودہ منظور ہو کر قانون ہو جاوے تو گورنمنٹ اسکی عمل درآمد پر اس غرض سے غور کرتی رہے کہ اسکے غلط نفاذ کا انسداد کرنے کے لیے مزید احتیاطون کی ضرورت ہے یا نہین - مین بکمال خوشی اسبات کا اطمینان دلاتا ہون - ہم اس قانون کے عمل درآمد کی پوری پوری نگرانی کرادینگے اور اگر موجودہ احتیاطون سے کام نہ چلے گا تو ہم اور احتیاط اضافہ کرینگے -

نمبر ۸۲

اسپیچ لیجسلٹیف کونسل بوقت مباحثہ مسودۂ قانون فیکٹری ہاے ہند - ۱۹ - مارچ ۱۹۱۱ء

جو جلسہ لیجسلٹیف کونسل کا - ۱۹ - مارچ ۱۹۱۱ء کو منعقد ہوا تھا اوسمین مسودہ ترمیم قانون فیکٹری ہاے ہند مصدرہ ۱۸۸۱ء منظور ہو کر قانون ہوا - اس تحریک پر مباحثہ شروع ہوا کہ بل پر غور کیا جاے - اس مباحثہ مین سر انڈریو اسکوبل - مسٹر میکی - مسٹر شوجنٹ - مسٹر ایوئس - مسٹر بلبس - مسٹر نلکر - اور مسٹر ہچنس شریک تھے - سر انڈریو اسکوبل نے اون اعتراضات کا جواب دیا جو اس بل پر کیے گئے تھے اور ہز اکسیلنسی پریسیڈنٹ نے بوقت اختتام مباحثہ یون ارشاد فرمایا -

مین صرف ایک یا دو عام امور کی بابت گفتگو کرنا چاہتا ہون سو اس غرض سے نہین کہ یہ بات ثابت کرکے کہ ہم ہندوستان کے کاریگرون کے تحفظ کے لیے اون احتیاطون سے زیادہ احتیاط قائم کرین جو کتاب قانون مین درج ہین مین کونسل کا وقت صرف کرنا چاہتا ہون پانچ سال ہوے جب انڈین فیکٹریز کمیشن نے موجود قانون کے ناکافی ہونے پر پبلک کی توجہ دلائی تھی - اور اس کمیشن کی جسکے پریسیڈنٹ ڈاکٹر لیتھبرج جیسے لائق شخص ہین حال کی رپورٹ سے اس بات کا مزید ثبوت

ماننا ہے کہ مزید توضیح قانونی کی ضرورت ہے۔ میری راے مین عام لوگ اس ضرورت کو تسلیم کرتے ہین اور مین جانتا ہون کہ مزدورون کے نوکر رکھنے والے لوگ یہ دلیل نہ پیش کرینگے کہ وہ اون قیود سے بری کیے جاوین جنکو تمام مہذب قومین ضروری سمجھتی ہین۔ میری راے مین یہ بات تو تصفیہ طلب نہین ہے کہ آیا توضیح قانونی کی ضرورت ہے بلکہ تصفیہ طلب تو یہ بات ہے کہ ہماری توضیح قانونی حد سے تجاوز کرتی ہے یا نہین۔ مین جانتا ہون کہ اس بات پر وہ لوگ ضرور اعتراض کرینگے جنکو اس ملک کی تجارت سے تعلق ہے۔ آج کل کے مقابلہ کے زمانہ مین اشیا کے طریقہ پیداوار مین ذراسی تبدیلی پیدا ہونے سے نرخ مین فورًا فتور آجاتا ہے اور یہ بات قرین قیاس ہے کہ اگر قوانین کارخانہ کل مین کچھ بھی اور زیادہ سختی کیجاویگی تو ہندوستان کے دستکارون کو بہت نقصان پہونچیگا لیکن میری دانست مین اس بل سے یہ نتیجہ نہ پیدا ہوگا اور نہ اسکے خاص احکام اوس حد سے جو بخیال حالات ملک ہذا ہندوستانی کاریگرون کو زیادہ کام سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے تجاوز کرینگے۔ ان تجاویز کے وضع کرنے مین ہماری یہ دلی خواہش رہی ہے کہ ہندوستان کے دستکارون کے حق مین بھی انصاف ہو اور اون لوگون کے حق مین انصاف ہو جنھون نے کارخانون مین کام لینے کے بارہ مین سخت قواعد وضع کرانے کی درخواست کی ہے۔ ہمنے مزدورون کے نوکر رکھنے والون کے حقوق کا بھی لحاظ کیا ہے اور مزدورون کے حقوق کا بھی لحاظ کیا ہے۔ مین خوش ہون کہ میرے آنریبل دوست مسٹر میکلی ہماری اس منصف مزاجی کی داد دیتے ہین۔ ہمارا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے اور میری دانست مین یہی خیال چیمبر اف کمرس وغیرہ کا رہا ہے کہ اس معاملہ کا تصفیہ اس طور پر کیا جاے جو ہندوستان اور نیز انگلستان مین کافی سمجھا جاوے۔ جو کچھ ذکر ہمارے

انزیبل ساتھیون نے اس شبہہ کے بارہ مین کیا ہے کہ چونکہ ہاوس آف کامنس مین برٹش دستکاری کے قائم مقام لوگ زور ڈالرہے ہین اسلیے ہندوستان کی دستکاری اور کارخانہ والون کو نقصان پہونچتا ہے اسکے بارہ مین یہ کہہ سکتا ہون کہ آج کل پارلیمینٹ کے روبرو چار ایسے بل پیش ہین جنمین اسی معاملہ کے بارہ مین برٹش قانون سخت کرنے کے احکام درج ہین -

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اس معاملہ کی تاریخ کا برلن کنفرنس ایک عظیم واقعہ ہے اور جب جنابہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ نے اُسکے ساتھ اتفاق کیا تو یہ بات ناممکن تھی کہ گورنمنٹ ہند اس اصول پر عملدرآمد نہ کرے جو کنفرنس مذکور نے منظور کیا ہے - یہ بات صحیح ہے کہ اس کنفرنس مین سوائے یورپ کے کل کے کارخانون کے اور جگہ کے مزدورون کی حالت پر کوئی خاص غور نہین کیا گیا اور جسطرح کہ ہندوستان کے کارخانون مین کام لیا جاتا ہے اس طریقہ مین اور اور ملکون کے طریقون مین زمین و آسمان کا فرق ہے حتی کہ جو قواعد یورپ کے کاریگرون کے تحفظ کے لیے مرتب کیے گئے ہین اُن کل قواعد کے ہندوستانی کارخانون سے متعلق کرنے مین ناانصافی ہوگی - چنانچہ ہمنے اس تفرقہ کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور جیسا کہ انزیبل ممبر صاحبان کو معلوم ہے بعض امور مین برلن کنفرنس کی رائے سے بہت اختلاف کیا ہے - مثلاً ہمارے بل مین بہ لحاظ مختلف موسم ہندوستان اور یورپ کے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اُن کارخانون مین جہان باری باری سے کام کرنے کا طریقہ جاری ہے عورتون سے رات مین کام لیا جا سکتا ہے حالانکہ برلن کنفرنس کی رائے کے بموجب یہ بات بالکل ممنوع ہے - ہمارے بل مین - ۹ - سال سے کم عمر کے لڑکون سے کام لینے کی ممانعت ہے اور برلن کنفرنس نے عمر کی حد ۱۲ سال رکھی ہے - اور یہ حد جنوبی ممالک کے لیے صرف - ۱۰ - سال ہے - ہمکو اس امر کا اطمینان

ہے کہ اس ملک مین ۔۹ سال کی عمر یورپ کے ۱۲ سال کی عمر کے معقول طور پہ مساوی ہے ہمارے بل مین لڑکون اور جوانون کے درمیان اور کوئی درجہ نہین قایم کیا گیا ہے اور ہمارے قانون کے بموجب ۔۱۴ سال کا لڑکا جوان آدمی خیال کیا جائیگا نہ کہ ان دونون درجون کے درمیان کوئی تیسلر درجہ قائم کیا جاے ۔ ہمنے بہ نسبت کنفرنس کے کام کرنیکا وقت کسیقدر زیادہ رکھنا مناسب سمجھا ہے حالانکہ ہمکو یقین ہے کہ جو نصف وقت ہمنے لڑکون کے کام کرنیکا مقرر کیا ہے وہ بہت کم تصور تجویز کل تعداد سات گھنٹون کے برابر ہوگا ۔ اور بجاے ان سات گھنٹون کے کنفرنس نے ۔۶۔ گھنٹہ قرار دیے ہین ۔

ہمکو یقین ہے کہ ہمارے قانون کا یہ اثر پیدا ہوگا کہ یہان کے کل کے کارخانون مین کام کرنیکا عمدہ طریقہ پیدا ہوگا اور ہمارے بل کو یہان اور انگلستان مین لوگ مثل انریبل مسٹر نوجنٹ کے مزید قیود کا آغاز نہ کہینگے بلکہ اسکو اس مسلہ کا فیصلہ قطعی خیال کرینگے ۔ اور ہم لوگ جنکو ہندوستان کے کارخانون مین آیندہ یا دستکاریان ہونیکا یقین ہے یہ بات نہ فرض کر لینگے کہ جو قیود ہمنے تجویز کی ہین ایسے دستکاری مین زوال آجاویگا جس بنیاد پر کہ دستکاری کی سرسبزی قایم ہے وہ اسقدر مستحکم ہے کہ یہ امر ناممکن ہے کہ اس دست اندازی سے اوسمین ترقی نہ ہونے پاویگی میرے پاس پورا حال اُس ترقی کا ہے جو پارچہ کی دستکاری نے گذشتہ ۔۱۰۔ سال میں کی ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ مین ایسے کارخانون کی تعداد ۔۵۶۔ سے ۔ ۱۰۵ ۔ ہوگئی ہے اور تکلون کی تعداد پندرہ لاکھ سے ستائیس لاکھ پچاس ہزار ہوگئی ہے ۔ علاوہ برین اس عرصہ مین کام کرنے والون کی تعداد بھی دو چند ہوگئی ہے اور جو مال یہان سے باہر کو بھیجا گیا ہے اُسکی قیمت ۔۳۴۵۔ لاکھ سے ۵۰۲ لاکھ روپیہ ہوگئی ہے ان رقمون مین اُس تجارت کی آمدنی شامل نہین ہے جو سمندر کے

ذریعہ سے نہین ہوتی ہے۔لیکن میری دانست مین اس تجارت مین بھی ویسی ہی افزونی ہوئی ہے۔اس سے بڑھکر ہندوستان کی اور کسی تجارت مین اتنی جلدی اور عمدہ ترقی نہین ہوئی ہے۔اور اگر اس امر کا خیال کیا جائے کہ ہمارے کارخانون کو ایک فائدہ یہ ہے کہ ان مقامات کے قریب ہین جہان روئی پیدا ہوتی ہے اور جہان وہ اپنا مال فروخت کرتے ہین۔علاوہ برین اگر اس امر کا بھی خیال کیا جائے کہ ہندوستان مین مزدور کتنے ارزان ملتے ہین اور جدید کوئلہ کی کانون اور ریلوے کی توسیع سے اور کام کتنا بڑھ جاویگا تو اس دستکاری کی آیندہ حالت سرسبز اور شاداب ہونے کی امید ضرور ہو سکتی ہے۔

ہمارے جوٹ کے کارخانون مین بھی حالانکہ وہ بات تو نہین ہے جو پارچہ کے کارخانون مین ہے لیکن گذشتہ دس سال مین قابل اطمینان ترقی ہوئی ہے۔جب زمانہ ماضی اور زمانہ مستقبل کی ایسی عمدہ حالت ہے تو مین یقین کرتا ہون کہ جو اندیشے اس بل کے بارہ مین ہمارے کارخانون کے مالکون کے دل مین ہین وہ یکلخت رفع ہو جاوینگے۔میری راے مین انکو اپنے انگلستان کے ہمسرون کا اتنا خوف کرنے کی ضرورت نہین ہے جتنا آنریبل مسٹر نیوجنٹ نے بتایا ہے۔ہم امید کرتے ہین کہ یہان کے کاریگر اور کام لینے والے لوگ اس جدید حالت کے مطابق کاربند ہونگے اور اگر کوئی خلل یا تکلیف واقع ہو تو وہ محض عارضی ہوگی عورتون کا وقت کام کرنے کا فی یوم ۱۱۔گھنٹہ مقرر کرنا اور لڑکون کا وقت صرف نصف رکھنا اور کل کاریگرون کو ہفتہ وار ایک یوم کی تعطیل دینا اور ہر ایک کے آرام کے لیے وقت مقرر کرنا ہماری راے مین ایسی بات ہے جسکو یہان کے کام لینے والے معقول طور پر پسند کرلینگے۔کیونکہ اس سے کم وہ لوگ اور کیا کرتے۔ہم امید کرتے ہین کہ اسکے معاوضہ مین بوجہ اسکے کہ جدید طریقہ سے کام زیادہ تر عمدگی کے ساتھ ہوگا اسی قسم کے فوائد حاصل ہونگے جو برٹش دستکارون کو ایسی ہی صورتون مین حاصل ہوے ہین اور ہم ان لوگون سے یہ توقع رکھتے ہین کہ ہمکو نہایت خیرخواہی کے ساتھ اس بات مین مدد دین کہ اس ایکٹ کے احکام کی پوری پوری پابندی ہو۔

نمبر ۸۳

اسپیچ لارڈ لینسڈون بوقت تقسیم انعام والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۹۱ عیسوی

بتاریخ ۱۴ - مارچ ۱۸۹۱ع بروز شنبہ بوقت شام ہزاکسیلنسی وائسرائے نے والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی کو انعام تقسیم فرمایا - یہ جلسہ بمقام ہیڈکوارٹرس والنٹریان منعقد ہوا تھا حاضرین جلسہ کی تعداد کثیر تھی - بعد ملاحظہ بٹیلین کے ہزاکسیلنسی نے حضار سے یون خطاب فرمایا -

کرنل چیٹرٹن - وافسران - وافسران غیر متعہد والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی

مجکو نہایت خوشی حاصل ہے کہ مین اب تیسری مرتبہ آپ لوگون کو انعام تقسیم کرنیکے لیے یہان آیا ہون - مجکو بمقابلہ سال گذشتہ کے امسال اس بٹیلین کی ترتیب زیادہ استحکام کے ساتھ دیکھکر بہت خوشی ہوئی - یہ تبدیلی خاصکر کلکتہ ریفل والنٹیرون مین ہوئی ہے جنکی تعداد بہ نسبت سال گذشتہ کے پریڈ کے نہایت عمدہ ہے -

اس بٹیلین کے بارہ مین جو گذشتہ دوازدہ ماہ مین آرائے ظاہر کی گئی ہین وہ قابل اطمینان ہین - جنرل کمان افسر ضلع نے ایک رپورٹ مین جو کہ مین نے دیکھی ہے والنٹر بٹیلین اور کیڈٹ کور کی تعریف لکھی ہے - اور اسمین شک نہین کہ یہ دونون اس تعریف کے مستحق ہین - کلکتہ کے لائٹ ہورس کے بارہ مین جنرل الک

انسپکٹر جنرل صاحب کی بہت اچھی رائے ہے اور مجکو یہ بات دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ جنرل چینی نے جوکہ کاشی پور کے توپخانہ کے ملاحظہ کے وقت موجود تھے اور جنکی حال مین تشریف لیجانے سے اس ملک کے والنٹیرون کا ایک بڑی دوست ہاتھ سے جائیگا اس کور کی بہت تعریف لکھی ہے۔ مجھکو افسوس ہے کہ یہ کور بوجہ مجبوری آج یہان موجود نہین ہے۔

گذشتہ سال مین اس بٹیلین کی چاندماری قابل تعریف ہوئی ہے اور مجھکو خاصکر اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ مشاق لوگون کی تعداد افزون ہوتی جاتی ہے۔ جو چاندماری کہ انعام کے لیے ہوئی تھی اُس سے عمدہ ترقی کا اظہار ہوا ہے اور اس کور نے بنگال پریسیڈنسی رفل اسوسی ایشن کے امتحان مقابلہ مین بھی اچھا کام کیا۔ جو واجب فتح کہ بی کمپنی نے اُس امتحان شلک مین پائی ہے جو گذشتہ پنجشنبہ کو ہوا تھا اُسپر مبارکباد کہتا ہون۔

قواعد کے بارہ مین میرے پاس یہ اطلاع آئی ہے کہ اس کور کے جوان آدمیون نے اب کثرت سے قواعد مین شامل ہونا شروع کردیا ہے اور آفرین ہے اُس حصہ الیف کمپنی کو جو نیول آرٹیلری والنٹیان کے ساتھ اُس سخت رات کے کوچ مین شامل تھا جو ڈائمنڈ ہاربر تک کیا گیا تھا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایک بھی آدمی قطار سے باہر نہین ہوا تھا۔ چنانچہ ان لوگون کی تقلید کیڈٹ پلٹن نے بھی کی جسکی ایک کمپنی نے دم دم تک کوچ کیا اور وہان جاکر قواعد مین شامل ہوئی۔

مین اب صرف آپ کو دوبارہ یقین دلانا چاہتا ہون کہ گورنمنٹ آف انڈیا اس محکمہ سے جسمین کہ آپ لوگ ہین بہت دلچسپی رکھتی ہے۔ ہم آپ کی اُن خدمات کو جنسے کہ ملک کی حفاظت متصور ہے خوب تسلیم کرتے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ اگر ہمکو اپنی افواج کی تعداد کم کرنے کی ضرورت پیش آوے تو آپ لوگ ہمکو قابل اعتماد امدادی فوج

بہم پہونچا سکتے ہین۔

جو ذاتی نقصان اپنے آرام کا ہر ایک والنٹر کو برداشت کرنا پڑتا ہے اُسکی قدر ہم خوب جانتے ہین کیونکہ اس فوجی کاروبار کی وجہ سے آپ لوگون کے سول کامون مین اکثر فرق پڑتا ہوگا پس وہی لوگ قابل اعزاز ہین جو کہ باوجود اپنے کاروبار کی کثرت کے بہ خیال حب الوطنی اپنا فرصت کا وقت آرام یا بے شغلی مین بسر نہین کرتے بلکہ ایسے کام مین صرف کرتے ہین کہ جسمین سراسر تکالیف اور مشقت حاصل ہوتی ہے۔

جو کچھ کہ ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف نے اُس کام کی بابت کہا ہے جو ہندوستان کی افواج والنٹریان کو ہمارے طریقہ حفاظت ملک مین کرنا چاہیے اور جن الفاظ مین کہا ہے اُنسے آپ بخوبی واقف ہین اور مین بھی اس رائے سے اتفاق کرتا ہون۔ مین سر فریڈرک ابرکس کے ساتھ اتفاق کرتا ہون کہ ہر ایک یورپین کو جو ملازم فوجی نہین ہے اور جو ہتھیار باندھ سکتا ہے اپنا فرض یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی وجہ موجہ مانع نہو تو بندوق باندھکر سلطنت ہند کی حفاظت مین شریک ہو۔

کل افواج والنٹریان کی مجموعی حالت پر گورنمنٹ آف انڈیا غور کامل کر رہی ہے اور بدریافت اس امر کے مین خوش ہوا کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے بموجب ستدعا گورنمنٹ آف انڈیا کے اس اہم معاملہ پر غور کیا ہے اور بعد غور کامل ہمارے روبرو چند تجاویز پیش کی ہین جو کہ ہز آنر نے بمشورہ چند سربرآوردہ افسران والنٹریون کے مرتب فرمائی ہین اور جنسے اُس دلچسپی کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے جو ہز آنر اس والنٹر فوج کی ترقی اور اصلاح سے رکھتے ہین۔

روانگی سے قبل مین یہ کہنا چاہتا ہون کہ اُس جدید مکان ہیڈ کوارٹرس کے سامنے جسکو مین نے سال گذشتہ مین افتتاح کیا تھا مین آج والنٹریان کلکتہ پریسیڈنسی سے ملکر نہایت خوش ہوا۔ اور مین امید کرتا ہون کہ یہ بٹیلین اپنے جوش و استقلال و سرگرمی کے باعث ایسی کوشش کرتا رہیگا کہ باقی والنٹریان ہند اسکی تقلید کرین۔

نمبر ۴۸

اسپیچ بوقت کھولنے تصویر سر الفرڈ لائل

بمقام الہ آباد - ۲۶ مارچ ۱۸۹۰ع

[حضور والیسرے مع کرنل آرڈا پرایوٹ سکرٹری و لارڈ ولیم بریسفورڈ ملٹری سکرٹری اور دیگر ممبران اسٹاف کے بغرض دورہ پہاڑ کمایون ۲۴ مارچ کی شب کو کلکتہ سے روانہ ہوے - راستہ مین دو روز الہ آباد مین قیام فرمایا - یہان جناب محتشم الیہ سر آکلنڈ کالون لفٹنٹ گورنر کے مہمان رہے - ۲۶ مارچ صبح کے وقت جناب محتشم الیہ نے سر الفرڈ لائل سابق لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کی تصویر یونیورسٹی ہال مین کھولی - راجہ بھنگا نے کمیٹی کی جانب سے ایک ایڈریس پڑھا جسمین یہ التجا کی گئی تھی کہ حضور والیسرے اس تصویر کو کھولین اور سر الفرڈ لائل کی خدمات کا مختصر طور پر حال درج تھا - راجہ شیو پرشاد سی ایس آئی نے سر الفرڈ لائل کے قانون لگان کے متعلق کارگزاری کا مختصر ذکر کیا - جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا]

یور آنر - راجہ بھنگا - لیڈیز و جنٹلمین - چونکہ مین سر الفرڈ لائل کا صادق ثناگو ہون لہذا مجھکو انکی تصویر کھولنے مین نہایت خوشی حاصل ہے لیکن سر الفرڈ سے مجھکو حال مین ہی واقفیت حاصل ہوئی ہے - مجھکو افسوس ہے کہ ان لوگون کو جو حاضرین جلسہ ہذا ہین اور جو انکے سرکاری کام مین ساتھی رہے ہین یا جو کہ انکے سچے دوست

ہین اس کام کو اُنکے زمانہ مین تکمیل کرنیکا موقع ملا۔

میری رائے مین بقول راجہ بھنگا کے سر الفرڈ لائل کی تصویر کا شہر الہ آباد مین ہی اُس کالج کے اندر رہونا جس سے انکو ذاتی دلچسپی تھی نہایت موزون بات ہے حالانکہ اُنکی کل مدت ملازمت ہندوستان کا یعنی ۳۳-سال کا زیادہ تر حصہ ممالک مغربی وشمالی کے باہر خاصکر سکرٹیٹ گورنمنٹ ہند مین صرف ہوا تھا جہان کہ وہ اہم عہدہ فارن سکرٹری پر ممتاز رہے تھے لیکن اُنکی ملازمت کا آغاز اور انتہا اسی صوبہ مین ہوئی تھی۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ شروع مین ۹-سال تک وہ اس صوبہ مین رہے ہین اور آخر مین وہ ترقی پاکر یہان اُس عہدہ پر ممتاز ہوے جسمین لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر حال کو ایسی نمایان کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پس اسی وجہ سے انکو اہل ممالک مغربی وشمالی کہنا چاہیے۔

مدت تک یہان لوگ انکو بطور اُس لفٹنٹ گورنر کے یاد رکھینگے جسنے اس صوبہ مین ایک یونیورسٹی اور ایک لیجس لٹیف کونسل قائم کی اور قانون لگان نافذ کیا جو اس ملک کی حاجات کے مطابق ہے اور جو بقول راجہ شیو پرشاد سی ایس آئی کے سر الفرڈ کی فراست ولیاقت کی دوامی یادگار ہے۔ اُنکو تعمیرات اور خاصکر توسیع ریلوے سے ہمیشہ دلچسپی رہی اور اسیکی وجہ سے بہت سے مفید کام جو کامیابی کے ساتھ تکملہ کو پہونچے عمل مین آئے اور منجملہ اُن کامون کے ایک وہ ریلوے ہے جسکو مین شنبہ کے روز افتتاح کرنے والا ہون۔

آپ لوگون کے سامنے جو اُنسے خوب واقف ہین مین انکے ذاتی نامی گرامی اور دلکش اوصاف کی تعریف کرنے مین جھجھکتا ہون۔ سب سے بڑھکر اُن مین یہ بڑا وصف تھا کہ جس روز سے وہ ہندوستان مین آئے اُس روز سے روز روانگی تک برابر وہ مثل طالب علم رہے۔ اس ملک کے حالات دریافت کرنے مین غالبًا

اور کسی حاکم نے اُنسے زیادہ کوشش نہ کی ہوگی۔ وہ اُن لوگون مین تھے جنکو کسی امر کی محض ظاہری حالت دیکھکر ہی قناعت نہین ہوتی بلکہ جو واقعات کے اسباب اور بنیادی اصول کو تلاش کرتے ہین۔ چنانچہ اُنکو کافی و وافی واقفیت حاصل تھی اور اسی واقفیت کی وجہ سے اُنکو رعایاے ہند کی عادات اور طرز معاشرت کا خوب حال معلوم تھا اور اُنکے خیالات سے وہ ہمدردی تھی جسکے بدون کوئی ہندوستانی مدبر سلطنت کامیابی کی توقع نہین کرسکتا۔ اس لیاقت کے علاوہ مسٹر الفرڈ لائل کی علمی لیاقت بھی قابل تحسین تھی جسکی وجہ سے اُنکی ہر ایک تحریر جادو رقم ہوجاتی تھی۔ اسمین شک نہین کہ اگر وہ سرکاری ملازمت پر علمی لیاقت بڑھانے کو ترجیح دیتے تو وہ زمانہ حال کے نامی مصنفون مین ہوتے۔ ایام غدر مین جبکہ اُنھون نے ایک یادگار موقع پر قابل تعریف شجاعت کی داد دی تھی اُسکی وجہ سے لوگونکا یہ خیال تھا کہ اگر وہ فوج مین ملازمت کرتے تو غالبًا نامی سپاہی ہوجاتے لیکن یہ بات تو ضرور ہے کہ اگر وہ تصنیف کی جانب رجوع کرتے تو ایک نامی مصنف نظم یا نثر ہوتے۔

جو لوگ مسٹر الفرڈ لائل سے واقف ہین انکو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ حالانکہ وہ اس ملک سے چلے گئے ہین لیکن اُنھون نے ہندوستان سے اپنا تعلق ابھی تک علیحدہ نہین کیا ہے حال مین وہ اکسفورڈ یونیورسٹی مین ہندوستان کے مذاہب پر لکچر دینے کے لیے مقرر ہوگئے ہین یہ ایسا مضمون ہے کہ جسپر اور کوئی انگریز اس عمدگی کے ساتھ گفتگو نہین کرسکتا۔ بہرحال وہ ابھی تک ہندوستان کے مدبرون مین شامل ہین اور چونکہ وہ سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل کے ممبر مقرر ہوگئے ہین اُنکو اس بات کا خوب موقع ملیگا کہ جنابہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی کونسلون مین اپنی لاثانی واقفیت معاملات ہندوستان کا اظہار کرین اور اس ملک کے باشندون کی حالت سے اور اُن ملکی او سوشل مسئلون سے کونسل کو ماہر کرین جو اس ملک کی گورنمنٹ کو طے کرنے ہین۔

نمبر ۵

اسپیچ بوقت افتتاح کارخانہ بہم رسانی آب

بمقام الہ آباد - ۲۶ - مارچ ۱۹۰۱ء

[۲۶ - مارچ کو بوقت سہ پہر حضور والیسرے نے کارخانہ بہم رسانی آب بمقام الہ آباد افتتاح فرمایا - یہ جلسہ خسرو باغ مین ہوا تھا اور حاضرین جلسہ کی تعداد کثیر تھی حضور والیسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر کا استقبال مینونسپل کمشنران الہ آباد نے کیا - وائس چیرمین نے میونسپلٹی کی جانب سے ایک یڈریس پڑھا جسمین اس کارخانہ کا حال درج تھا اور اُن لوگون کی خدمات کا ذکر تھا جنکو اسکی تعمیر سے تعلق تھا جناب محتشم الیہ سے یہ التجا کی گئی کہ اس کارخانہ کو افتتاح فرماوین - ایڈریس کے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا]

یور آنر - لیڈیز و جنٹلمین - آپ لوگون سے دوبارہ ملاقات کرنے مین مجھکو بہت بہجت حاصل ہوئی - اول ملاقات اسوقت ہوئی تھی جب میرے موسم گرما کے دورہ کے آغاز مین آپ نے اس شہر مین میرا خیر مقدم کیا تھا - اُسوقت آپ نے یہ بیان کیا تھا کہ آپ کا ارادہ اپنے شہر والون کو آب صاف بہم پہونچانے کا ہے چنانچہ مین نے آپ کے اس ارادہ پر آفرین کہی تھی - اب آپ نے اپنا وعدہ وفا کیا ہے - جس کام کی آپ نے اُسوقت تجویز کی تھی وہ نہایت کامیابی کے ساتھ اب تکمہ کو پہونچ گیا ہے اور آپ اس کارخانہ کو مجھسے افتتاح کرانا چاہتے ہین - آپ کی اس درخواست کو مین بکمال خوشی

منظور کرتا ہون۔

میرے خیال مین ہندوستان کی میونسپلٹیان اُن لوگون کو جنکی بہبودی نکے ہاتھ مین ہے اس سے زیادہ اور کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتین کہ مسئلہ بہم رسانی آب کو طے کرین۔ اپنے حال کے دورہ مین یہ بات دیکھکر مجھکو بہت اطمینان ہوا ہے کہ بہت سے بڑے شہرون مین میونسپلٹیون نے اپنے اس فرض کو نہایت دلیری اور کامیابی کے ساتھ انجام دیا ہے۔

چند روز ہوے جب مین نے ایک انگریزی کے نامی اخبار مین کچھ ابیات دیکھی تھین یہ ابیات ایک قسم کی ضرب المثل فلسفہ کا انگریزی ترجمہ تھین جو کہ ہندوستان کی ایک دیسی زبان مین رائج ہے۔ مجکو یاد ہے کہ منجملہ اون ابیات کے ایک بیت یہ تھی جسکا ترجمہ ذیل مین درج ہے "آپ کے جدید انتظامات حفظان صحت محض بیکار مضر نامعقول و تکلیف دہ بکھیڑا ہین۔

مجھکو یقین کامل ہے کہ یہان کے لائق اور ذی فہم لوگون پر یہ بہتان لگایا گیا ہے اور بہر حال آپ نے تو یہ ظاہر کر دیا ہے کہ الہ آباد کے لوگون پر تو ضرور یہ بہتان لگایا گیا ہے۔

الہ آباد میونسپلٹی کی مستعدی کی تعریف کرنے مین تو کلام نہین کہ ایسے عظیم کام کو اپنے سر پر لیا اور الہ آباد کے باشندون کی جانب سے یہ نقصان زر برداشت کیا لیکن مین یہ دیکھکر خوش ہوا کہ آپ لوگ ہز آنر لفٹنٹ گورنر کے بھی احسان مند ہین کیونکہ ہز آنر نے روز آغاز کام عہدہ لفٹنٹ گورنری سے برابر کارہاے مفید عام مین دلچسپی ظاہر کی ہے اور خاصکر ایسے کامون مین جیسا کہ یہ ہے خوب دل لگایا ہے۔ ہز آنر نے جو قابل تحسین اسپیچ حال مین دی تھی اوسمین نہایت زور کے ساتھ اس قلیل اندازہ آسایش کا ذکر کیا تھا جو اس ملک مین رائج ہے۔ میری راے مین قلیل مقدار او رغیر صاف

پانی کے بجائے کثیر مقدار اور صاف پانی کا مہیا کرنا اول درست تدبیر عظیم ہے۔ یہ اصلاح اور سب اصلاحات سے پہلے ہونی چاہیے۔ چنانچہ مین اسبات سے خوش ہون کہ آپکے شہرون کے مینونسپلٹیان اس ریفارم کو اور ریفارمون پر سبقت دیتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ اس کارخانہ کے بن جانے سے آپ کے شہر کے باشندون کو بہت آسائش و آرام ملیگا اور اس اہم مسئلہ کے طے کرنے مین جو دلیری آپ نے ظاہر کی ہے اوسپر آپ کو ہرگز افسوس نہ ہوگا۔ یہ مسئلہ اہم اس وجہ سے ہے کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ ۱۸۶۵ع سے برابر اس مسئلہ پر غور ہو رہا تھا اور اب آپ کے ہاتھ سے کامیابی پانے کے لیے باقی تھا۔

آخر مین مسٹر ہیوز سپرداینٹنگ (نگران) انجنیر کو دلی مبارکباد دیتا ہون جنکی خدمات آپ نے اپنے ایڈریس مین نہایت موزون طور پر تسلیم کی ہین۔ اور اے صاحبو اوس خوشنما نقرئی کنجی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہون جو اوس پریسیڈنٹ نے براہ کرم مجھکو دی ہے۔ یہ میرے دوسری مرتبہ الہ آباد آنے کی خوشگوار یادگار میرے پاس رہیگی۔

نمبر ۸۶

اسپیچ بوقت افتتاح پیلی بھیت ریلوے

۲۸- مارچ ۱۸۹۱ء

۲۸- مارچ کو بوقت صبح حضور ویسرائے نے روہیلکھنڈ کمایون ریلوے کی جدید شاخ جو گولا گوکرن ناتھ سے پیلی بھیت تک ہے افتتاح فرمائی- یہ شاخ طول مین ۵۵- میل ہے اور اسکے ذریعہ سے لکھنؤ اور بریلی کے درمیان آمد رفت ہوجائیگی — جناب محتشم الیہ پیلی بھیت مین دس بجے دن کے رونق افروز ہوے سر ابرٹ لا کمان افسر روہیلکھنڈ ڈویزن و مسٹر کمیڈل کمشنر اور دیگر اصحاب نے جناب محتشم الیہ کا استقبال کیا- جب جناب محتشم الیہ نے آخری مینخ جڑدی اور لائن کا افتتاح فرماچکے اُس وقت کل پارٹی صبح کا کھانا کھانے کے لیے چلی گئی — اُسکے بعد مسٹر نیول ڈپٹی اجنٹ نے مسٹر ازٹ چیف انجنیر کی عدم موجودگی مین جناب محتشم الیہ کی تندرستی کا جام نوش کرنے کی تجویز پیش کی اور اس لائن کے مختصر حالات بیان کیے اور ملازمان ریلوے کی خدمات اور لفٹننٹ گورنر سر اگلنڈ کالون کی مدد کا شکریہ ادا کیا- اِسکے جواب مین جناب محتشم الیہ نے یون ارشاد فرمایا—

جنٹلمین- مین اِس بات سے بہت خوش ہوا کہ اِس لائن کے جاری کرنے کے جلسہ مین آپ نے مجھکو شریک کیا- اور مین ہزآنر لفٹننٹ گورنر کا بڑا ممنون ہون کہ اس لائن کے افتتاح کرنے کی عزت میرے لیے تجویز کی- حالانکہ یہ اعزاز

بوجوہات چند اُنکو ہی ملنا بجا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ وہ میرے ساتھ آنے کو تیار تھے اور صرف اُس شخص کی علالت کی وجہ سے نہ آسکے جو اُنکو بہت عزیز ہے۔ مین یقین کرتا ہون کہ آپ سب لوگ یہ سنکر خوش ہونگے کہ جب مین آلہ آباد سے روانہ ہوا تھا اُس وقت اُنکے تفکر کے اسباب دور ہونے جاتے تھے اور مین امید کرتا ہون کہ اُنکی یہ فکر بہت جلد رفع ہوجاویگی۔

مین صرف اتنا کہہ سکتا ہون کہ جب مین ماہ نومبر ۱۸۸۸ع مین جہاز پر ہندوستان کو آتا تھا اُسوقت شاید مجھکو وہ ڈاک راستہ مین ملی ہوگی جسمین میرے پیشرو کی تجاویز اِس لائن کے بارہ مین جاری تھین۔ لہذا مین اس لائن کی سفارش کرنے کی تعریف پانے کا دعوے نہین کرسکتا ہون اور آپ کے ٹوسٹ کا جواب دینے مین مجھکو زیادہ دقت اِس وجہ سے پیش آئی ہے کہ چند روز ہوے جب مین نے ایک جگہ ایک ایسی اسپیچ دی تھی جسمین مین نے ریلوے پالیسی کے بارہ مین اپنے خیالات کو بخوبی ظاہر کردیا تھا حالانکہ گورنر جنرل کو مقابلہ اور لوگون کے یہ اختیار حاصل ہے کہ ایسے دلائل اور واقعات کا دوبارہ ذکر کرے جو سب کو معلوم ہون لیکن مجھکو اپنا اور اپنے سامعین کا اتنا خیال ہے کہ جو کچھ مین نے گذشتہ ماہ مین بنگال ناگپور ریلوے کے افتتاح کرنے کے وقت کہا تھا اُسکو دوہرانا نہین چاہتا ہون۔

بعض باتون مین اِس لائن مین اور اُس لائن مین بہت بڑا فرق ہے۔ وہ لائن جزیرۂ سماٹرا کے مشرقی حصہ کو مغربی حصہ سے ملاتی ہے اور یہ لائن صرف مقامی ہے۔ وہ لائن بڑے پیمانہ پر بنی ہے اور یہ لائن چھوٹے پیمانہ پر۔ علاوہ برین اُس لائن مین گورنمنٹ نے صرف یہ امداد دی ہے کہ اسٹرلنگ کی گارنٹی کی ہے اور اس لائن مین نہایت ہوشیاری کے ساتھ ایسا انتظام کیا گیا ہے جسکے بموجب حصون کے پونجی کے بارہ مین گورنمنٹ کی ذمہ داری صرف ایک مقررہ تعداد روپیہ پر محدود کی گئی ہے

لیکن حالانکہ ایسے بڑے بڑے تفرقے واقع ہین مگران تفرقون کی وجہ سے آپ کی لائن کی عمدگی اور کارآمد ہونے مین کوئی نقص نہین واقع ہوتا ہے - آج کل کے زمانہ مین جبکہ مبادلہ کی حالت تغیر پذیر ہورہی ہے ایسا کوئی انتظام جس سے گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری جاتی رہے کہ جب روپیہ کی قیمت کم ہوجاوے تب گورنمنٹ زیادہ دے بظاہر قابل تحسین ہے - علاوہ برین یہ بھی ہر ایک شخص کو معلوم ہے کہ اگر ان چھوٹی چھوٹی شاخون سے جیسے کہ یہ لائن ہے مدد نہ ملتی رہے تو ہماری بڑی بڑی ریلوے لائنون کے ذریعہ سے عمدہ طور سے تجارت نہو اور نہ پبلک کو اُنسے پورا پورا آرام ملے -

مقدمہ ریلوے ہاے پیمانہ کلان بنام ریلوے ہاے پیمانہ خُرد کے بارہ مین سواے اِسکے اور کچھ گفتگو نہ کرونگا - کہ حالانکہ مین بڑے پیمانہ کو ہندوستان کے لیے نمونہ قرار دیتا ہون اور مختلف پیمانون کے بیجا خلط ملط کو جس سے تجارت کو سخت نقصان پہونچتا ہے بہت ناپسند کرتا ہون لیکن اِس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ جن اضلاع ایسے ہین جنہین صرف چھوٹے پیمانہ کی ریلون ہی کی ضرورت ہے اور ایسی ہی لائنین نکالنی چاہیین - مثلاً کوئی شخص خواہ وہ بڑے پیمانہ کو کتنا ہی پسند کرتا ہو یہ دلیل نہین کرسکتا کہ یہ لائن جسکا خاص منشاء دو چھوٹے پیمانہ کی لائنون کو باہم ملانے کا ہے سواے چھوٹے پیمانہ کے اور کسی پیمانہ کی بن سکتی تھی -

اب باقی رہے اِس لائن کے آیندہ کے آثار - چنانچہ اُنکے بارہ مین بھی مجھکو بہت گفتگو کرنے کی ضرورت نہین ہے - ہر ایک شخص کو جو ریلوے کے نقشہ کو دیکھے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ یہ لائن بہت ضروری ہے کیونکہ اِس صوبہ مین گذشتہ ۱۳ یا ۱۴ سال کے عرصہ مین ترقی خواہان ریلوے اور لوکل گورنمنٹ